

# اکابر کی تمنائیں

ہر شخص کی کوئی تمنا ہوتی ہے  
صحابہ کرام، تابعین اور اکابر اسلام کی کیا تمنائیں تھیں  
ہمیں ان کی روشنی میں کیسی خوبصورت تمنائیں کرنی چاہئیں

کتاب المتمنین

ادوارِ جہشہ

مولانا امداد اللہ انور

اُستاد جامعہ قاسم العلوم، ملتان

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحیاتی قدس سرہ العزیز

سابق معین لکھنؤ، مفتی حنیف احمد صاحب زوی جامعہ شرفیہ لاہور

Cell: 0300-6351350

imdadullahanwar1@gmail.com

www:imdadullahanwar.com

تألیف

أبي بكر عبد الله بن محمد

ابن أبي الدنيا

المتوفى ۲۸۱ھ

کتابخانہ دارالافتاء، ملتان

ہر شخص کوئی نہ کوئی تمنا کرتا ہے اسلاف اکابر  
صحابہؓ تابعین اور اولیاء کرام کی کیا تمنا کریں تمہیں

# اکابر کی تمنا کریں

کتاب المتمنین

تألیف

أبي بكر عبد الله بن محمد

ابن أبي الدنيا

المتوفى ۲۸۱ھ

اردو ترجمہ و تشریح و اضافات

مولانا امداد اللہ نور  
استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان  
سابق مبین تہمتی ہفتی جیل احمد یحیٰوی جامعہ شرفیہ لاہور

کتابخانہ

جامعہ قاسم العلوم ملتان

علامہ ابو جندبہ کے علوم کا بیان  
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز علی گرام چین

حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان

درس نکاحی کیلئے ایک مفید ترین  
ٹیکسٹ بک سیریل

# کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

اکابر کی تمنائیں

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ، نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مواخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

اکابر کی تمنائیں، کتاب المصتمنین امام ابن ابی الدنیاء

نام کتاب

علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

ترجمہ :

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

خليفة مجاز حضرت سيد نفيس الحسيني رحمه الله عليه

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

ناشر :

0300-6351350=061-4012566

فون نمبر

ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۸ء

اشاعت اول

144

صفحات

کیوزنگ: محمد اظہر

روپے / = :

ہیہ

## ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم گلگشت ملتان

مکتبہ رحمانیہ اقراسنٹر اردو بازار لاہور	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
مکتبہ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E77-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار اوپنڈی
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ کونڈہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز راستے وٹھ
فیروز سنز لاہور۔ کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک خواہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دارالاشاعت اردو بازار کراچی	عتیق اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴	بیکس اردو بازار گلگشت ملتان
فضلی سنز اردو بازار کراچی	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
درخواستی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے بہت سے چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

## فہرست

## مضامین

نمبر شمار	حالات مصنف	امام ابن ابی الدنیا
1	نام و نسب	12
2	تاریخ پیدائش	12
3	اساتذہ کرام	12
4	شاگردان گرامی	13
5	کتب آداب و اخلاق اسلامیہ	14
6	کتب تاریخ و سیر	14
7	کتب فقہ و احکام	15
8	کتب وعظ و نصائح	15
9	پیش لفظ	17
10	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنائے شہادت	19
11	مرنے کے بعد شہید کی خواہش	19
12	حضرت جابرؓ کے والد عبد اللہؓ کی خواہش	21
13	شہداء کی تمنا	25
14	شہداء زندہ ہیں	27

29	حضرت ابو بکرؓ کی خواہش: کاش میں پرندہ کی جگہ ہوتا	15
30	کاش میں درخت ہوتا	16
30	کاش میں سبزہ ہوتا	17
30	حضرت عمرؓ کی تمنا	18
31	شہادت کے وقت حضرت عمرؓ کی خواہش	19
35	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خواہش	20
36	حضرت ابو عبیدہؓ عمران بن حصین، سالم مولیٰ ابو حذیفہ کی خواہش	21
37	ابو ذرؓ کی خواہش کاش میں درخت ہوتا	22
37	ایک بادشاہ کی خواہش	23
38	حضرت عائشہؓ کی خواہش کہ میں نسیا منسیا ہو جاتی	24
39	کاش کہ میں درخت ہوتی	25
39	کاش میں گیلی لکڑی ہوتی	26
40	عبدالعزیز بن مروان کی خواہشات	27
41	حضرت بشر بن مروان کی خواہش	28
42	حضرت عائشہؓ کی خواہش	29
42	حضرت کعب اخبارؓ کی خواہش	30
43	حضرت مالک بن دینار کی خواہش	31
43	حضرت مالک بن دینارؓ کی دوسری خواہش	32
44	حضرت یزید الرقاشیؓ کی تمنا	33
45	حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی آرزو	34

45	حضرت ہرم بن حیان کی خواہش	35
47	حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی آرزو	36
48	حضرت عمرؓ کی خواہش	37
48	موت جبری سلامتی ہے	38
49	حضرت ابو بکرؓ کی آرزو	39
50	ایک صحابی کی تمنا	40
51	حضرت مالک بن دینارؓ کی خواہش	41
51	حجاج بن یوسف کی خواہش	42
53	عبدالملک بن مروانؓ مصعب بن زبیرؓ اور سعید بن مسیبؓ کی تمنائیں	43
55	حضرت عمرو بن عاصؓ کی خواہش	44
55	سلیمان بن ابراہیم تمیمیؓ کی خواہش	45
56	حضرت ابو عاصم انہیلؓ کی خواہش	46
57	حضرت علیؓ کی خواہش	47
57	عبداللہ بن عبدالاعلیٰ کے اشعار	48
59	حضرت ابو میسرہ کی خواہش	49
61	نافع بن ابی علقمہؓ کی خواہش	50
62	جنید بن عبدالرحمنؓ کی آرزو	51
62	حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تمنائیں	52
66	قاضی ابن شبرمہ کی آرزو	53
67	ایک دانشور کی خواہش	54

67	محمود الوراق کے اشعار	55
68	امام ابن سیرینؒ کی آرزو	56
69	ٹال مٹول اور آرزو کرنے کا نقصان	57
69	رجاء بن ابی سلمہؒ کا ارشاد	58
70	حضرت عائشہؓ کی خواہش	59
71	حضرت عطاء سلیمیؒ کی خواہش	60
73	حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی تمنا	61
73	حضرت اویس قرنیؓ کی خواہش	62
74	حضرت مالک بن دینارؒ کی خواہش	63
75	حضرت عثمانؓ کی خواہش	64
75	حضرت ابن عمرؓ کی خواہش	65
76	حضرت مالک بن دینارؒ کی خواہش	66
76	حضرت عبدالواحد بن زیدؒ کی خواہش	67
77	حضرت سفیان بن عصفریؒ کی خواہش	68
77	حضرت عطاء سلیمیؒ کی خواہش	69
78	یہ تمام خصائل حضرت حسن بصریؒ میں جمع تھے	70
79	حضرت حسن بصریؒ کی خواہش	71
80	حضرت زیاد بن ابی زیادؒ کی خواہش	72
۴۰	حضرت فضیل بن عیاضؒ کی خواہشات	73
82	حضرت ابو عبد اللہ ساجیؒ کی تمنا	74



83	حضرت عمرؓ کی خواہش	75
83	حضرت مالک بن مغول کی خواہش	76
84	حضرت حسن بصری کی خواہش	77
85	حضرت مطرف کی خواہش	78
86	حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تمنا اور انعام	79
87	حضرت ابو بکر کی ایک اور تمنا	80
88	حضرت عمرو بن العاص کی موت کے وقت تمنا	81
89	حضرت سفیان ثوریؒ کی تمنا	82
90	حضرت عائشہؓ کی خواہش	83
91	جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی تمنا	84
93	ابن مسعودؓ کی تمنا! کاش اس پرندے کی جگہ میں ہوتا	85
94	حضرت حذیفہؓ کی اللہ کیلئے خلوت کی تمنا	86
94	امام ابن ابی الدنیا اور ان کے والد کی تمنا	87
96	کاش جہنم سے بچ جاؤں اور راکھ بن جاؤں (داود طائیؒ)	88
97	آج میرا دل موت کی تمنا کرتا ہے (سفیان ثوریؒ)	89
98	آدمی دوسرے کی موت کی جگہ اپنی موت کی تمنا کرے گا	90
99	کاش میرے سینے سے علم اٹھ جائے (سفیان ثوریؒ)	91
100	موت کی تمنا کرنے کا طریقہ	92
101	موت کی تمنا کون کر سکتا ہے	93
101	موت کی جگہ عافیت کی دعا کرو	94

102	ففتوں اور مصائب کے وقت موت کی تمنا	95
103	عطاء سلیمی نے موت کی تمنا کیوں کی	96
104	کاش عطاء کو اس کی ماں نہ جنتی	97
105	مالک بن دینار کی کتے کی موت پر حسرت	98
105	باقی جانور راحت پاگئے میں عمل میں جکڑا ہوا ہوں	99
106	مردوں کی تمنا	100
107	دوزخ کا فیصلہ ہو جائے تب بھی نیک عمل نہیں چھوڑا گا	101
107	کاش ابو بکرؓ پرندے کی جگہ ہوتا	102
108	کاش عمرؓ بار خلافت سے برابر سر ابر چھوٹ جائے	103
108	پہاڑاڑ جائے گا اور یزید پر تو حساب باقی رہے گا	104
109	میں کچھ نہ ہوتا قیامت میں میرا حساب نہ ہوتا (زید بن اسلم)	105
109	میں جنت کی بجائے اس دیوار کی اینٹ بننا پسند کروں گا (بشر)	106
110	کاش میں جنگ جمل میں نہ جاتی (حضرت عائشہ)	107
111	میں تو مرنے کی تمنا کرتا ہوں (سفیان ثوری)	108
111	اگر تم موت کے بعد کی مصیبتیں دیکھتے تو کیا تمنا کرتے	109
112	حساب کے خوف سے ابو بکرؓ و عمرؓ کی تمنا	110
113	کاش اے پرندہ میں تیری طرح ہوتا (حضرت ابو بکرؓ)	111
114	قرب قیامت لوگوں کی تمنا کاش اس قبر میں میں ہوتا	112
115	شقیق بن ثور کا قوم کے سردار بننے پر افسوس	113
115	کاش میں اس بدلی کی طرح برستا اور ٹوٹ جاتا (ابو بکرؓ)	114

116	نیکيوں کے اضافے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرو	115
117	دنیا داری میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی تمنا نہ کرو	116
118	حضرت طلحہ بن مصرف کی تمنا	117
118	کاش سورۃ ملک ہر مؤمن کو یاد ہو (حدیث)	118
119	کاش کوئی چیز میری اصلاح کرنے والی ہوتی	119
120	کاش میں پرندہ ہوتا (ابن مسعود)	120
120	اگر یہ تین کام نہ ہوتے تو میں مرنا پسند کرتا (حضرت عمر)	121
121	موت کے وقت حضرت عمر کی تمنا	122
121	کاش میں برابر سر ابر چھوٹ جاؤں (حضرت عمر)	123
122	حضرت طلحہ بن مصرف کی تمنا	124
123	اگر جنت، جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے تو میں راکھ ہونا پسند کروں گا	125
123	حضرت ابن مسعود کی موت کی تمنا	126
124	فرمانبرداری کے باوجود پیدا نہ ہونے کی تمنا	127
125	ابن مسعود کی اپنے اور اپنے گھر والوں کیلئے موت کی تمنا	128
125	کاش میں اچانک مر جاؤں (سفیان ثوری)	129
126	زمین کے پیٹ میں جانے کا شوق زیادہ ہے (ابورجاء)	130
126	شہید کی پھر شہید ہونے کی تمنا	131
128	بلا امید ثواب لوگوں کی خدمت کرتا	132
129	کاش کہ منافقین کی حکومت سے پہلے مر جاؤں	133
130	بینائی سے تو میرا یہ مقصود تھا کہ حضور کی زیارت کروں گا	134

131	کاش اس مرنے والے کی جگہ میں ہوتا	135
131	دیکھنا چاہئے کہ میں کیا تمنا کر رہا ہوں	136
132	تمنا کرنی ہے تو جنت کی کرو	137
132	سکرات کی حالت پر بھی صبر کی عجیب مثال	138
133	کاش لوگ ابو عبیدہ بن جراح کی طرح ہو جائیں (حضرت عمرؓ)	139
134	جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی تمنا	140
135	کاش میں لید ہوتا (عمرؓ) میں دنبہ ہوتا (عوف بن مالکؓ)	141
136	بہت سی خواہشات کے ساتھ صبح کرنا برا ہے	142
136	موت کے وقت ہماری (صحابہؓ کی) تمنا	143
137	کاش میں فتوؤں کے بدلے میں برابر سر ابر چھوٹ جاؤں (مفتی کوفہ)	144
138	کلمات اختتام	145

مصنف

## امام ابن ابی الدنيا

نام و نسب

حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس القرشی معروف بہ ابن ابی الدنيا آپ بنو امیہ کے موالی میں سے تھے اور بغداد کے رہنے والے تھے تیسری صدی ہجری اور نویں صدی عیسوی کے علماء میں سے تھے۔

تاریخ پیدائش

آپ کی پیدائش بغداد میں ۲۰۸ھ میں ہوئی تھی۔ علامہ زرکلی نے کہا ہے کہ آپ حدیث کے حافظ تھے کثیر التصانیف تھے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ آپ نے ہر فن میں تصنیف کی۔ آپ علم رقائق میں بہت نفع دینے والی مشہور تصانیف کے مصنف ہیں۔ ابن شاكر نے لکھا ہے کہ آپ اخبار اور سیر کے معتمد مصنفین میں سے تھے۔

اساتذہ کرام

علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ سعید بن سلمان، علی بن الجعد، سعید بن محمد الجرمی، خلف بن ہشام، خالد بن خدش، عبد اللہ بن خیران صاحب المسعود، ابوالنصر التمار، عبید اللہ العیشی، اور دیگر بہت سے حضرات سے علم حاصل کیا تھا۔

اور حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام ابن ابی الدنيا نے احمد بن ابراہیم موصلی، ابراہیم بن المنذر الخزومی، زہیر بن حرب، عبد اللہ بن عوان الخزاز، شریح بن یونس، کامل بن طلحہ الجعدی، منصور بن ابی مزاحم، ابو عبید القاسم

بن سلام، ابوالاحوص محمد بن حبان البغوی، محمد بن سعد کا تب الواقدی، داود بن رشید، اور حسن بن حماد وغیرہم سے علم کو روایت کیا ہے۔

ابویعلیٰ فرماتے ہیں کہ ابو محمد الخلال نے آپ کو ان راویوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے امام احمد بن حنبل سے حدیث کو روایت کیا تھا پھر انہوں نے آپ کی اس روایت کو امام احمد بن حنبل سے اس سند سے روایت کیا کہ ہمیں حسین بن البردغی نے بیان کیا فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو بکر بن ابی الدنیا نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا تھا ضائع ہونے والے بچے پر نماز جنازہ کب پڑھی جائے؟ فرمایا جب وہ چار مہینے کا ہو جائے تو اس پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے اور اس کا نام بھی رکھا جائے (کیونکہ چار مہینے کے بعد بچے میں روح ڈال دی جاتی ہے)۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل شیبانی سے یہ بھی پوچھا تھا کہ میں (جنازے کی) دو تکبیروں کے درمیان کیا پڑھوں فرمایا کہ اللہ کی حمد ادا کرو اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھو۔

### شاگردان گرامی

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ آپ سے حضرت حارث بن صفوان البرزعی نے، ابو بکر النجاد، احمد بن خزیمہ، ابو بکر الشافعی، اور امام ابن ماجہ نے اپنی کتاب التفسیر میں روایت کیا اور ابو اسماعیل بن بریہ الہاشمی، ابو بشر الدولابی، محمد بن یحییٰ بن سلیمان المروزی، علی بن الفرج بن ابی روح العکمری نے روایت کیا ہے۔

علامہ ذہبی نے خطیب بغدادی سے یہ روایت کیا ہے کہ انہوں نے خلفاء کی اولاد میں سے بہت ساروں کو آداب خلافت سکھائے تھے اور ابن کمال نے لکھا ہے کہ آپ معتضد باللہ کے مؤدب تھے۔

آپ نے بہت ساری تصانیف لکھیں تھیں اور وعظ و نصیحت میں آپ کا بڑا

اونچا مقام تھا آپ اکثر زندگی کتابوں کی تصنیف میں مشغول رہے۔ آپ ادیب بھی تھے آپ نے دوسو کے قریب کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کی اکثر کتابیں تحسین اخلاق کی ترغیب پر ہیں۔ بعض کتابوں کے نام نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

### کتاب اخلاق

- (۱) الاخلاق
- (۲) الادب
- (۳) الجیران
- (۴) العفو
- (۵) ذم الشھوات
- (۶) الشکر لله عزوجل
- (۷) التقوی
- (۸) حسن الظن باللہ
- (۹) الحکم
- (۱۰) الزھد
- (۱۱) ذم الغیۃ
- (۱۲) العقل وفضلہ

### کتاب تاریخ

- (۱) اخبار قریش
- (۲) دلائل النبوة
- (۳) المغازی

- (٣) مواعد الخلفاء
- (٥) علم الحكماء
- (٦) التاريخ
- (٧) تاريخ الخلفاء
- (٨) اخبار المملوك

### كتب فقه واحكام

- (١) الجهاد
- (٢) العقوبات
- (٣) الفتوى
- (٤) السنة
- (٥) الصدقة
- (٦) المناسك
- (٧) القصاص
- (٨) الرهائن

### كتب وعظ وانصائح

- (١) صفة الصراط
- (٢) الالمان
- (٣) الدعاء
- (٤) شجرة طوبى
- (٥) المحضرون
- (٦) صفة الجنة



(۷) صفۃ النار

(۸) البعث والنشور

(۹) المطر

(۱۰) الوصایا

(۱۱) الموت

(۱۲) القبور

(۱۳) العوائد

(۱۴) احوال یوم القیامۃ

امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ آپ نے ہر مشہور (اور اہم) چیز کے متعلق کتابیں تصنیف کی ہیں اور آپ کی تصنیفات مشہور بھی ہوئیں اور ان کا ذکر بھی بہت پھیلا آپ کی کتابیں سو سے زیادہ ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تین سو سے زیادہ ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے کم ہیں۔

مصنف فوات الوفيات کا قول ہے کہ آپ اخبار (روایات) اور سیر کے معتبر مصنفین میں سے تھے۔

علامہ ذہبی نے ایک حدیث ان کی روایت سے بھی روایت کی ہے اور اس کو روایت کرنے کے بعد فرمایا کہ ابن البخاری کی سند سے آپ کی روایت حدیث انتہاء درجہ کی سند ہے ان کے اور ان کے درمیان چار واسطے ہیں۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ انہوں نے ابن ابی الدنیا کی بیس کتابیں دیکھی ہیں پھر ان کی کتابوں کے نام ذکر کئے تو ان کی تعداد ایک سو چونسٹھ تک پہنچ گئی۔ کبھی موقع ملا تو انشاء اللہ امام ابن ابی الدنیا کی دو سو سے زائد کتابوں کی فہرست بھی قارئین کے سامنے پیش کی جائے گی۔

امداد اللہ انور

Handwritten text, likely bleed-through from the reverse side of the page. The text is extremely faint and illegible due to low contrast and significant noise. Some faint characters and lines are visible, but they do not form any recognizable words or sentences.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنائے شہادت

(۱- حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ نے جنگ احد میں شہید ہونے والوں کا ذکر کیا تو فرمایا:

أما والله لو ددْتُ انی عُودرتُ مع اصحابِ نُحْصِ الجبلِ.  
یعنی سفح الجبل۔ (۱)

(ترجمہ) سن لو خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی دامن کوہ والے ساتھیوں کے ساتھ دنیا سے چلا جاتا۔

## مرنے کے بعد شہید کی خواہش

(۲- حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا جابر، اعلمت ان الله تعالى اجيا اباک فقال له: تمنّ

(۱) رواه أحمد في المسند ۳/۳۷۵، والبيهقي في دلائل النبوة ۳/۳۰۴-

۳۰۵، والحاكم في المستدرک ۳/۲۸- وورد في النسختين "نحس الجبل" -  
والصحيح ما أثبت-

علی اللہ . قال : اتمنی ان اُرَدَّ الی الدنیا حتی اُقْتَلَ مرَّةً اُخری .

قال : انی قضیت انهم الیها لا یُرْجَعون . (۲)

(ترجمہ) اے جابر! تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو زندہ کیا اور اس سے فرمایا اللہ کے سامنے کسی خواہش کا اظہار کرو، تو انہوں نے کہا ہے میری خواہش یہ ہے کہ میں دنیا کی طرف لوٹا دیا جاؤں اور دوسری مرتبہ بھی شہید کر دیا جاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ شہید ہونے والے دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔

(فائدہ) شہداء کی یہ عام طلب ہوتی ہے کہ شہادت کے بعد ان کو دوبارہ دنیا کی طرف بھیج دیا جائے اور پھر وہ اللہ کی راہ میں لڑ کر شہید ہوں اور اللہ کے دین کو سر بلند کریں انہوں نے شہادت کے وقت اور اس سے پہلے میدان جہاد میں اور شہادت کے بعد جو رحمت، لذت، سرور اور انعامات دیکھے ہوتے ہیں اور جو اللہ کی رضا پائی ہوتی ہے اس کی وجہ سے یہ تمنا کرتے

(۲) رواہ احمد فی المسند ۳/۳۶۱، و سعید بن منصور فی سننہ ۲/۲۱۳ رقم ۲۵۵۰، والحمیدی فی مسندہ ۲/۵۳۲ رقم ۱۲۶۵، والحاکم - بسند آخر، وبالفاظ متقاربة - فی المستدرک ۲/۱۲۰ - ۲۱، وقال: صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه، لکن استدرک علیہ الذہبی فی التلخیص بان فی سندہ ابا حماد هو المفضل بن صدقة، قال النسائی: متروک۔ واورده فی کتر العمال ۱۱/۴ رقم ۱۱۶۰ العدة۔

وللترمذی رواية اُخری للحدیث، قال فی آخره: حدیث حسن غریب من هذا الوجه، وقد روى عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر شيئاً من هذا، ولا تعرفه الا من حدیث موسى بن ابراهيم، ورواه علی بن عبد الله بن المدینی وغير واحد من كبار اهل الحدیث، هكذا عن موسى بن ابراهيم۔ سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة آل عمران ۵/۲۳۰ رقم ۳۰۱۰۔ ومثلها رواية ابن ماجه فی سننہ ۱/۶۸ رقم ۲۴/۱۹۰۔

ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ دنیا میں اس لئے نہیں بھیجتے کہ عالم آخرت پر وہ میں رہے اور لوگ ایمان بالغیب کے ساتھ اللہ کی راہ میں جان دیں اور دنیا میں رہنے والوں کو جہاد کا موقع ملے۔

### حضرت جابرؓ کے والد عبد اللہؓ کی خواہش

(۳- حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے والد جنگ احد میں شہید کئے گئے مجھے ان کے متعلق بہت ڈرتھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الا ابشرك؟! ان اباك عرض علي ربه، ليس بينه وبينه  
بستر، فقال: تمنن علي ما شئت. قال: رب تردني الى الدنيا  
حتى اقتل فيك وفي نبيك عليه السلام مرة اخرى. فقال الله  
تبارك و تعالی: سبق القضاء مني انهم اليها لا يرجعون. (۳)

(ترجمہ) سن لو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں تمہارے ابا کو اس کے پروردگار کے سامنے پیش کیا گیا ہے جب کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو چاہو میرے سامنے تمنا کرو، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار مجھے دنیا کی طرف بھیج دے حتیٰ کہ میں تیرے اور تیرے نبی کے راستہ میں ایک بار پھر مارا جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کے

(۳) رواہ ابن ابی عاصم فی السنة ۱ / ۲۶۸ رقم ۶۰۳، وقبله رواية قريبة، كما فی كتابه الجهاد أيضاً ۱ / ۲ / ۵۱۱ رقم ۱۹۶، وكما فی الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان ۹ / ۸۳ رقم ۶۹۸۳، وكما فی الفردوس للديلمي ۵ / ۴۰۶ رقم ۸۵۶۷، ومثلها الرواية المشار إليها عند الترمذی وابن ماجه فی تخريج حديث الفقرة السابقة. ورواية أخرى عن طريق جابر فی منجم الزوائد ۹ / ۳۲۰۔

متعلق میری طرف سے پہلے سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ شہداء کو دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔

(فائدہ) حضرت جابر بن عبد اللہ بڑے مشہور و معروف صحابی ہیں ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تھے جن کا پورا نام عبد اللہ بن عمرو بن حرام ہے یہ بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے جنگ عقبہ اور جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے، یہ بھی اور ان کے والد بھی دونوں جلیل القدر صحابی تھے۔

(۴- حدیث) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

قال النبي ﷺ لجابر:

”ألا أبشرك يا جابر“؟

قال: بلى، بشرك الله بالخير۔

قال: ان الله تبارك و تعالی احيا اباك، فاقعه بين يديه

فقال: تمنى على عبدی ما شئت أعطیك. قال: يا رب ما

عبدتك حق عبادتك، اتمنى عليك ان تردنى الى الدنيا،

فاقاتل مع نبيك، فأقتل فيك مرة اخرى. قال: انه قد سلف

منى انك اليها لا ترجع. (۴)

(ترجمہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ سے

فرمایا اے جابر! کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں؟ عرض کیا کیوں نہیں اللہ

تعالیٰ آپ کو بھی خیر کی بشارت دے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ

(۴) رواه الحاكم في المستدرک ۲۰۳/۳ وقال: حدیث صحیح علی شرط

الشیخین ولم یخرجاه۔ واستدرک علیہ الذہبی بقوله: فیض کذاب۔ اھ۔ قلت:

بظن ما قاله ابن حجر فی اللسان من انه متقارب الحال ان شاء اللہ۔ =

نے تمہارے ابا کو زندہ کیا پھر اس کو اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا میرے بندے! میرے سامنے تمنا کرو جو بھی چاہو گے میں تمہیں عطا کروں گا، انہوں نے عرض کیا اے میرے پروردگار! میں نے اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے آپ کی عبادت کرنے کا حق ہے میری آپ کے سامنے خواہش یہ ہے کہ مجھے آپ دنیا کی طرف لوٹا دیں تاکہ میں آپ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور ایک مرتبہ پھر تیری راہ میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری طرف سے یہ فیصلہ پہلے سے ہو چکا ہے کہ تو دنیا کی طرف نہیں لوٹے گا۔

(اعتراض) اس حدیث سے وہ لوگ استدلال کر سکتے ہیں جو شہید کو مردہ کہتے ہیں، اور ان کا استدلال احیا اباک کے لفظ سے اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ شہید ہونے کے بعد حاضری کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر کے پوچھا تھا اگر اللہ تعالیٰ ان کو زندہ نہ کرتے تو وہ مردہ ہی ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے شہداء کو اللہ تعالیٰ زندہ نہیں کرتے اس لئے وہ مردہ رہتے ہیں۔

جواب

(۱) یہ الفاظ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات والی آیت

==ورواہ ابن ہشام فی انسیرة ۶۳۴/۳ لابن اسحاق، واورده باللفظ نفسه الامام الغزالی فی الاحیاء ۷۱۹/۴ وقال فیہ الحافظ العراقی: اخرجہ ابن ابی الدنیا فی "الموت" باسناد فیہ ضعیف، قلت: لعلہ یعنی ابا عبادۃ الانصاری، وهو متروک۔ ورواہ بلفظ ابن ابی الدنیا وسندہ ابونعیم فی الحلیة ۲/ ۴-۵، الا ان اولہ: "ابشرك بخیر، ان اللہ احیا اباک..." وقال فی مجمع الزوائد (۳۲۰/۹): رواہ الطبرانی والبخاری من طریق العیض عن ابی عبادۃ الزرقی، وکلاهما ضعیف۔

کے خلاف ہیں اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔

(۲) اس حدیث کا راوی ابو عمر و فیض بن و شیق ہے، یحییٰ بن معین اس کو کذاب خبیث کہتے ہیں اور علامہ ذہبی نے مستدرک کی تلخیص میں لکھا ہے کہ فیض کذاب ہے، اس حدیث کی سند پر مزید جرح اسی حدیث کے حاشیہ میں دیکھیں۔

(۳) اس حدیث میں الفاظ ہیں تمن علی عبدی ما شئت اعطیکہ (میرے بندے مجھ پر تمنا کر جو تو چاہے گا دوں گا) یہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی بات نہیں فرما سکتے کہ تمنا کرو جو چاہو گے میں دوں گا، پھر جب اس نے خواہش کی تو کہا میں یہ نہیں دے سکتا دوسرے یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی جہالت لازم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک چیز کے نہ دینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور پھر بندے سے کہتے ہیں کہ جو چاہو گے میں دوں گا اگر خدا کو پتہ ہوتا کہ وہ یہ چیز چاہے گا جو میں اس کو نہیں دوں گا تو پھر اس سے کیوں کہا کہ جو چاہو گے دوں گا اس سے معلوم ہوا کہ پتہ نہیں تھا کہ یہ کیا مانگے گا اس لئے یہ کہہ دیا جو مانگو گے دوں گا پھر جب مانگا تو کہا کہ اس کا تو میں نہ دینے کا فیصلہ کر چکا ہوں اور یہ بات کفر کی ہے اللہ تعالیٰ کے متعلق اس طرح کی بات نہیں کہی جاسکتی۔

(۴) اس حدیث کا دوسرا راوی ابو عبادہ انصاری ہے جس کو تہذیب الکمال ۶۲۷/۲۲ میں اور تقریب التہذیب ۴۳۹ میں متروک لکھا ہے۔



## شهداء کی تمنا

(۵- حدیث) حضرت مسروق بن اجدع (تابعی) فرماتے ہیں:

عن عبد الله بن مسعود، قال:

سألنا عن هؤلاء الآيات: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أحياءٌ عند ربِّهم يُرزقون﴾ -

فقال: أما إنا قد سأنا عنها فقيل لنا: "إنه لما أصيب اخوانكم بأحد، جعل الله تبارك وتعالى ارواحهم في اجواف طيرٍ خضِرٍ تردُّ انهار الجنة فتاكلُ من وهادها، وتاوى الى قناديل من ذهب في ظلِّ العرش، فيقولون: ربنا لا فوق ما اعطينا الجنة ناكل منها حيث شئنا.

ثم يطَّلِعُ عليهم اِطِّلاعة فيقول: يا عبادى ما تشتهون فازيدكم؟

فيقولون: ربنا لا فوق ما اعطينا الجنة ناكل منها حيث شئنا، الا انا نحبُّ ان تردُّ ارواحنا الى اجسادنا، ثم تردُّ الى الدنيا فنقاتل حتى نُقتل فيك مرة اخرى. (۵)

(۵) رواه الامام مسلم في صحيحه، كتاب الامارة، باب في بيان ان ارواح الشهداء في الجنة وانهم احياء عند ربهم يرزقون ۶/ ۳۸-۳۹، والترمذی في سنه، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران ۵/ ۲۳۱ رقم ۳۰۱۱ وقال: حديث حسن صحيح، وابن ماجه في سنه، كتاب الجهاد، باب فضل الشهادة في سبيل الله ۲/ ۹۳۶ رقم ۲۸۰۱، وابن هشام في السيرة ۳/ ۶۳۳، كلهم عن عبد الله بن مسعود، مع اختلاف في بعض رجال السند الآخرين، وليس عندهم =

(ترجمہ) ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان آیات کے متعلق پوچھا: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ۔ (اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں ان کو رزق بھی ملتا ہے)۔

تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بھی ان کے متعلق (حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) سوال کیا تھا تو ہمیں یہ جواب دیا گیا تھا، جب تمہارے بھائیوں کو احد میں شہادت حاصل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھ دیا تھا یہ جنت کی نہروں پر جاتے ہیں اور اس کی پست زمین سے کھاتے ہیں اور عرش کے سایہ میں سونے کی قدیلوں میں رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم سے اوپر کوئی نہیں کہ تو نے ہمیں جنت دی ہم اس سے کھاتے ہیں جہاں سے چاہتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف جھانک کر دیکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں اے میرے بندو! تم کیا چاہتے ہو؟ تاکہ میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب جو تو نے ہمیں جنت میں دیا اس سے اوپر کوئی نہیں ہم اس سے جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے ہیں بس ہماری خواہش ہے کہ ہماری ارواح کو ہمارے اجسام کی طرف لوٹادیں، ہم دنیا میں جا کر قتال کریں حتیٰ کہ تیری راہ میں دوسری مرتبہ مارے جائیں۔

"عن من لا اتهم" الذی ذکرہ الاعمش، سوی ابن ہشام الذی لم یدکر فی سده سوی قولہ: وحدثنی من لا اتهم عن عبداللہ بن مسعود۔

## شہداء زندہ ہیں

(فائدہ) بعض لوگوں نے جو مردوں کے اور شہداء کے زندہ ہونے کے قائل نہیں ہیں اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ شہداء کے بدن زندہ نہیں ہوتے روحیں زندہ ہوتیں ہیں اور وہ بھی جنت میں، جب کہ یہ نظر یہ درست نہیں، اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ارواح تو جنت میں ہوتی ہیں لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ ان ارواح کا شہداء کے جسم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا جب کہ دیگر بہت سی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہداء اور عام اموات کی ارواح کا ان کے اجسام سے تعلق ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کے اجسام میں زندگی موجود ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات۔ (جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو مردہ مت کہو) اور ظاہر ہے کہ قتل جسم کا ہوتا ہے نہ کہ روح کا اور جسم کے متعلق فرمایا کہ مردہ مت کہو کیونکہ روح کی موت کا کوئی بھی قائل نہیں۔

(۶- حدیث) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یوتی بالرجل من اهل الجنة فيقال: يا ابن آدم، كيف وجدت منزلک؟ فيقول: اى رب، خير منزل. فيقول: سل وتمنه. فيقول: ما اسأل ولا اتمنى، الا ان تردنى الى الدنيا، فأقتل فى سبيلک عشر مرار، لى ارى من فضل الشهادة. (۶)

(۶) رواه احمد فى المسند ۲۰۸۴، والجاكم فى المستدرک ۷۵/۲ وقال:

حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه، والنسائی فی سننه، کتاب الجهاد، =

(ترجمہ) ایک جنتی شخص کو پیش کیا جائے گا اور پوچھا جائے گا اے ابن آدم! تمہاری جنت کیسی ہے؟ وہ کہے گا یا رب! بہترین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مانگ اور تمنا کر، وہ کہے گا میری کوئی مانگ اور تمنا نہیں ہے سوائے اس کے کہ تو مجھے دنیا کی طرف لوٹا دے میں تیرے راستہ میں دس دفعہ قتل کیا جاؤں کیونکہ میں نے شہادت کی بڑی فضیلت دیکھی ہے۔

(۷- حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما على الارض من نفس تموت ولها عند الله خيرٌ تحبُّ ان ترجع اليكم ولا ... الدنيا الا الشهيد ، فانه يحبُّ ان يرجع فيقتل مرة اخرى. (۷)

(ترجمہ) زمین پر کوئی نفس ایسا نہیں مرتا مگر اللہ کے نزدیک اس کے لئے کچھ خیر ہوتی ہے یہ نفس پسند نہیں کرتا کہ تمہاری طرف لوٹے اور اس کو دنیا و مافیہا مل جائے مگر شہید کیونکہ وہ پسند کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹے اور ایک مرتبہ پھر شہید کیا جائے۔

(۸- حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

= باب ما يتمنى اهل الجنة ۶/ ۳۶ رقم ۳۱۶۰، واورده الالباني في صحيح سنن النسائي ۲/ ۶۶۴ رقم ۲۹۶۲۔ ويأتي في الفقرة (۱۴۶) برواية اخرى۔ (۷) رواه النسائي في سننه، كتاب الجهاد، باب ما يتمنى في سبيل الله عز وجل ۶/ ۳۵، واورده الالباني في صحيح سنن النسائي ۲/ ۶۶۴ رقم ۲۹۶۱، واحمد في المسند ۵/ ۳۱۸۔ وللحديث روايات اخرى عن انس، كما في الكنز رقم ۱۱۱۳۶، وعن الحسن مرسلًا كما في السيرة لابن هشام ۳/ ۶۳۴ وسنن سعيد بن منصور ۲/ ۲۱۴ رقم ۲۵۵۴۔

ما احدٌ يدخل الجنة يحب ان يرجع الى الدنيا وله ما على الارض من شيء الا الشهيد، فانه يتمنى ان يرجع فيقتل عشر مرات. (۸)

(ترجمہ) جو شخص بھی جنت میں داخل ہوتا ہے وہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا کی طرف لوٹے اور اس کو دنیا کی سب چیزیں مل جائیں مگر شہید، وہ تمنا کرتا ہے کہ لوٹے پھر دس بار اس کو شہید کیا جائے۔

### حضرت ابو بکرؓ کی خواہش: کاش میں پرندہ کی جگہ ہوتا

(۹)۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، ایک پرندہ آیا اور آپ کے قریب بیٹھا پھر درخت پر جا بیٹھا، کوتر تھا یا چڑیا تھی، حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا:

طوبى لکى يا طيرُ ما انعمک على هذه الشجرة، تاکل من هذه الثمرة، ثم تموت، ثم لا تكون شيئاً لیتنى مکانک! (۹)

(۸) رواه البخارى فى صحيحه، كتاب الجهاد، باب تمنى المجاهد ان يرجع الى الدنيا ۲۰۸/۳، واخرى قريية فى باب الحور العين و صفتهن... ۲۰۲/۳۔ ۲۰۳، ومنسلم فى صحيحه، كتاب الامارة - ايضاً روايتان - باب فضل الشهادة فى سبيل الله تعالى ۳۵/۶، والترمذى فى سننه، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فى ثواب الشهداء ۱۷۷/۴ رقم ۱۶۴۳ وقال: حديث حسن صحيح، والبيهقى فى شعب الايمان ۲۰/۴ رقم ۴۲۴۴، وابن ابى شيبه فى المصنف ۲۸۹/۵، واحمد فى المسند ۱۰۳/۳۔

(۹) شعب الايمان للبيهقى ۳۸۵/۱ رقم ۷۸۷، وباطول منه فى الزهد لهناد ۵۳۷/۱ رقم ۴۵۶، وفى مصنف ابن ابى شيبه ۲۵۹/۱۳ رقم ۱۶۲۷۹۔ وانظر المعقات (۴۱) و (۹۲) و (۱۱۶)۔

(ترجمہ) اے پرندے! تجھے بشارت ہو تو اس درخت پر کتنا آسودہ حال ہے اس کا پھل کھاتا ہے پھر مر جاتا ہے پھر تو کچھ نہیں ہوگا کاش کہ میں تیری جگہ ہوتا۔

### کاش میں درخت ہوتا

(۱۰) - حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:  
یا لیتنی شجرة تُعَصَّد ثم تُوكل. (۱۰)  
(ترجمہ) کاش کہ میں ایک درخت ہوتا جس کو کاٹا جاتا پھر کھا لیا جاتا۔

### کاش میں سبزہ ہوتا

(۱۱) - حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:  
لیتني كنتُ خَضِرَةً تاكلني الدواب. (۱۱)  
(ترجمہ) کاش کہ میں سبزہ ہوتا مجھے چوپائے کھا جاتے۔

### حضرت عمرؓ کی تمنا

(۱۲) - حضرت عبداللہ بن عامرؓ فرماتے ہیں:  
اخذَ عمرُ بن الخطاب - رضی اللہ عنہ - تبنَةً فقال: یا  
لیتني مثل هذه التبنية، لیت امی لم تلدنی، لیتني لم اک شیئاً،

(۱۰) الزهد للامام احمد ۱۷/۲ -

(۱۱) الزهد للامام احمد ۱۷/۲، الطبقات الكبرى ۱۹۸/۳ - وانظر الفقرتين

(۹۱)، (۱۲۴) -

ليتني كنت نسياً منسياً. (۱۲)

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھوسہ اٹھایا اور فرمایا کاش میں اس بھوسہ کی طرح ہوتا کاش کہ میری ماں مجھے نہ جنتی کاش کہ میں بھولا بسرا ہوتا۔

(۱۳)۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

ان عمر رضی اللہ عنہ لما حضرته الوفاة قال : لو ان لي ما على الارض لا فتديت به من هول المطلاع. (۱۳)

(ترجمہ) جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت ہوا تو آپ نے فرمایا کاش کہ جو کچھ زمین پر ہے میری ملکیت ہوتا تو میں موت طاری ہونے کی ہولناکی (یا قیامت کا سامنا کرنے) کے بدلہ میں فدیہ میں دے دیتا۔

### شہادت کے وقت حضرت عمرؓ کی خواہش

(۱۴)۔ حضرت امام مالکؒ حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد حضرت اسلم (قرشی عدوی) سے روایت کرتے ہیں کہ

(۱۲) الطبقات الكبرى لابن سعد ۳/ ۳۶۰، ۳۶۱، الزهد لابن المبارك ص ۷۹ رقم ۲۳۴، شعب الایمان ۱/ ۴۸۶ رقم ۷۸۹، تاریخ الاسلام: عهد الخلفاء الراشدين ص ۲۷۰۔

(۱۳) کتاب المحتضرين ص ۵۵ رقم ۴۳، تاریخ الاسلام: عهد الخلفاء الراشدين ص ۲۷۸، صحيح البخاری، کتاب اصحاب النبي ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۴/ ۲۰۱، حلیة الاولیاء ۱/ ۵۲، تاریخ الخلفاء ص ۱۰۶۔ والمطلع: الموقف يوم القيامة۔

ان عمرَ قال حين طعن: لو كان لي ما طلعت عليه الشمس  
لافتديتُ به من كَرْبِ ساعةٍ - يعني بذلك الموت - فكيف  
ولم أَرِدِ النارَ بعدُ؟ (۱۴)

(ترجمہ) جب حضرت عمرؓ کو نیزہ مارا گیا تو آپؓ نے فرمایا کاش جس  
جس جگہ تک سورج طلوع ہوتا ہے میری ملکیت میں ہوتا تو میں موت کی ایک  
گھڑی کے دکھ کے بدلہ میں فدیہ میں دے دیتا پھر اس کے بعد کیا ہوتا کہ  
میں دوزخ کے سامنے نہ جا سکوں۔

(۱۵) - حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

لَمَا طَعَنَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قُلْتُ لَهُ: ابشِرْ بِالْجَنَّةِ.  
قال: والله لو ان لي الدنيا وما فيها لافتديتُ به من هولِ ما  
اعامى قبل ان اعلم ما الخبر! (۱۵)

(ترجمہ) جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو میں نے ان  
سے کہا آپ کو جنت کی بشارت ہو۔  
تو آپؓ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر دنیا و ما فیہا میری ملکیت میں ہوتی تو  
جو ہولناکی میرے سامنے آرہی ہے میں اس کے فدیہ میں دیدیتا پہلے اس  
کے کہ مجھے معلوم ہو کہ کیا حالت ہوگی؟۔

(۱۶) - حضرت عمرو بن دینارؓ فرماتے ہیں۔

قال عمر بن الخطاب - بيض الله وجهه - حين حضره

(۱۴) والخبر في المختصرين للمؤلف ص ۲۰۸ رقم ۲۹۷۔

(۱۵) المصنف لاسن أبي شيبه ۲۸۰/۱۳ رقم ۱۶۳۴۱، الطبقات الكبرى

۳/۲۵۲، تاريخ الاسلام: عهد الخلفاء الراشدين ص ۲۷۸، كتاب المختصرين

ص ۵۶ رقم ۴۶۔



الموت: لو ان لى الدنيا وما فيها لا فتديت بها من النار وان لم  
ارها. (١٦)

(ترجمہ) کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، اللہ آپ کے چہرہ کو  
چمکائے جب ان کی وفات کا وقت ہوا تو فرمایا کاش کہ دنیا و ما فیہا میری  
ملکیت میں ہوتی تو میں اس کو دوزخ کے بدلہ میں فدیہ میں دے دیتا اور اس  
کو نہ دیکھتا۔

(۱۷)۔ حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں۔

لما طعن عمر - رضی اللہ عنہ - دخل علیہ شاب فقال:  
ابشر يا امیر المؤمنین ببشری اللہ، قد کان لک من القديم فی  
الاسلام والصحة مع رسول اللہ ﷺ ما قد علمت، ثم  
استخلفت فعدلت، ثم الشهادة.

فقال: يا ابن اخی، لوددت انی ترکت کفافاً، لالی ولا  
علی. (۱۷)

(ترجمہ) جب حضرت عمرؓ کو نیزہ مارا گیا تو ایک جوان آپ کے پاس  
حاضر ہوا اور کہا اے امیر المؤمنین! آپ اللہ کی بشارت کے ساتھ خوش ہو  
جائیں آپ قدیم سے اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے  
اس فضیلت کو تو آپ بھی جانتے ہیں پھر آپ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے

(۱۶) کتاب المختصرین ص ۵۵ رقم ۴۴۔

(۱۷) الطبقات الكبرى ۳/۳۵۲، المصنف لابن ابی شیبہ ۱۳/۲۸۰، صفة

الصفوة ۱/۲۸۹، تاریخ الاسلام: عهد الخلفاء الراشدين ص ۲۷۸، التعازی

والمرانی ص ۲۲۲، کتاب المختصرین ص ۱۵۸ رقم ۲۱۶، وتنظر الفقرة التالية

والفقرة (۱۱۷)۔

عدل کیا اب شہادت مل رہی ہے۔

تو آپؐ نے فرمایا اے بھتیجے میں تو پسند کرتا ہوں کہ برابر برابر چھوٹ جاؤں نہ مجھے کوئی اجر ملے اور نہ مجھ پر کوئی عذاب ہو۔

(فائدہ) یہ نوجوان جن کا اس روایت میں ذکر آیا ہے شاید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے (امداد اللہ انور)۔  
(۱۸)۔ امام شعمیؒ فرماتے ہیں۔

لَمَّا شَرِبَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - اللَّبْنَ فَخَرَجَ مِنْ طَعْنَتِهِ  
قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ. وَعِنْدَهُ رَجَالٌ يَشْتُونَ عَلَيْهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّ  
مَنْ غَرَّرَ تَمَوَّةً لِمَغْرُورٍ، لَو دَدْتُ أَنِي خَرَجْتُ مِنْهَا كَمَا دَخَلْتُ  
فِيهَا، لَوْ كَانَ لِي الْيَوْمَ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَمَا غَرَبَتْ  
لَا فِتْنِيَّتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ! (۱۸)

(ترجمہ) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور ان کا نیزہ نکالا گیا تو آپؐ نے اللہ اکبر کہا آپؐ کے پاس کچھ آدمی آپؐ کی تعریف کر رہے تھے آپؐ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا جس کو تم غرور میں لارہے ہو وہ فریب خوردہ ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میں دنیا سے ایسے ہی نکلوں جیسے اس میں داخل ہوا تھا کاش کہ میرے پاس آج اتنا ہوتا جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے تو میں موت کی ہولناکی کے بدلہ میں فدیہ میں دے دیتا۔

(۱۸) الزهد لابن المبارك ص ۱۴۵ رقم ۴۳۴، طبقات ابن سعد ۳/۳۵۵،

کتاب المحتصرین ص ۱۵۸ رقم ۲۱۵، وتنظر الفقرة التالية، والفقرة (۱۱۷)۔

## حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خواہش

(۱۹) - حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:

وَدِدْتُ اَنْ اَللّٰهُ يَغْفِرَ لِيْ بِخَطِيئَةٍ مِنْ خَطَايَايَ وَاِنَّهُ لَمْ يُعْرِفْ

نَسْبِيْ! (۱۹)

(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطاؤں میں سے ایک خطا

کو معاف کر دیں اور میرے نسب کی پہچان نہ کرائیں۔

(فائدہ) امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا

قول اس طرح سے نقل کیا ہے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے

گناہوں میں سے ایک گناہ کو معاف کر دیں اور میرا نام عبداللہ بن روشہ رکھ

دیں اور امام بیہقی نے حضرت ابن مسعودؓ کا قول بھی نقل کیا ہے میں پسند کرتا

ہوں کہ مجھے روشہ (لید) کی طرف منسوب کیا جائے اور اللہ تعالیٰ میرے

اعمال میں سے ایک نیکی کو قبول کر لیں۔

(۲۰) - حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں:

وَدِدْتُ اَنْيْ اِذَا اَنَا مِتُّ لَمْ اُبْعَثْ. (۲۰)

(۱۹) شعب الایمان للبیہقی ۴۳۲/۵ رقم ۷۱۶۹، الزهد للامام احمد

۱۰۵/۲، حلیۃ الاولیاء ۳۱۴/۸، الزهد لابن المبارک ص ۱۶۸ رقم ۴۹۰۔

وفی شعب الایمان ۵۰۳/۱ رقم ۸۴۵ قوله رضی اللہ عنہ: لوددت ان اللہ

عزوجل غفر لی دنیاً من ذنوبی وانی سُمیتُ عبد اللہ بن روثة!

وفی الفقہرة التالیة من المصدر نفسه ورد قوله رضی اللہ عنہ: وددت انی

نسبت الی روثة وان اللہ تعالیٰ تقبل منی حسنة واحدة من عملی!

(۲۰) الزهد للامام احمد ۱۰۴/۲، حلیۃ الاولیاء ۱۳۳/۱، الزهد لوكیع

۳۹۶/۱ رقم ۱۶۳۔

(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میں مروں تو پھر نہ اٹھایا جاؤں۔  
(۲۱)۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔

لو وقفْتُ بين الجنة والنارِ فخيرْتُ بينهما ايُّهما منزلي او  
اكونَ تراباً ، لا اخترْتُ ان اكونَ تراباً! (۲۱)

(ترجمہ) اگر میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا ہوں اور مجھے ان دونوں  
کے درمیان اختیار دیا جائے کہ میری منزل ان میں سے کون ہوگی یا یہ کہ میں  
مٹی ہو جاؤں تو میں پسند کروں گا کہ میں مٹی ہو جاؤں۔

**حضرت ابو عبیدہؓ عمران بن حصین، سالم مولیٰ ابو حذیفہ کی خواہش**

(۲۲)۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا:

يا ليتني كبشاً فذبحني اهلي فاكلوا لحمي وحسوا مرقى.

قال: وقال عمران بن حصين.

يا ليتني رماداً تذريني الريح.

قال: وقال سالم مولى ابي حذيفة.

وددت اني بمنزلة اصحاب الاعراف! (۲۲)

(ترجمہ) کاش میں دنبہ ہوتا مجھے میرے گھر والے ذبح کرتے اور میرا

گوشت کھاتے اور میرا شور بہ پی لیتے۔

اور حضرت عمران بن حصین نے فرمایا پیرے سے کاش کہ میں راکھ ہوتا

مجھے ہوا بکھیر دیتی۔

(۲۱) حلیۃ الاولیاء ۱/۱۳۳، ۶/۲۷۱، الزهد للامام احمد ۲/۱۰۸۔

(۲۲) الزهد للامام احمد ص ۲۴۹ (طبعة دار الكتب العلمية)۔

اور حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ فرماتے ہیں:  
 میں پسند کرتا ہوں کہ میں اصحاب اعراف کے درجہ میں ہوتا۔  
 (فائدہ) اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے جہاں کچھ  
 عرصہ کے لیے ایسے مسلمان رہیں گے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے  
 پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جنت میں داخل کر دیں گے۔

### ابو ذرؓ کی خواہش کاش میں درخت ہوتا

(۲۳)۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی  
 اللہ عنہ نے فرمایا:  
 وددت ان الله عزوجل خلقني - يوم خلقني - شجرة  
 تُعْضد! (۲۳)  
 (ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن مجھے پیدا کیا مجھے  
 درخت بنا دیتا جس کو کاٹ دیا جاتا۔

### ایک بادشاہ کی خواہش

(۲۴)۔ حنظل بن ضرار جنہوں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا تھا اور زمانہ  
 اسلام بھی پھر یہ مسلمان بھی ہو گئے تھے یہ فرماتے ہیں:

(۲۳) ذکرہ الترمذی فی سننہ، کتاب الزہد، باب فی قول النبی ﷺ لو  
 تعلمون ما اعلم ۵۵۶/۴ رقم ۲۳۱۲، والبیہقی فی شعب الایمان ۱/۴۸۴ رقم  
 ۷۸۳، واحمد فی الزہد ۲/۷۷، وھناد فی الزہد ۱/۵۳۸ رقم ۴۵۸، ووکیع فی  
 الزہد ۱/۳۹۳، رقم ۱۵۹۔

لقد ارانى وانا مع ملكٍ من ملوكِ العربِ يقالُ له  
الأسود، وما جاءنا من نبيٍّ ولا نزلَ علينا من قرآن، فقال لى  
يوماً: يا حنظل، ادنُ منى استترُ بك من اللثامِ واحدثك  
وتحدثنى. ما ابتنى المدنَ ولا سكنَ المدنَ احدٌ من الناسِ الا  
وَدَّ انه مكانى! والله لو ددتُ انى عبدٌ لعبدِ حبشٍ مجدِّعٍ وانى  
انجو من شرِّ يومِ القيامة. (٢٤)

(ترجمہ) میں عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے پاس تھا  
اس بادشاہ کا نام اسود تھا ہمارے پاس نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث  
ہوئے تھے اور نہ ہم پر ابھی قرآن نازل ہوا تھا اس نے مجھے ایک دن کہا اے  
حنظل! میرے قریب ہو جا، میں تمہیں گھنٹیا لوگوں سے محفوظ کرنا چاہتا ہوں  
میں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں اور تم مجھ سے باتیں کرو۔ جتنے بھی شہر  
آباد ہوئے اور جتنے بھی علاقے تعمیر ہوئے ان میں ہر ایک شخص پسند کرتا ہے  
کہ وہ میری شان و شوکت میں ہو لیکن خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میں  
ایک پانچ حبشی غلام کا غلام ہوتا اور روز قیامت کے عذاب سے محفوظ رہتا۔

### حضرت عائشہؓ کی خواہش کہ میں نسیاً منسیاً ہو جاتی

(٢٥) - حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ حضرت عروہ بن زبیر بن عوام  
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:  
باليقنى اذا متُّ كنتُ نسيّاً منسياً! (٢٥)

(٢٤) المتمنين لابی بكر عبد الله بن محمد بن ابى الدنيا۔ (رقم ٢٤)

(٢٥) الزهد للإمام احمد ١٤٥/٢، حلية الاولياء ٤٥/٢، مصنف عبدالرزاق =

(ترجمہ) جب میں فوت ہوتی تو کاش کہ میں نسیا منسیا ہو جاتی۔

### کاش کہ میں درخت ہوتی

(۲۶)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

یا لیتنی کنٹ شجرة! (۲۶)

(ترجمہ) کاش کہ میں درخت ہوتی۔

### کاش میں گیلی لکڑی ہوتی

(۲۷)۔ حضرت عبداللہ بن عمیر بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

= ۳۰۷/۱۱ رقم ۲۰۶۱۵، الطبقات الكبرى ۷۳/۸ - ۷۴، ۷۴ - ۷۵، کتاب  
المحتضرين ص ۱۶۰ رقم ۲۱۷، شعب الايمان ۴۸۶/۱ رقم ۷۹۱ وفسر  
عبدالرزاق والبيهقي وابو نعيم "نسباً" هنا بانه الحيضة۔ وقال في القاموس  
المحيط: النسي - بالكسر والفتح - ما نسي، وما تلقيه المرأة من جرق اعتلالها۔  
وكذا فسره في حلية الاولياء۔ ورواه البخاري في صحيحه، كتاب تفسير القرآن،  
سورة النور، باب اذ تلقونه بالسنتكم ۱۰/۶، ووكيع في الزهد ۱/۳۹۴ رقم  
۱۶۰، وهناد في الزهد ۱/۵۴۱ رقم ۴۶۲، وابن ابي شيبة في المصنف  
۳۵۹/۱۳۔ وانظر الفقرتين (۳۰) و (۹۶)۔

(۲۶) ورد قولها رضي الله عنها: "وددت اني شجرة اعضاء، وددت اني لم  
اخلق" في الزهد لابن حنبل ۱۴۶/۲، و"يا ليتها شجرة تسبح وتفضي ما عليها  
وانها لم تخلق" في مصنف ابن ابي شيبة ۳۵۹/۱۳ رقم ۱۶۵۸۵، وكذا، وكما  
ورد في المتن: الطبقات الكبرى لابن سعد ۷۴/۸۔ وانظر الفقرة التالية، والفقرتين  
(۶۳) و (۱۴۱)

يا ليتنى كنت عصاً رطباً. (۲۷)  
(ترجمہ) کاش کہ میں ایک گیلی لکڑی ہوتی۔

### عبدالعزیز بن مروان کی خواہشات

(۲۸)۔ حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں:

رایثُ عبد العزیز بن مروان حین حضرهُ الموتُ وهو  
يقول: الا ليتنى لم اُكُ شيئاً مذکوراً، الا ليتنى كهذا الماء  
الجاری، او كنايةً من الارض، او كراعى ثلّة في طرف الحجاز  
من بنى نصر بن معاوية، او من بنى سعد بن بكر! (۲۸)  
(ترجمہ) میں نے حضرت عبدالعزیز بن مروان کو ان کی وفات کے  
وقت دیکھا وہ فرما رہے تھے کاش کہ میں کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتا کاش کہ میں  
اس بہنے والے پانی کی طرح ہوتا یا زمین سے پھوٹنے والے چشمے کی طرح  
ہوتا یا بنی نصر بن معاویہ یا بنی سعد بن بکر کے حجاز کے علاقہ کا بکریوں کا چرواہا  
ہوتا۔

(۲۷) هذا قريب مما ورد في الفقرة (۱۲۱) فينظر تخريجها هناك، وتنظر

الفقرتان (۲۶) و (۶۳)۔

(۲۸) مختصر تاريخ دمشق ۱۵/ ۱۰۶، سير اعلام النبلاء ۴/ ۲۵۰، كتاب

المحتضرين ص ۹۷ رقم ۱۱۰۔ وبنو نصر بطن من هوازن من العدنانية، وهم بنو

نصر بن معاوية بن بكر بن هوازن، وبنو سعد بطن من بكر بن وائل من العدنانية،

وهم بنو سعد بن قيس بن ثعلبة بن عكاية بن صعيب بن علي بن بكر۔ نهاية الارب

في معرفة انساب العرب للقلقشندي ص ۲۶۲، ۳۸۴۔



## حضرت بشر بن مروان کی خواہش

(۲۹) - حضرت ابو وائل فرماتے ہیں -

لما حَضَرَ بَشْرُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ: وَاللَّهِ لَوِ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ عَبْدًا  
حَبَشِيًّا لَشَرِّ الْمَدِينَةِ مَلَكَةً، أَرَعَى عَلَيْهِمْ غَنَمَهُمْ، وَأَنِّي لَمْ أَكُنْ  
فِيهَا كُنْتُ فِيهِ.

فَقَالَ شَقِيقٌ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَهُمْ يَفْرُونَ إِلَيْنَا وَلَا نَفْرُ

إِلَيْهِمْ، أَنَّهُمْ لَيُرُونَ فِينَا عَبْرًا، وَأَنَا لَنَرِي فِيهِمْ غَيْرًا. (۲۹)

(ترجمہ) جب حضرت بشر بن مروان کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میں ایک حبشی غلام ہوتا اہل مدینہ کے بدسلوکی کرنے والے شخص کا میں اس کی بکریاں چراتا اور میں اس شان میں نہ ہوتا جس میں ہوں۔

تو حضرت شقیق (بن سلمہ) نے فرمایا سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ان (حکمرانوں) کو ایسا بنایا ہے کہ یہ ہماری طرف دوڑتے ہیں اور ہم ان کی طرف نہیں دوڑتے یہ ہم میں اپنانے کی خصلتیں دیکھتے ہیں اور ہم ان میں بگڑی ہوئی چیزیں دیکھتے ہیں۔

(۲۹) البداية والنهاية ۷/۹-۸، تاريخ دمشق ۲۵۶/۳، كتاب المحتضرين ص ۹۷ رقم ۱۱۲ - وهو يشبه قول عمر بن هبيرة عند احتضاره، كما في التعازي والمرائي ص ۱۳ - وغير الدهر: احواله واحداثه المتغيرة - يقال: لا اراني الله بك غيراً.

## حضرت عائشہؓ کی خواہش

(۳۰) - حضرت ابن ابی ملیکہؓ فرماتے ہیں مجھے حضرت ذکوانؓ نے

بیان کیا۔

ان ابن عباس دخل علی عائشة - رضی اللہ عنہم - وہی

فی الموت، فجعل یرجیہا، فقالت:

دعنی منک یا ابن عباس، فواللہ لو ددت انی کنث نسیاً

منسیاً. (۳۰)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا کی خدمت میں تشریف لے گئے جب کہ وہ وفات کے آخری لمحات میں

تھیں تو حضرت ابن عباسؓ ان کو اللہ کی رحمت سے پر امید کرنے لگے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

اے ابن عباس! مجھے اپنے سے معذور رکھو خدا کی قسم میں پسند کرتی ہوں

کہ میں نسیا منسیا ہو جاتی۔

## حضرت کعب احبارؓ کی خواہش

(۳۱) - حضرت شہر بن حوشبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب احبارؓ نے

فرمایا:

وددت انی کبش اہلی، فذبحونی، ثم طبخونی، ثم

(۳۰) الطبقات الکبری لابن سعد ۸/۷۵-۷۶، کتاب المحتضرن ص

۱۵۹-۱۶۰ رقم ۲۱۷۔ وانظر الفقرنی (۲۵) و (۹۶)۔

اکلونی! (۳۱)

(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے گھر والوں کا دنبہ ہوتا وہ مجھے ذبح کرتے پھر پکاتے پھر کھا لیتے۔

### حضرت مالک بن دینار کی خواہش

(۳۲)۔ حضرت جعفر (بن سلیمان صعبی) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار سے سنا آپ نے فرمایا:

لو كان لاحد ان يتمنى ، لتمنيْتُ انا ان يكون لي في الآخرة  
خُصٌّ من قصب، واروي من الماء، وانجو من النار. (۳۲)

(ترجمہ) اگر کسی کا تمنا کرنا صحیح ہوتا تو میں یہ تمنا کرتا کہ آخرت میں میری سرکنڈے کی کٹیا ہو اور میرے لئے پانی کی بہتا ہو اور جہنم سے نجات مل جائے۔

### حضرت مالک بن دینار کی دوسری خواہش

(۳۳)۔ حضرت مالک بن دینار نے فرمایا:

وددت ان الله اذا جمع الخلائق يوم القيامة يقول لي: يا  
مالك، فاقول: ليك، فياذن لي ان اسجد بين يديه سجدة،  
فاعرف انه قد رضى عني، فيقول: يا مالك كن اليوم تراباً! (۳۳)

(۳۱) حلیۃ الاولیاء ۵/۶۰۳۶۶/۲۰-۳۱۔

(۳۲) الزهد للامام احمد ۲/۳۰۳۔

(۳۳) الزهد للامام احمد ۲/۳۰۳۔

(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن مخلوقات کو جمع کرے تو مجھ سے فرمائے اے مالک! میں عرض کروں لبیک تو وہ مجھے اپنے سامنے ایک سجدہ کرنے کی اجازت دے دے تو میں پہچان لوں کہ وہ مجھ سے راضی ہو گیا ہے پھر وہ مجھ سے فرمائے اے مالک! اب مٹی ہو جا۔

### حضرت یزید الرقاشیؒ کی تمنا

(۳۴) - حضرت حصین بن ابی بکر الباہلیؒ نے فرمایا کہ میں نے حضرت یزید الرقاشیؒ سے سنا جب کہ ان سے ایک شخص نے عرض کیا آپ کوئی تمنا کریں تو آپؒ نے فرمایا:

سمعتُ یزیدَ الرقاشی وقال له رجل: تمنّ!

قال: یا لیتنی لم أخلق! ولیتنی اذْ خُلقتُ لم أُوقَفْ، ولیتنی

اذْ وقفتُ لم أحاسب، ولیتنی اذْ حوسبتُ لم أناقش! (۳۴)

(ترجمہ) کاش کہ میں پیدا نہ کیا جاتا کاش کہ جب میں پیدا کر دیا گیا تو میں حساب کے لیے پیش نہ کیا جاتا اور اگر پیش کر دیا گیا تو کاش کہ مجھ سے حساب نہ لیا جاتا اور اگر حساب کیا گیا تو کاش کہ حساب میں مناقشہ نہ کیا جاتا۔

(فائدہ) مناقشہ کا معنی تم نے یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا؟ جس سے اس طرح کا حساب ہو گا وہ ہلاک ہو گا۔

(۳۵) - قریش کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ

حضرت یزید قاشی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

يا ليتنا لم نخلق، ويا ليتنا ان حوسبنا لم نُعذب، ويا ليتنا ان  
عُذِّبنا لم نُخلد. (۳۵)

(ترجمہ) کاش کہ ہم پیدا نہ کئے جاتے کاش کہ اگر ہمارا حساب ہوتا تو ہم  
عذاب نہ دیئے جاتے کاش کہ اگر ہم عذاب دیئے جاتے تو ہمیشہ کا عذاب نہ  
دیئے جاتے۔

### حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی آرزو

(۳۶)۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا:

يا ليتنى كنت لينةً من هذا اللين، لا على ولا لى! (۳۶)  
(ترجمہ) کاش کہ میں ان اینٹوں میں سے ایک اینٹ ہوتا نہ میرے ذمہ  
کوئی گناہ ہوتا اور نہ میرے لئے کوئی اجر۔

### حضرت ہرم بن حیان کی خواہش

(۳۷)۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔

خَرَجَ هَرْمُ بْنُ حَيَّانٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ يَرِيدَانِ الْحِجَازَ ،  
فَبَيْنَمَا هُمَا يَسِيرَانِ عَلَى رَاحِلَتَيْهِمَا إِذْ مَرَّ عَلَى مَكَانٍ فِيهِ كَلْبٌ  
خَلِيٌّ وَنَصِيٌّ ، فَجَعَلَتْ رَاحِلَتَاهُمَا تَخَالَجَانِ ذَلِكَ الشَّجَرِ ،

(۳۵) المتمنين لابی بكر عبد الله بن محمد بن ابى الدنيا۔ (رقم ۳۵)

(۳۶) وورد قوله رضى الله عنه: والله لو ددت انى هذه السارية۔ سبع

لايمان ۳۸۸/۷ رقم ۱۰۶۹۶۔

فقال هرم بن حيان: يا ابن عامر، ايسرُك انك شجرة من هذه الشجر اكلتكَ هذه الراحلة، فقدفتك بعراً، فاتخذت جلة؟

قال: لا والله، لما ارجو من رحمة الله تعالى احب الي من ذلك.

فقال هرم بن حيان: لكني والله وددت اني شجرة من هذه الشجر، اكلتني هذه الناقة فقدفتني بعراً فاتخذت جلة ولم اكايد الحساب يوم القيامة: اما الى جنة واما الى نار، ويحك يا ابن عامر! اني اخاف الداهية الكبرى.

قال الحسن: كان والله أفقههما وأعلمهما بالله عز وجل. (٣٤)

(ترجمہ) حضرت هرم بن حیان اور حضرت عبداللہ بن عامر حجاز کے سفر کے لئے نکلے اسی حالت میں کہ وہ اپنی سواریوں پر سفر کر رہے تھے کہ ان کا گزر ایسے سبزہ کے پاس سے ہوا جو خوب سرسبز اور لہلہا رہا تھا تو ان کی سواریاں اس کے چرنے کے لئے زور لگانے لگیں تو حضرت هرم بن حیان نے فرمایا اے ابن عامر! کیا آپ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ آپ ان درختوں میں سے ایک درخت ہوتے آپ کو یہ سواری کھاتی اور میٹگنی کی شکل میں پھینک دیتی اور آپ گوبر اور لید ہو جاتے فرمایا نہیں اللہ کی قسم میں اللہ کی رحمت سے اس سے بہتر کی امید رکھتا ہوں۔

تو حضرت هرم بن حیان نے فرمایا لیکن میں اللہ کی قسم پسند کرتا ہوں کہ

میں ان درختوں میں سے کوئی درخت ہوتا مجھے یہ اونٹنی کھاتی پھر مجھے لید کی شکل میں پھینکتی اور مجھے گوبر اور لید بنا دیا جاتا اور قیامت کے حساب کی سختیاں نہ جھیلتا نہ جنت کی طرف نہ دوزخ کی طرف، اے ابن عامر، تو تباہ ہو میں تو بڑی مصیبت سے ڈرتا ہوں۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا خدا کی قسم یہ (ہرم بن حیان) ان دونوں سے زیادہ سمجھدار اور اللہ کو زیادہ جاننے والے تھے۔

### حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کی آرزو

(۳۸) - حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہؓ شام کے گورنر تھے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا:

کان ابو عبیدة امیراً علی الشام، فخطب الناس فقال:

یا ایہا الناس، انی امرؤ من قریش، واللہ ما منکم احمر ولا اسود یفضلنی بتقی الا وددت انی فی مسلاخہ. (۳۸)

(ترجمہ) اے لوگو! میں قریش کا ایک آدمی ہوں خدا کی قسم تم میں سے کوئی سرخ اور کالا جو بھی مجھ سے تقویٰ کے اعتبار سے فضیلت رکھتا ہے میں اس کی پوشش اور حلیہ اور شکل میں آنے کو پسند کرتا ہوں۔

(۳۸) الزهد للامام احمد ۱/۲، ۱۴۱، حلیۃ الاولیاء ۱/۱، ۱۰۱۔

والمسلاخ: الجلد، یقال فی المدح: هو ملک فی مسلاخ انسان۔

## حضرت عمرؓ کی خواہش

(۳۹)۔ حضرت ابن ابی نجیحؓ فرماتے ہیں۔

قال عمرُ لجسائه: تمنوا.

فتمنى واحداً منهم شيئاً، فقال عمر: اتمنى بيتاً مملوءاً  
رجالاً مثل ابى عبيدة! (۳۹)

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس میں شریک لوگوں سے فرمایا کوئی تمنا کرو تو ہر ایک نے کوئی نہ کوئی تمنا کی حضرت عمرؓ نے فرمایا میری تمنا یہ ہے کہ ایک گھر ابو عبیدہ بن جراح جیسے مردوں سے بھرا ہوا مل جائے۔

## موت جبری سلامتی ہے

(۴۰)۔ حضرت اُمی الصیرفیؓ نے فرمایا:

قالوا: ما الموت الا سلامٌ جبراً. (۴۰)

قال: ذلك الذي اردت!

(ترجمہ) یہ بات معروف تھی کہ موت جبری سلامتی ہے آپ نے فرمایا

(۳۹) حلیۃ الاولیاء ۱/۲۱۰، وفيه انه رضى الله عنه لما قال لاصحابه: تمنوا، قال رجل: اتمنى لو ان لى هذه الدار مملوءة ذهباً انفقته فى سبيل الله - ثم قال: تمنوا، فقال رجل: اتمنى لو انها مملوءة لؤلؤاً و زبرجداً و جوهرأ انفقته فى سبيل الله و اتصدق - ثم قال: تمنوا، فقالوا: ماندرى با امير المؤمنين - فقال عمر: اتمنى لو ان هذه الدار مملوءة رجالاً مثل ابى عبيدة بن الجراح!  
ويأتى الخبر برواية اخرى فى الفقرة (۱۵۴)۔

(۴۰) المتمين لابی بكر ابن ابى الدنيا۔ (رقم ۴۰)



کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

(فائدہ) یعنی مرنے کے بعد لوگ عموماً زندہ ہونے کا خیال نہیں کرتے جب کہ موت ان کو زبردستی سے بقاء کی زندگی کی طرف منتقل کر دیتی ہے، کافروں کے لئے موت کا جبری سلامتی کی طرف لے جانا تو ہر آدمی کی سمجھ میں آتا ہے مومنین کے لیے جبری سلامتی کا معنی یہ ہے جو آخرت کے خوف سے مرنے کے بعد نسیا منسیا ہونا چاہتے ہیں ان کو بھی موت کے بعد فنا نصیب نہیں ہوتی۔

### حضرت ابو بکر کی آرزو

(۴۱- حدیث) حضرت عمر بن عبد اللہ جو حضرت غفرہ کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں۔

ان ابا بکر الصديق - رضى الله عنه - راى طيراً يطيرُ ويقعُ على شجرةٍ فقال: يا طيرُ ما انعمك، لا حسابَ عليك ولا عذاب، يا ليتنى مثلك! (۴۱)

(ترجمہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پرندے کو اڑتے ہوئے اور درخت پر بیٹھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے پرندے تو کتنا آسودہ حال ہے نہ تجھ پر حساب ہے نہ عذاب کا ش کہ میں تیری طرح ہوتا۔

(۴۱) شعب الایمان ۴۸۵/۱ رقم ۷۸۸، وانظر الفقرات (۹) و (۹۲)

و (۱۱۶) و باتی مکر رافی الفقرة (۱۲۵)۔

## ایک صحابی کی تمنا

(۴۲- حدیث) - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 ”من جاء برأسٍ فليتمنَّ على الله ما شاء!“  
 فجاء رجلان برأسٍ، فتنازعا فيه، فقضى به رسولُ الله ﷺ  
 لاحدهما وقال:

”تمنَّ على الله ما شئت“

قال: اتمنى سيفاً صارماً، وجنَّةً حصينة، فاقتل في سبيلِ الله حتى أُقتل! (۴۲)  
 (ترجمہ) جو شخص (دشمن یعنی کافر کا) سر لائے گا وہ جس چیز کی چاہے اللہ تعالیٰ پر تمنا کرے۔

تو دو آدمی ایک دشمن کا سر لے آئے اور اس کے متعلق جھگڑنے لگے (یعنی ہر ایک یہ کہتا تھا کہ دشمن کا سر میں لایا ہوں میں اللہ کے سامنے تمنا کروں گا) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کے بارے میں فیصلہ کیا اور فرمایا:  
 تم جو چاہو اللہ کے سامنے تمنا کرو۔

(۴۲) رواہ ابو داود فی المراسیل ص ۲۳۰ رقم ۲۹۶، والبیہقی فی السنن الکبریٰ ۱۳۳/۹ بسندہ الی ابی داود فی مراسیلہ، وابن ابی شیبہ فی المصنف ۵۱۴/۱۲ رقم ۱۵۴۵۹، کلہم بسند غیر ہذا، بید ان الراوی واحد۔ وقال الحافظ البیہقی فی آخرہ: فهذا حدیث منقطع، وفيه - ان ثبت - تحريض على قتل العدو، وليس فيه نقل الرأس من بلاد الشرك الى بلاد الاسلام۔

اس نے کہا میں کاٹنے والی تلوار اور حفاظت کرنے والی ڈھال کی تمنا کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا رہوں حتیٰ کہ شہید ہو جاؤں۔

### حضرت مالک بن دینارؓ کی خواہش

(۴۳)۔ حضرت مالک بن دینارؓ نے فرمایا:

لو كان الرماد يدخل حلقى لا كلته! (۴۳)

(ترجمہ) کاش کہ راکھ میرے حلق میں داخل ہوتی تو میں اس کو کھا لیتا۔

(فائدہ) اس سے آپ کی مراد خواہش طعام کی ہے۔

### حجاج بن یوسف کی خواہش

(۴۴)۔ حضرت مبارک بن فضالہؓ فرماتے ہیں۔

خطب الحجاج بن يوسف فقال:

اما بعد، فان الله قد كفانا مؤنة الدنيا، و امرنا بطلب الآخرة،

فليت الله كفانا مؤنة الآخرة و امرنا بطلب الدنيا.

فقال الحسن: ضالة مؤمن عند فاسق؛ فلنأخذها! (۴۴)

(ترجمہ) حجاج بن یوسف نے خطبہ دیا اور کہا حمد و صلوة کے بعد! اللہ

تعالیٰ نے ہماری دنیا کی محنت میں کفایت کی ہے اور ہمیں طلب آخرت کا حکم

دیا ہے کاش کہ اللہ تعالیٰ ہماری آخرت کی محنت کی کفایت کرتا اور طلب دنیا کا

حکم دے دیتا۔

(۴۳) کتاب الجوع ص ۵۵ رقم ۴۴۔ ويعنى التقليل من شهوة الطعام۔

(۴۴) المتمنين لابی بكر عبد الله بن محمد بن ابى الدنيا۔ (رقم ۴۴)

تو حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا مومن کی گم شدہ بات فاسق کی زبان پر آئی ہے۔ ہمیں اس کو لینا چاہیے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا بندہ کی دنیاوی ضروریات کا کفیل ہونا اور طلبِ آخرت کا ہمیں حکم دینا اس لئے ہے کہ جو لوگ دنیا میں آخرت کی طلب کے لیے جتنا محنت کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو اتنا ہی دیں گے جس کی عبادت زیادہ ہوگی اس کے درجات بلند ہوں گے جس کی عبادت کم ہوگی اس کے درجات کم ہوں گے ہاں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی کسی کو بغیر عبادت کی کثرت کے کثرت سے عبادت کرنے والوں کے ساتھ ملا دے تو کچھ بعید نہیں ہے۔ اگر حجاج بن یوسف کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ آخرت ہر ایک کو بغیر عبادت کی محنت کے دیتا تو جنتیوں کے درجات میں عموماً برابری ہوتی۔ عبادت کی کثرت اور محنت اور اللہ کی راہ میں جان بازی اور قربانیوں کی جزا اور انعام کے اعتبار سے کچھ خاص قدر نہ ہوتی بلکہ مسلمان اللہ کی عبادت میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں ست پڑ جاتے اور اس سستی کی وجہ سے آہستہ آہستہ گناہوں میں گرتے گرتے شاید کفر اور اعمال کفر تک جا پہنچتے جو کہ مذموم ہے۔

حضرت حسن بصریؒ کا حجاج کی اس بات کو مومن کی متاع گم شدہ کہنا اس اعتبار سے ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت اپنے فضل سے بغیر ہماری عبادت پر اجر و ثواب میں فرق کرنے کے دے دیتا کیونکہ آخرت کا معاملہ خصوصاً اسکے فضل پر محیط ہے اور دنیا تو ہے ہی بے کار چیز اس کو ہم اپنی محنت سے حاصل کرتے۔ واللہ اعلم۔

عبد الملک بن مروان مصعب بن زبیر اور  
سعید بن مسیب کی تمنا تھیں

(۴۵)۔ حضرت محمد بن اسحاق بن یسار صاحب سیرت و مغازی فرماتے

ہیں:

تمنی عبد الملک بن مروان الخلافة، وتمنی مصعب بن  
الزبیر سُکینة بنت الحسين وعائشة بنت طلحة، وتمنی  
سعید بن المسیب الجنة!

فقال سعید بن المسیب: اصابا امنیتو ماء، وانا ارجو ان

أعطي الجنة. (۴۵)

(ترجمہ) عبد الملک بن مروان نے خلافت کی تمنا کی اور حضرت مصعب

بن عمیر نے حضرت حسینؑ کی صاحبزادی سکینہ اور حضرت طلحہ بن عبد اللہؓ کی  
صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی تمنا کی اور حضرت سعید  
بن المسیب نے جنت کی طلب کی۔

حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ ان دونوں کو تو ان کی خواہشیں

مل گئیں اور مجھے امید ہے کہ مجھے بھی جنت ملے گی۔

(فائدہ) ان تینوں حضرات نے کعبہ شریف میں مطاف میں یہ دعائیں

کی تھیں۔ چنانچہ عبد الملک بن مروان، مروان بن حکم کے بعد خلیفہ ہوا، حجاج

بن یوسف کو اسی نے گورنر بنایا تھا، عبد الملک بن مروان خود بہت بڑا عالم اور

فقہ بھی تھا۔

اور حضرت مصعب بن عمیر یہ حضرت زبیر بن عوام کے صاحبزادہ تھے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی ملک حجاز اور ملک عراق میں مضبوطی کے لئے بڑی محنت کی اے ۱۰ھ میں شہید ہوئے۔

انہوں نے حضرت سکیبہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا یہ خاتون اپنے وقت کی عورتوں کی سردار تھیں، اور حسن و اخلاق میں سب سے بڑھ کر تھیں۔ مدینہ طیبہ میں ۱۰ھ میں انتقال ہوا تھا۔ حضرت مصعب بن زبیر کی شہادت کے بعد ان سے کئی حضرات کا نکاح ہوا تھا۔

اور عائشہ بنت طلحہ عشرہ مبشرہ میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت عائشہ کی والدہ کا نام ام کلثوم تھا، جو کہ حضرت ابو بکر صدیق کی صاحبزادی تھیں ان کا نکاح ان کے خالو حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کے بیٹے عبداللہ کے ساتھ ہوا تھا جب یہ فوت ہوئے تو یہ حضرت مصعب بن زبیر کے نکاح میں آئیں۔ انہوں نے ایک لاکھ دینار مہر ادا کیا تھا جب یہ شہید کئے گئے تو حضرت عائشہ کا نکاح عمر بن عبید اللہ بن معمر تمیمی سے ہوا تھا یہ قریش کی حسین ترین عورتوں میں سے تھیں ۱۰ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت سعید بن المسیب مدینہ کے فقیہ تھے اکابر تابعین میں ان کا شمار ہے تجارت پیشہ تھے، امام علی بن المدینی فرماتے ہیں تابعین میں ان سے زیادہ کسی کو وسیع العلم نہیں جانتا، میرے نزدیک سب سے بڑے تابعی بھی ہیں ۹۴ھ میں انتقال ہوا۔

## حضرت عمرو بن عاصؓ کی خواہش

(۴۶)۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔

لَمَّا حَضَرْتُ عَمْرُوَ بْنَ الْعَاصِ الْوَفَاةَ، نَظَرَ إِلَى صِنَادِيْقٍ، ثُمَّ قَالَ لَبْنِيَه: مَنْ يَأْخُذْهَا مِنِّي بِمَا فِيهَا؟ يَا لَيْتَهُ كَانَ بَعْرًا!  
ثُمَّ أَمَرَ بِالْحَرَسِ فَحَاطُوا بِقَصْرِهِ، قَالَ بَنُوهُ: مَا هَذَا؟  
قَالَ: مَا تَرَوْنَ؟ هَذَا يُغْنِي عَنِّي شَيْئًا؟ (۴۶)

(ترجمہ) جب حضرت عمرو بن عاصؓ کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے صندوقوں کی طرف دیکھا، پھر اپنی اولاد سے فرمایا ان صندوقوں کو ان کے مال سمیت مجھ سے کون لے گا؟ کاش کہ یہ لید ہوتے، پھر محافظوں کو حکم دیا تو انہوں نے ان کے محل کو گھیرے میں لے لیا تو ان کے صاحبزادوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟

فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ کچھ میرے کام آسکے گا؟

## سلیمان بن ابراہیم تیمیؒ کی خواہش

(۴۷)۔ حضرت سلیمان بن ابراہیم تیمیؒ حمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

أَنِي لَوْ دِدْتُ أَنْ كُلَّ لُقْمَةٍ أَكَلَهَا فِي فَمِ ابْغَضِ النَّاسِ

إِلَى! (۴۷)

(۴۶) کتاب المحتضرين ص ۹۴ رقم ۱۰۶، وورد اطول منه في الطبقات

لابن سعد ۲۵۹/۴، والفقرة الاولى منه في احياء علوم الدين ۶۹۷/۴۔

(۴۷) المتمنين لابی بكر عبد الله بن محمد بن ابى الدنيا۔ (رقم ۴۷)

(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ ہر لقمہ جس کو میں اپنے منہ میں رکھ کر کھاتا ہوں یہ سب لوگوں سے مجھے زیادہ مغفوض ہے۔

(فائدہ) کیونکہ اس سے خواہش نفسانی پوری ہوتی ہے، اور کھانے کے وقت میں آدمی عبادت کے شغل سے محروم رہتا ہے اس لئے حضرت سلیمان تمیمی نے ایسا فرمایا۔

(۴۸)۔ حضرت حضرت بکر بن حنیس العابد فرماتے ہیں۔

كان عابداً من اهل الشام قد حمل على نفسه لى العبادة،  
فقال له امه: يا بنى، عملت ما لم يعمل الناس، اما تريد ان  
تجمع؟

فاجبل يرد عليها وهو يبكى: ليتك كنتى هى عقيماً! ان  
لبنيك فى القبر حساً طويلاً! (۴۸)

(ترجمہ) شامیوں میں ایک عابد تھا اس نے اپنے اوپر عبادت کا بہت بوجھ ڈالا تو اس کی والدہ نے اس سے فرمایا اے بیٹے! تو اتنا عمل کرتا ہے جتنا لوگ نہیں کرتے کیا تو آرام نہیں کرنا چاہتا؟ تو وہ روتے ہوئے والدہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کاش کہ تم بانجھ ہوتی مجھے نہ جنتی، تیرے اس بیٹے کو قبر میں طویل زمانہ تک قید رکھا جائے گا۔

حضرت ابو حاتم انبلی کی خواہش

(۴۹)۔ حضرت اسحق بن عباد فرماتے ہیں۔

سمع سعد بن عطار - وهو بعبادان - ضجة فى مسجد



ابی عاصم النبیل بناللیل، فقام وقال: تذهب بهذا الدرهم  
الشُّوقِ فعلقیه فی هذه الدراهم الجیاد، فلعلاً انساناً يتجاوزُ  
به. (۴۹)

(ترجمہ) حضرت سعد بن عطارؓ ”عبادان“ میں تھے ان سے حضرت  
ابو عاصمؓ کی مسجد میں رات کے وقت چیخ و پکار سنی گئی انہوں نے کھڑے  
ہو کر اسے متعلق یہ خواہش ظاہر کی کہ یہ کھونا سکھ لے جا کر درست سکوں میں  
ذوال و... کہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگزر کر لے۔

### حضرت علیؓ کی خواہش

(۵۸) حضرت مجالد بن سعیدؓ فرماتے ہیں۔  
ان علیاً رضی اللہ عنہ - قال یوم الجمل: لیتنی متُّ قبل  
فطنا اللوم بکذا وکذا. (۵۰)  
(ترجمہ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا  
کاش میں اس دن کو دیکھنے سے اتنا اور اتنا عرصہ پہلے مر چکا ہوتا۔

### عبداللہ بن عبدالمطلبؓ کے اشعار

(۵۹) حضرت مصعب بن عبد اللہ (بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ  
بن زبیرؓ) جو کہ ۵۲۳ھ میں فوت ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے  
والد سے سنا کہ وہ عبداللہ بن عبدالمطلبؓ کے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

(۴۹) صفة الصفوة ۴/۵۸، وآخره فیہ: لعلَّ اللہ عزوجل يتجاوز به.

(۵۰) منظر الفقرة (۹۸)۔

فيا ليتنى لاقيتُ في الرَّحِمِ الرَّدى  
 ولم تبتدرنى بالأكفِ القوابلُ  
 ولم اسكنِ الدنيا الى مفضعاتها  
 لمسروورها تغلى بهنَّ المراجلُ  
 فكنتُ اذا لا سكرة الموت اتقى  
 ولا انا تبلىنى الضُّحى والاصائلُ  
 ولا انا بعد الموت احذر موقفاً  
 لبروغته تلقى السِّخالِ الحواملُ  
 ففكرُ على هولِ الحوادثِ ما الذى  
 رمى بك فيها انَّ حتفك عاجلُ  
 وبادر إليها ما اسطعت إنما  
 بلاغك فيها كنه ما أنت ناقلُ  
 وبادرُ بجِدِّ من جَهازك عاجلاً  
 ستخربُ يوماً منك فيها المنازلُ (٥١)

(ترجمہ)

(١) کاش کہ میں رحم میں ہی (مرکر) قبر میں چلا  
جاتا اور دائیوں کے ہاتھ مجھ تک نہ پہنچتے۔

- (۲) میں دنیا میں اس کی گھبراہٹوں کے مواقع تک نہ ٹھہرتا، اس کی خوشیاں بھی کھوپڑیوں کو کھولا دیتی ہیں۔
- (۳) اس وقت نہ تو مجھے موت کی سکرات سے بچنے کی فکر ہوتی اور نہ ہی مجھے صبح اور شام پریشانیوں میں مبتلا کرتے۔
- (۴) نہ میں موت کے بعد پیشی سے ڈرتا جس کی گھبراہٹ حاملہ جانوروں کے کچے بچے بھی گرا دے گی۔
- (۵) اور حادثات کی ہولناکیوں میں غور و فکر کر جو تجھے اپنی لپیٹ میں لینے والے ہیں تجھے موت بھی جلدی پہنچنے والی ہے۔

(۶) اور جتنا تیری ہمت میں ہوا ان حوادث سے بچاؤ کی تیاری کر لے، تیرا ان مصیبتوں میں گھرنا حقیقت ہے تو ان سے بچ نہیں سکے گا۔

(۷) اچھی طرح سے فوراً تیاری میں محنت کر، ایک دن تیرے یہ گھر تیرے نہ ہونے سے ویران ہو جائیں گے۔

### حضرت ابو میسرہ کی خواہش

(۵۲) - حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو میسرہ سے سنا۔

لَيْتَ اُمِّي لَمْ تَلِدْنِي!

فَتَقُولُ لَهُ امْرَاةُ: يَا اَبَا مَيْسِرَةَ، اَلَيْسَ قَدْ اَحْسَنَ اللهُ اِلَيْكَ

؟ هَدَاكَ لِلْاِسْلَامِ، وَعَلَّمَكَ الْقُرْآنَ؟ قَالَ بَلَى، وَلَكِنْ اُخْبِرْنَا

انا واردون النار، ولم نُخَبِّرْ انا صادرون عنها! (۵۲)

(ترجمہ) کاش کہ میری والدہ مجھے نہ جنتی۔

تو ان کو ان کی زوجہ نے کہا اے ابو میسرہ! کیا اللہ نے آپ کے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا؟ آپ کو اسلام کی ہدایت کی اور قرآن کی تعلیم دی۔

انہوں نے فرمایا کیوں نہیں لیکن ہمیں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ہمیں اس کی خبر دی گئی ہے کہ ہم جہنم میں وارد ہوں گے اور ہمیں اس کی خبر نہیں دی گئی کہ ہم اس سے نکلیں گے بھی یا نہیں۔

(فائدہ) حضرت ابو میسرہ کا اس بات میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا** [سورۃ مریم: ۷۱]۔

(ترجمہ) اور تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اس پر سے گزر نہ ہو یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو (ضرور) پورا ہو کر رہے گا۔ اس لئے معلوم نہیں کہ ہم جہنم سے نکلیں گے یا نہیں نکلیں گے۔ حضرت ابو میسرہ نے یہ بات خوف کی حالت میں کہی ہے جب کہ احادیث میں آیا ہے کہ بعض مومن جہنم کی پل صراط سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گزر جائیں گے بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح بعض اس سے کم۔

(۵۳)۔ حضرت ابو سعد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو میسرہ ہمدانی

سے سنا۔

(۵۲) یعنی قوله تعالى: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا

مَقْضِيًّا﴾ سورة مریم، الآية ۷۱۔

والخبر فی حلیۃ الاولیاء ۴/ ۱۴۱، والزهد لابن المبارک ص ۱۰۵ رقم

لیت ایمی لم تلدنی! اُخْبِرْتُ انی وارِدُ النارِ، ولم أُخْبِرْ انی  
صادرَ عنها. (۵۳)

(ترجمہ) کاش کہ میری والدہ مجھے نہ جنتی مجھے یہ تو معلوم ہے کہ میں جہنم  
میں داخل کیا جاؤں گا یہ نہیں بتایا کہ میں اس سے نکلوں گا بھی یا نہیں۔

### نافع بن ابی عامر کی خواہش

(۵۳)۔ حضرت عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں

انه دخلَ علي نافع بن ابی علقمة الكناني - وهو اميرُ علي  
مكة - يعودُه ، فرآه ثقیلاً ، فقال له : اتقِ اللهَ واكثرِ ذِكْرَه .

فولّى بوجهه الى الجدار ، فلبث ساعة ، ثم اقبلَ عليّ فقال :  
يا خالد ، ما أنكرُ ما تقول ، ولوددتُ انی كنتُ عبداً مملوكاً  
لبني فلان من بني كنانة - اشقى اهلِ بيتٍ من كنانة - وانی لم  
أل من هذا العملِ شيئاً قط! (۵۳)

(ترجمہ) کہ وہ حضرت نافع بن ابی علقمہ کنانی کے پاس عیادت کے لئے  
تشریف لے گئے جب کہ وہ مکہ کے گورنر تھے ان کو انتہائی بیمار دیکھا تو ان  
سے کہا اللہ سے ڈرو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو۔ تو انہوں نے اپنا رخ دیوار  
کی طرف کر لیا اور کچھ دیر اسی حالت میں رہے پھر میری طرف متوجہ ہو کر

(۵۳) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۵۳)

(۵۴) کتاب المحتضرین ص ۲۳۱ رقم ۳۴۴، ویرد باطول من هذا فی

الفقرة (۱۴۷)۔ وورد قوله فی التعازی والمرائی (ص ۲۳۰): لیت القرابة التي

كانت بيني وبين مروان كانت بيني وبين رجل من الزنج ولم ادخل في شيء من

هذا الامر۔

فرمایا اے خالد! جو آپ نے کہا مجھے اس سے کوئی انکار نہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میں بنو کنانہ کے فلاں آدمی کا غلام ہوتا اور کنانہ کے گھرانہ سے زیادہ تکلیف اٹھاتا لیکن مجھ پر اس ذمہ داری کا کبھی بوجھ نہ ڈالا جاتا۔

### جنید بن عبدالرحمنؓ کی آرزو

(۵۵) - حضرت ضمیرہ بن ربیعہؓ فرماتے ہیں۔

جاء موذن الجنید بن عبدالرحمن الیہ فی مرضہ الذی مات فیہ ، فسلم علیہ بالامرۃ ، فقال : یا لیتھا لم تقل لنا! (۵۵)  
(ترجمہ) کہ جنید بن عبدالرحمنؓ کا موزن ان کے پاس اس بیماری کے دنوں میں آیا جس میں وہ فوت ہوئے تھے اس نے ان کے لیے سربراہی کے طویل ہونے کی دعا کی تو انہوں نے فرمایا کاش کہ یہ بوجھ ہم پر نہ ڈالا جاتا۔  
(فائدہ) یہ جنید بن عبدالرحمنؓ خراسان کے والی تھے بہت بڑے بہادر تھے ان کو خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے خراسان کا والی بنایا تھا۔

### حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تمنائیں

(۵۶) - حضرت محمد بن اسحاقؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے غم میں روتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

قال ابو بکر الصدیق - رضی اللہ عنہ - یبکی رسول اللہ ﷺ

أُعْيِشُ وَيَحْكِبُ أَنْ حَبِي قَدْ ثَوَى  
فَابُوكِ مَهْيُوضُ الْجَنَاحِ كَسِيرُ

يَالَيْتَنِي مِنْ قَبْلِ مَهْلِكِ صَاحِبِي  
غُيِّبْتُ فِي جَدِّثِ عَلِيٍّ صَخُورُ

فَلْتَحْدِثْنِي بِدَائِعٍ مِنْ بَعْدِهِ  
تَغْلِي لِهِنَّ جَوَانِحُ وَصُدُورُ

وقال ابو بكر ايضا رضى الله عنه:

نَاوَيْتَنِي هَمُومٌ جَمَّةٌ طَرَقَتْ  
مِثْلُ الصَّخُورِ قَدَامَسَتْ هَدَّتِ الْجَسَدَا

لَيْتَ الْقِيَامَةَ قَامَتْ عِنْدَ مَهْلِكِهِ  
فَلَا نَرَى بَعْدَهُ مَالًا وَلَا وِلْدَا

وَاللَّهِ آسَى عَلِيٍّ شَيْءٌ لِمَهْلِكَةٍ  
بَعْدَ الرَّسُولِ قَدْ أَمْسَا مَيْتًا فَقَدَا

كَانَ الْمُصَفَّى مِنَ الْآفَاتِ قَدْ عَلِمُوا  
أَوْفَى الْعَفَافِ وَلَمْ تَعْدُلْ بِهِ أَحَدَا

قال: وقال عمر بن الخطاب - رضى الله عنه - يبكى

رسول الله ﷺ، وحرزن عليه حزنا شديداً. حتى كان يُقال:

لقد حدثت نفسه:

لیت السماء ففطرت أكسائها  
 وتناثر متها نجوم تطمع  
 لَمَا رايث الناس هذ جميعهم  
 صوت ينادى بالنعي المُسمع  
 وسمعت صوتاً قبل ذلك هذني  
 عباس ينعاه و صوت منقطع  
 والناس حول نبيهم يندعونه  
 ييكون أعيُنهم بماء تدمع  
 فليكه اهل المدينة كلهم  
 والمسلمون بكل ارض تجزع (٥٦)

(ترجمہ)

حضرت ابو بکر نے حضور ﷺ پر روتے ہوئے حضرت عائشہؓ کو مخاطب  
 کر کے یہ شعر کہے:

(۱) اے عائشہ تو تباہ ہو میرا دوست (آخرت کے گھر  
 میں) منتقل ہو چکا ہے، تیرے باپ کا بازو ٹوٹ کر ریزہ  
 ریزہ ہو چکا ہے۔

(۲) کاش کہ میرے دوست کی وفات سے پہلے میں



قبر میں ہوتا اور مجھ پر پتھر ڈال دیئے گئے ہوتے۔

(۳) اس کے بعد نئی چیزیں پیدا ہوئیں جن کی وجہ سے پہلو اور سینے کھول اٹھتے

اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر بھی ارشاد فرمائے۔

(۱) مجھے چٹانوں کی مثل بہت سے غموں نے گھیر لیا ہے جن میں بدن گر چکا ہے۔

(۲) کاش کہ آپ کی وفات کے وقت قیامت قائم ہو جاتی تاکہ ہم آپ کے بعد نہ مال کا منہ دیکھتے نہ اولاد کا۔

(۳) خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس چیز پر افسوس کریں جب کہ آپ وفات پا کر ہم سے رخصت ہو گئے۔

(۴) آپ آفات سے مصفی تھے، سب کو پاک دامن ذات کا علم تھا، آپ کے برابر کوئی نہیں ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب روئے

اور بہت غم کھایا حتیٰ کہ ان کے متعلق مشہور ہو گیا کہ انہوں نے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر کہے:

(ترجمہ)

(۱) کاش کہ آسمان کے کنارے پھٹ جاتے

اور اس سے چمکنے والے ستارے جھڑ جاتے۔

(۲) جب میں نے لوگوں کو دیکھا تو سب کی آواز

- آپ کی تکلیف دہ وفات پر بلند ہو گئی۔
- (۳) میں نے اس سے پہلے بھی ایک آواز سنی مجھے حضرت عباسؓ نے بھی رلایا ہے جس کی آواز گھبراہٹ میں ڈالنے والی تھی۔
- (۴) لوگ اپنے نبی کے ارد گرد موجود آپ کو پکار رہے تھے، انکی آنکھیں آنسو بہاتے ہوئے رو رہی تھیں۔
- (۵) اہل مدینہ بھی سب روہے تھے اور روئے زمین کے سب مسلمان بھی پریشان تھے۔

### قاضی ابن شبرمہ کی آرزو

(۵۷)۔ حضرت ابن شبرمہ فرماتے ہیں۔

يُْمْنُونِي الْاَجْرَ الْعَظِيمَ وَلِيْتَنِي

نَجْوٰثُ كَفَافًا لِّاَعْلٰى وَلَا لِاِ (۵۷)

(ترجمہ) لوگ مجھے اجر عظیم کی خوشخبری سناتے ہیں لیکن کاش کہ میں برابر برابر چھوٹ جاؤں، نہ مجھے کوئی سزا ملے اور نہ کچھ انعام۔

(فائدہ) ابن شبرمہ ابو جعفر منصور کے زمانہ میں کوفہ کے علاقہ کے قاضی تھے، تابعی بھی تھے اور فقیہ بھی، محدث بھی تھے اور شاعر بھی، اچھے اخلاق کے مالک بھی تھے اور سخی بھی ان کے اقوال میں سے یہ بھی ہے کہ میں ان لوگوں پر حیران ہوں جو بیماری کے خوف سے غذا میں احتیاط کرتے ہیں لیکن جہنم کے خوف سے گناہوں سے نہیں بچتے۔

وفات ۱۳۳ھ میں ہوئی (تہذیب الکمال: ۷۶/۱۵)۔

### ایک دانشور کی خواہش

(۵۸)۔ ایک دانشور کا قول ہے۔

مَا لَيْتُ وَمَا لَكَ ، وَالسَّبِيلُ قَدْ أَصَالَكَ !؟ (۵۸)  
(ترجمہ) میں کیا تمنا کر سکتا ہوں تیرے لئے کیا ہے، تیری زندگی کی شام  
قریب پہنچ چکی ہے۔

### محمود الوراق کے اشعار

(۵۹)۔ ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں میرے سامنے محمود الوراق نے یہ  
شعر کہے۔

والمراء مرتھن بسوف ولتني  
وهلاكه في السوف والليت

لله دزفتي تدبر امره  
فغدا وراح مبادر الفوت (۵۹)

(ترجمہ)

(۱) آدمی عنقریب اورکاش کے لفظوں میں مرتھن ہے اور عنقریب  
اورکاش میں ہی اس کی ہلاکت ہے۔

(۵۸) المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔ (رقم ۵۸)

(۵۹) فصر الامل ص ۱۴۳ رقم ۲۱۶۔

(۲) اس آدمی کی خوبی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو اپنے معاملہ کو سمجھتا ہے اور صبح شام نقصان ہونے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔  
(فائدہ) یہ محمود الوراق شاعر تھا اور عباسی زمانہ خلافت میں زہد کے اشعار کہتا تھا تیسری صدی ہجری میں فوت ہوا۔ (امداد اللہ انور)

### امام ابن سیرینؒ کی آرزو

(۶۰)۔ حضرت امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ  
ما تمنيتُ شيئاً قط!

قلنا له : و كيف ذلك؟!

قال : إذا عرض لي شيء من ذاك سألتُهُ ربي. (۶۰)  
(ترجمہ) میں نے کبھی کسی چیز کی تمنا نہیں کی۔ ہم نے آپ سے پوچھا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا جب مجھے کچھ لاحق ہوتا ہے تو وہ چیز اللہ تعالیٰ سے مانگ لیتا ہوں۔

(فائدہ) امام ابن سیرینؒ حضرت ابو ہریرہؓ اور بہت سے صحابہ کے شاگرد تھے نام محمد تھا، مورخ عجمی فرماتے ہیں میں نے محمد ابن سیرین سے زیادہ پرہیزگاری میں سمجھ دار کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ علم تعبیر کے امام تھے ۱۱۰ھ میں وفات ہوئی (العمر ۱۱۰/۱۰۳، تقریب التہذیب ۴۸۳)۔

## ٹال مٹول اور آرزو کرنے کا نقصان

(۶۱)۔ محمد بن اسحاق ثقفی فرماتے ہیں یہ بات معروف تھی کہ  
 من استعمل التسویفَ والمُنَى لم ینبعث فی العمل .  
 وکان یقال: مَنْ اقلقه الخوف ، ترک ارجو، وسوف ،  
 وعسی. (۶۱)

(ترجمہ) جو آدمی ٹال مٹول اور آرزو کو استعمال کرے گا تو وہ کبھی عمل کی  
 طرف نہیں بڑھ سکتا۔

اور یہ بھی مشہور تھا کہ جس کو خوف تڑپائے وہ امید، ٹال مٹول اور بعد میں  
 کر لوں گا والی باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

رجاء بن ابی سلمہ کا ارشاد  
 Address: Saadqia  
 Barech Abad  
 Musa Colony  
 Post Box: 271  
 Quetta  
 0300-3687200

(۶۲)۔ حضرت رجاء بن ابی سلمہ فرماتے ہیں۔

الامانی تنقص العقل! (۶۲)

(ترجمہ) آرزوئیں عقل کو ناقص کر دیتی ہیں۔

(فائدہ) حضرت رجاء بن ابی سلمہ کا نام مہران ہے، فلسطین کے رہنے  
 والے تھے حضرت رجاء بن حیوہ اور حضرت ابن شہاب زہری اور دیگر اکابر  
 کے شاگرد تھے اپنے زمانہ کے افاضل میں سے تھے حدیث میں ثقہ تھے،  
 وفات ۱۶۱ھ میں ہوئی۔ (تہذیب الکمال ۱۶۱/۹)۔

(۶۱) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۶۱)

(۶۲) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۶۲)

## حضرت عائشہؓ کی خواہش

(۶۳)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

وَاللّٰهُ لَوَدِدْتُ اَنِي كُنْتُ شَجْرَةً، وَوَاللّٰهُ لَوَدِدْتُ اَنِي كُنْتُ

مَدْرَةً، وَوَاللّٰهُ لَوَدِدْتُ اَنِ اللّٰهُ لَمْ يَخْلُقْنِي شَيْئًا. (۶۳)

(ترجمہ) خدا کی قسم کاش کہ میں ایک درخت ہوتی، خدا کی قسم کاش کہ میں ایک

ڈھیلا ہوتی، خدا کی قسم کاش کہ مجھے اللہ تعالیٰ کسی چیز کی شکل میں پیدا نہ کرتا۔

(۶۴)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لَوَدِدْتُ اَنِي كُنْتُ ثِكْلًا عَشْرَةَ كُلِّهِمْ مِثْلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَاِنِي لَمْ اَسِرْ مَسِيرَى الَّذِي سِرْتُ. (۶۴)

(ترجمہ) کاش کہ میرے دس بیٹے حضرت عبدالرحمن بن حارث بن

ہشام جیسے فوت ہو گئے ہوتے لیکن میں نے جو سفر کیا ہے وہ سفر نہ کرتی، (اس

سفر سے مراد جنگ جمل کا سفر ہے جنگ جمل کے سفر کے بعد آپ ساری عمر

اس سفر پر افسوس کرتی رہی تھیں)۔

(۶۵)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لَئِن اَكُوْنَ جَلَسْتُ عَنِ مَسِيرِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَن يَكُوْنَ لِيْ

عَشْرَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلُ وَلَدِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ! (۶۵)

(۶۳) الطبقات الكبرى لابن سعد ۷۴/۸، الزهد للإمام أحمد ۱۴۶/۲، الزهد

لوكيع ۳۹۵/۱ رقم ۱۶۱، وتنظر الفقرات (۲۶)، (۲۷)، (۱۲۱)۔

(۶۴) وينظر الخبر في الفقرة التالية وتخریجه۔

(۶۵) الطبقات الكبرى ۶/۵، تهذيب الكمال ۴۲/۱۷۔

اگر میں اپنے سفر کی بجائے بیٹھ رہتی تو یہ میرے ان دس بچوں کی نسبت سے جو حارث بن ہشام جیسے نبی کریم ﷺ سے میرے ہاں پیدا ہوتے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

(۶۶) - حضرت ابوہام فرماتے ہیں:

قلت لعیسی بن وردان - وکان یتنفّس تنفّساً منکراً.

فقلت: ما غایة شهوتک من الدنیا؟

فبکی [ثم] قال: اشتھی ان ینفرج لی عن صدری، فانظر

الی قلبی ماذا صنع القرآن فیہ وما نکا.

وکان عیسی اذا قرأ شہق حتی اقول: الآن تخرج

نفسہ! (۶۶)

میں نے حضرت عیسیٰ بن وردان سے کہا جب کہ وہ ٹھنڈا سانس لے رہے تھے، میں نے کہا دنیا میں آپ کا کیا مقصود ہے، تو آپ رو پڑے، پھر فرمایا میری خواہش ہے میرا سینہ کھولا جائے، اور میں اپنے دل کی طرف دیکھوں قرآن نے اس میں کیا اثر چھوڑا ہے، اور کیا اس نے زخم لگائے ہیں، حضرت عیسیٰ بن وردان جب قرآن پڑھتے تھے تو چیخیں نکل جاتی تھیں حتیٰ کہ میں کہتا تھا ابھی آپ کی جان جائے گی۔

### حضرت عطاء سلیمی کی خواہش

(۶۷) - حضرت صالح المری فرماتے ہیں:

قلتُ العطاءِ السلیمی: ما تشتهی؟

(۶۶) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۶۶)

فبکی ثم قال: اشتھی والله یا ابا بشر ان اکون رماداً لا  
 یجمع منه سُفَّةٌ ابدأ فی الدنيا ولا فی الآخرة!  
 قال: فابکانی والله، وعلمتُ انه انما اراد النجاة من عُسرِ  
 یوم الحساب. (۶۷)

میں نے حضرت عطاء سلیمی سے عرض کیا آپ کی کیا خواہش ہے، تو آپ  
 رو پڑے پھر فرمایا: میری خواہش ہے خدا کی قسم اے ابو بشر میں راکھ ہوتا اور  
 اس راکھ سے بھی مٹھی بھرنے دنیا میں اور نہ آخرت میں جمع کی جاتی، اس بات  
 نے خدا کی قسم مجھے رلا دیا، میں جانتا ہوں انہوں نے قیامت کے دن کے  
 حساب کی تنگی سے چھٹکارے کی خواہش کی تھی۔

(۶۸) - حضرت محمد بن معاویہ الازرق النواء بیان کرتے ہیں:

قلت لعطاء السلیمی: ما تشتهي؟

فقال: اشتھی ان ابکی حتی لا اقدر علی ان ابکی!

قال: فكان یبکی اللیل والنهار، وکانت دموعه سائلة علی

وجهه. (۶۸)

کہ ہمیں ہمارے بعض ساتھیوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عطاء  
 سلیمی سے پوچھا، آپ کی خواہش کیا ہے، فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ میں  
 اتنا روں کہ مجھے رونے پر بھی قدرت نہ رہے، چنانچہ آپ رات دن رو یا  
 کرتے تھے، اور آپ کے آنسو آپ کے چہرے پر بہتے رہتے تھے۔

(۶۷) صفة الصفوة ۳ / ۳۳۰، الرقة والبكاء لابن قدامة ص ۳۲۲، والرقة

والبكاء للمؤلف ص ۲۰۲ رقم ۲۵۸۔

(۶۸) الرقة والبكاء للمؤلف ص ۱۸۳ رقم ۲۲۲، صفة الصفوة ۳ / ۳۲۹۔



### حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تمنا

(۶۹)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی سے یہ

کہتے ہوئے سنا:

سمعَ عمرُ بن عبدالعزیز رجلاً یقول: عدلَ واللہ عمرُ بن  
عبدالعزیز فی الامّة.

قال: فبکی عمر وقال: وددتُ واللہ انہ کما قلت، ومن

لعمرَ بالذی قلتَ رحمک اللہ؟ (۶۹)

خدا کی قسم عمر بن عبدالعزیز نے امت میں انصاف کیا، تو حضرت عمر رو

پڑے اور فرمایا میں بھی خدا کی قسم ایسا ہی چاہتا ہوں جیسا تم نے کہا ہے جو

بات تم نے کہی ہے اللہ تم پر رحم کرے، اس کی گواہی کون دے گا۔

### حضرت اویس قرنیؓ کی خواہش

(۷۰)۔ حضرت حکم بن عتیہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں:

مرَّ اویس القرنی علی قَصَارٍ فی یومٍ شدیدِ البردِ وهو قائمٌ الی

اصلٍ فخذیه فی الماء، فقال له اویس بیده هكذا، وبسطَ یدَهُ

فحرَّ کھار حمةً له ومن قیامہ فی الماء، فقال له القصار: یا

اویس، لیت تلك الشجرة لم تُخلق! (۷۰)

(۶۹) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۶۹)

(۷۰) العقوبات للمؤلف ص ۸۳ رقم ۱۲۶۔

جو سلمانیین کے قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے تھے، کنیت ابو عبد اللہ تھی، فرماتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی شدید سردی کے دن میں ایک دھوبی کے پاس سے گزرے جب کہ وہ رانوں تک پانی میں کھڑا تھا، اس سے حضرت اویس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا اس طرح، اور پھر اپنا ہاتھ پھیلا یا، اور اس کے لئے رحمت کی دعا کی اور اس لئے بھی اس کے لئے دعا کی کہ وہ پانی میں کھڑا تھا، تو آپ سے اس دھوبی نے عرض کیا اے اویس کاش کہ وہ درخت پیدا نہ کیا جاتا۔

(فائدہ) اس درخت سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کا وہ درخت ہے جس سے آپ نے پھل کھایا تھا، اس سے کہنے والے کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ درخت نہ کھایا جاتا تو ہم سب جنت میں ہوتے، اور دنیا میں یہ تکلیف سردی کا برداشت کرنا وغیرہ اس میں ہم مبتلا نہ ہوتے۔

### حضرت مالک بن دینار کی خواہش

(۷۱)۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں:

يا ليتنى لم أُخْلَقْ، فاذا خُلِقْتُ مَتَّ صَغِيرًا، ويا ليتنى اذ لم  
امتَّ صَغِيرًا عُمِرْتُ حتى اعمل في خلاص نفسي. (۷۱)

کاش کہ میں پیدا نہ کیا جاتا، اور جب میں پیدا کیا گیا تو بچپن ہی میں مر جاتا کاش کہ اگر میں بچپن میں نہیں مرا تو ایسا عمل کر لیتا کہ میں اپنے آپ کو چھڑا لیتا۔

### حضرت عثمان کی خواہش

(۷۲) - حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لو وقفْتُ بين الجنة والنار، فُخِیرْتُ بين ان اصیرَ رماداً او  
أُخِیرَ الی ایّ الدارين اصیر، لاخترْتُ ان اكونَ رماداً! (۷۲)  
اگر مجھے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے اور مجھے اختیار دے  
دیا جائے کہ راکھ ہو جاؤں یا میں ان دونوں جگہوں میں سے کوئی ایک جگہ کی  
طرف جانا اختیار کروں تو میں راکھ ہونے کو اختیار کروں گا۔

### حضرت ابن عمرؓ کی خواہش

(۷۳) - حضرت امام زہری فرماتے ہیں:

كان ابنُ عمر جالساً ومعه رجلٌ، فقال: تمنّ.

قال: لا افعل!

قال ابن عمر: لكنی وددتُ ان لی مثلَ أحدٍ ذهباً، احصى

عددهُ وَاوَدَى زكاته! (۷۳)

کہ حضرت عبداللہ بن عمر بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی آپ کے ساتھ تھا،  
حضرت ابن عمر نے فرمایا، کوئی تمنا کرو، اس نے کہا میں تو کوئی تمنا نہیں کر  
سکتا، تو حضرت ابن عمر نے فرمایا، لیکن میں تمنا کر سکتا ہوں کہ میرے لئے  
احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا اور میں اس کو شمار کرتا اور اس کی زکوٰۃ ادا کرتا۔

(۷۲) الزهد للإمام احمد ۴۲/۲، حلیۃ الاولیاء ۶۰/۱۔

(۷۳) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۷۳)

### حضرت مالک بن دینار کی خواہش

(۷۴)۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں:

ما یسرُنّی انّ لی من الجسرِ الی خراسان ببَعْرَة، وربما قال:  
بنوآة!

قال: وما یسرُنّی انّ لی من الخیل الی الابلّة ببعرة، وربما  
قال: بنوآة!

ثم یقبل علینا فیقول: واللّٰه ان كنتُ انما اردتکم لهذا انی  
لشقی! (۷۴)

مجھے یہ بات پسند نہیں کہ جسر مقام سے لے کر خراسان تک میری ملکیت  
میں ایک میٹگنی ہو اور کبھی یہ فرماتے تھے کہ ایک گٹھلی ہو۔  
اور فرمایا مجھے یہ بات بھی پسند نہیں کہ خیل شہر سے اُبلّہ شہر تک میری ملکیت  
میں ایک میٹگنی ہو، اور کبھی یوں فرمایا کہ ایک گٹھلی ہو پھر ہماری طرف متوجہ ہو  
کر کے فرمایا خدا کی قسم میرا اس بات سے یہی مقصود ہے کہ شاید میں بد بخت  
ہوں۔

### حضرت عبدالواحد بن زید کی خواہش

(۷۵)۔ حضرت عبدالواحد بن زید نے کئی مرتبہ فرمایا:

(۷۴) المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔ (رقم ۷۴)

یعنی أنه تعس غیر سعید فی هذه الحیاة، ولا یرید منها ما ولا سلطاناً ولا  
شہوة، كما دلت علی ذلك سیرته وأقوال له فی ذلك عند احتضاره۔

ما يسرُنِي انَّ لِي جميعَ ما حوتِ البصرَةُ من الاموالِ  
والثمرَةِ بفلسين! (٤٥)

مجھے یہ بات پسند نہیں کہ بصرہ میں جو مال دولت اور پھل وغیرہ ہیں ان کے بدلے میں مجھے دو پیسے مل جائیں۔

### حضرت سفیان بن عصفری کی خواہش

(٤٦) - حضرت سفیان بن عصفری نے بشر بن منصور سے عرض کیا:  
فقال: لئن تَنَدُّرَا - وَاشارَ الی عینیه - احبُّ الی من  
ذلک. (٤٦)

آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کو ایک لاکھ درہم مل جائیں، فرمایا اگر میری یہ آنکھیں گر جائیں مجھے ان ایک لاکھ درہموں کے بدلے میں یہ زیادہ پسند ہوں گی۔

### حضرت عطاء سلیمی کی خواہش

(٤٤) - حضرت مرتضیٰ بن وداع الرّاسی فرماتے ہیں:  
دخلنا علی عطاءِ السّلمی وهو یوقدُ تحتِ قَدْرِ له، فقال له  
بعضنا: یا عطاءُ، ایسرُک انک حُرِّقْتَ بهذه النارِ ولم تُبعثْ؟  
قال: وتصدّقونی؟ فوالله لو ددتُ انی حُرِّقْتُ بها، ثم  
أُخرجتُ، ثم أُحرقْتُ، ثم أُخرجتُ، ثم أُحرقْتُ، وانی لم

(٧٥) حلیة الاولیاء ١٥٧/٦ -

(٧٦) حلیة الاولیاء ٢٤٠/٦ -

ابعث! (۷۷)

ہم حضرت عطاء سلیمی کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے، ہم میں سے کسی نے کہا اے عطاء کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کو یہ آگ جلا دے اور آپ قیامت کے دن زندہ نہ ہوں، فرمایا کیا تم مجھ سے سچ کہہ رہے ہو خدا کی قسم مجھے پسند ہے کہ میں اس آگ میں جل جاؤں، پھر نکالا جاؤں، پھر جاؤں، پھر نکالا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور میں زندہ کھڑا نہ ہوں۔

(فائدہ) حضرت عطاء کی یہ خواہش قیامت کے دن حساب کے خوف کی وجہ سے تھی یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اس کو پسند کرتے تھے اور یہی نظریہ رکھتے تھے۔

### یہ تمام خصائل حضرت حسن بصری میں جمع تھے

(۷۸)۔ حضرت حجاج الأ سود اپنے زمانہ کے افضل حضرات میں سے

تھے فرماتے ہیں:

تمنی رجل فقال: لیت انی بزهد الحسن، وورع ابن سیرین، وفقه سعید بن المسيّب، وعبادة عامر بن عبد قیس!  
قال روح: و ذکر مطرفاً بشيء لا احفظه.

قال: فنظروا فی هذه الخصال، فوجدوها كلها كاملة فی

الحسن! (۷۸)

(۷۷) حلیۃ الاولیاء ۶/۲۱۶۔

(۷۸) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۷۸)

ایک آدمی نے تمنا کی اور کہا کہ کاش، مجھے حضرت حسن بصریؒ کا زہد۔ اور حضرت ابن سیرین کی پرہیزگاری اور حضرت سعید بن مسیب کی فقہ اور حضرت عامر بن عبد قیس کی عبادت مل جاتی تو حضرت روح (جو اس بات کے راوی ہیں) فرماتے ہیں پھر حضرت مطرف بن عبد اللہ کو کچھ بات کی لیکن مجھے وہ یاد نہیں ہے، حضرت روح فرماتے ہیں ان ساری خصلتوں کے بارے میں جب علماء نے غور کیا تو یہ ساری خصلتیں کامل طور پر حضرت حسن بصریؒ میں پائی جاتی تھیں۔

### حضرت حسن بصریؒ کی خواہش

(۷۹)۔ حضرت ہشام بن حسان فرماتے ہیں:

دَخَلَ الْحَسَنُ الْمَسْجِدَ، قَالَ: فَسَمِعَ اصْوَاتًا فَقَالَ: مَا هَذِهِ  
الاصْوَاتُ؟

فَقَالُوا: ثَقِيفٌ تَخْتَصِمُ فِي عَقْدِهَا.

فَقَالَ: مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي كُلُّ عَقْدَةٍ كُلُّ يُعْطَى بِمِلِّ زَبِيلٍ مِنْ

تُرَابٍ. (۷۹)

حسن بصریؒ مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ آوازیں سنیں فرمایا یہ کیا آوازیں ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ قبیلہ ثقیف کے لوگ اپنے معاملات میں الجھ رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مٹی کی ایک بھری ہوئی زنبیل کے بدلے میں مجھے ایک سودا ہی حاصل ہو جائے۔

## حضرت زیاد بن ابی زیاد کی خواہش

(۸۰)۔ حضرت زیاد بن ابی زیاد فرماتے ہیں:

انما قوتی فی الدنيا نصفُ مدّ فی اليوم ، وانما لباسی ما  
ستر عورتی ، وانما بیتی ما اکن راسی . والله لو ددت انه  
حمانی من الآخرة ولا أُعذبُ بالنار . (۸۰)

میری دنیا میں روزی ایک دن کی آدھا مد ہے اور میرا لباس اتنا ہے جس  
سے میرا تنگ چھپ جائے اور میرا گھر اتنا ہے جس سے میں اپنا سر چھپا لوں،  
خدا کی قسم میری خواہش ہے کہ مجھے وہ آخرت میں تکلیف سے بچالیں، اور  
مجھے آگ کا عذاب نہ ہو۔

(فائدہ) آدھا مد کا وزن ایک پاؤ ہوتا ہے۔

## حضرت فضیل بن عیاض کی خواہشات

(۸۱)۔ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا:

لو ان الدنيا بحدافیرها عرضت علیّ حلالاً لا أحاسبُ بها  
فی الآخرة؛ لمكثتُ اتقدّرُها کما يتقدّرُ احدکم الجيفة اذا  
مرّ بها ان تُصیبَ ثوبه!! (۸۱)

اگر ساری دنیا مجھ پر حلال کر کے پیش کر دی جائے اور آخرت میں مجھ

(۸۰) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۸۰)

(۸۱) حلیۃ الاولیاء ۸/۸۹۔



سے اس کے متعلق کوئی حساب نہ ہو تو بھی میں اسی طرح سے اس سے گھن کھاؤں گا جس طرح سے تم میں سے کوئی ایک مردار کے پاس سے گزرے تو اس سے گھن کھاتا ہے کہ اس کے کپڑے کو اس مردار کی کوئی چیز لگ نہ جائے۔

(۸۲)۔ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا:

وَعَزَّتْهُ لَوْ اَدْخَلَنِي النَّارَ فَصُرْتُ فِيهَا مَا يَسْتُهُ! (۸۲)  
مجھے اپنے رب کے غلبے کی قسم اگر وہ مجھے جہنم میں بھی داخل کر دے اور میں جہنم میں چلا جاؤں تب بھی میں اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں گا۔

(۸۳)۔ حدیث) حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا:

لَوْ خَيْرْتُ بَيْنَ اَنْ اَمُوتَ فَاَرَى الْقِيَامَةَ وَاهْوَالَهَا وَالْبَعْثَ  
وَالحِسَابَ ثُمَّ اَدْخَلَ الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ اَنْ اَكُونَ كَلْبًا فَاعِيشَ مَعَ  
الْكِلَابِ عَمْرِي حَتَّى اَمُوتَ ثُمَّ اصِيرَ تَرَابًا؛ لَاخْتَرْتُ اَنْ اَكُونَ  
كَلْبًا حَتَّى اَمُوتَ ثُمَّ اصِيرَ تَرَابًا وَلَا اَرَى الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ، هَنِئَا  
الْجَنَّةَ لِاهْلِهَا، اَلَيْسَ لَا اَرَى الْقِيَامَةَ وَلَا اَهْوَالَهَا؟! (۸۳)

اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں مر جاؤں اور میں قیامت اور اس کی ہولناکیوں اور دوبارہ جی اٹھنے کو اور حساب کو دیکھ لوں، پھر جنت میں چلا جاؤں اور اس بارے میں بھی مجھے اختیار دیا جائے کہ میں کتا بن کر کتوں کے ساتھ اپنی عمر گزاروں پھر مر جاؤں، پھر مٹی ہو جاؤں تو میں کتا ہو کر مر جانے کو پھر مٹی ہو جانے کو اختیار کروں گا، اور وہ بھی اس طرح سے کہ نہ جنت کو

(۸۲) المصدر السابق ۸/۸۸۔

(۸۳) ورد مختصراً في حلية الاولياء ۸/۸۴۔

دیکھوں نہ دوزخ کو، مبارک ہو جنت والوں کے لیے حالانکہ میں نے نہ قیامت کو دیکھا ہے اور نہ اس کی ہولنا کیوں کو۔

### حضرت ابو عبد اللہ ساجی کی تمنا

(۸۳) - حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو

عبد اللہ ساجی سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

تدری ای شیء قلت البارحة؟

قلت: قبیحٌ لعیبٌ ذلیلٌ مثلی یعلمُ عظیماً مثلك ما لا

یُعلم! انک لتعلم لو ان الدنیا عُرِضَتْ عَلَیَّ مِنْذُ یَوْمِ خُلِقْتُ

الی ان تَفْنی اَتَنَعَمُ فیها حلالاً لا اسألُ عنه یومَ القیامةِ و بین ان

تُخْرَجَ نَفْسِی، لا تُخْرَجَ نَفْسِی الساعَةَ!

قال احمد: ثم قال: اما تحب ان تلقی من تطیع! (۸۳)

مجھے پتہ ہے کل رات میری کیا خواہش تھی، میں نے کہا میرے جیسے ایک

کم تر غلام کے لئے یہ بڑی بات ہے جو آپ جیسے عظیم آدمی کی اس بات کو

جانے جس کا پتہ نہیں، آپ کو علم ہے اگر دنیا مجھ پر پیش کی جائے، جب سے

پیدا ہوئی تھی، یہاں تک کہ وہ فنا ہو جائے، مکمل کی مکمل اور میں بطور اس میں

حلال کے عیش و عشرت سے رہوں۔ اور مجھے اس کے بارے میں قیامت کے

دن نہ پوچھا جائے، اور اس کے ساتھ مجھے یہ بھی اختیار مل جائے، کہ میری

جان نکل جائے تو میں پسند کروں گا کہ میری جان ابھی نکل جائے، حضرت احمد

بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابو عبد اللہ ساجی نے فرمایا کیا تجھے

پسند ہے کہ تم ایسی ذات سے ملو جس کی تم فرمانبرداری کرتے ہو۔

### حضرت عمرؓ کی خواہش

(۸۵) - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

دَخَلَ عَلِيٌّ عَلِيَّ عَمْرًا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - وَهُوَ مَسْجِيٌّ  
بِثَوْبٍ فَقَالَ:

مَا أَحَبُّ أَنْ الْقِيَّ اللَّهُ بِصَحِيفَةٍ أَحَدٍ إِلَّا بِصَحِيفَةِ هَذَا  
الْمَسْجِيِّ. (۸۵)

کہ حضرت علیؓ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جب کہ  
حضرت عمر نے اپنا منہ کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا تو حضرت علیؓ نے فرمایا  
مجھے پسند نہیں کہ میں اللہ کے پاس کسی کے اعمال نامے کے ساتھ جاؤں مگر اس  
اپنے منہ کو پردے میں چھپانے والے کے اعمال نامے کے ساتھ جانے کو  
پسند کرتا ہوں۔

### حضرت مالک بن مغولؓ کی خواہش

(۸۶) - حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں:

وَدِدْتُ أَنْي شَعْرَةٌ فِي صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. (۸۶)  
کہ حضرت عمر نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کے سینے کا ایک بال بن جاؤں۔

(۸۵) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۸۵)

(۸۶) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۸۶)

## حضرت حسن بصری کی خواہش

(۸۷)۔ حضرت حسن بن ابی الحسن (یعنی حضرت حسن بصری) فرماتے

ہیں:

لوددت انی من الجنة حيث ارى ابا بكر رضى الله

عنه! (۸۷)

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں جنت میں ایسی جگہ رہوں، جہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا رہوں۔

(۸۸)۔ حضرت ابو عمران الجونی فرماتے ہیں: کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

لوددت انی شعرة فی صدر ابی بکر، رضى الله عنها. (۸۸)

میری خواہش ہے کہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینے کا

ایک بال بن جاؤں۔

(۸۹)۔ حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں: کہ حضرت طلحہ الیامیؓ نے

خواہش ظاہر فرمائی کہ

ليت انها قُطعت من هاهنا - يعنى يديه من المرفقين -

زانى لم اكن شهدك الجماجم! (۸۹)

کاش کہ مجھے یہاں یعنی ہاتھوں سے کہنیوں تک کاٹ دیا جائے، لیکن

(۸۷) المتمنين لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۸۷)

(۸۸) المتمنين لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۸۸)

(۸۹) وقعة دير الجماجم كانت في سنة ۸۲-۸۳ھ بين عبدالرحمن بن

محمد بن الأشعث (ت ۸۵ھ) وبين الحجاج، وكان الحجاج قد اتهمه

بالضعف بعد أن غزا الترك فيما وراء سحستان .. ثم تطورت الأمور فباع =

میں جماجم کی جنگ میں شریک نہ ہوں۔

(فائدہ) جماجم کی جنگ ۸۲ھ، ۸۳ھ میں عبدالرحمن بن محمد بن اشعث اور حجاج بن یوسف کے درمیان واقع ہوئی تھی، حجاج بن یوسف نے حضرت طلحہ الیامی کو ضعف کا طعنہ دیا تھا، جب کہ وہ بھتان کے بعد ترکوں کے علاقے میں جا کر کے لڑے تھے، اس پر حضرت طلحہ الیامی نے یہ جواب دیا مقصد یہ تھا کہ میں اس جنگ میں شریک نہیں ہونا چاہتا۔

### حضرت مطرف کی خواہش

(۹۰)۔ حضرت مطرف بن عبداللہ بن فحیر فرماتے ہیں:

لو اتانی آت من ربی یخیرنی بان یخیرنی فی الجنة انا او فی النار و بین ان اصیر تراباً؛ لا اخترت ان اصیر تراباً! (۹۰)

اگر میرے پاس میرے رب کی طرف سے کوئی آنے والا آجائے اور مجھے خبر دے کہ اس نے مجھے جنت میں یا جہنم میں جانے کا اختیار دیا ہے، اور اس کا بھی اختیار دیا ہے کہ میں مٹی ہو جاؤں تو میں مٹی ہو جانے کو اختیار کروں گا۔

=أهل العراق ابن الأشعث، بينهم القراء وأهل الذنور .. و كان جيشه ستين ألفاً .. وأخيراً هزم .. ينظر الكامل في التاريخ لابن الأثير ۴ / ۸۱ - وانظر الفقرتين (۱۳۲)، (۱۳۹)۔

(۹۰) شعب الایمان ۱ / ۵۲۰ رقم ۹۱۲، الزهد للامام احمد ۲ / ۱۹۳، حلیة الاولیاء ۲ / ۱۹۹۔ ویاتی بروایة اخرى فی الفقرة (۱۴۰)۔

## حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تمنا اور انعام

(۹۱) - حضرت عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں:

ان ابا بکر الصديق - رضى الله عنه - ذكر ذات يوم احوال يوم القيامة، وفكر فيها، حتى ذكر الموازين اذا نصبت، والجنة اذا ازلفت، والنار حين ابرزت، وصفوف الملائكة، وطى السماوات، ونسف الجبال، وتكوير الشمس، وانتشار الكواكب، فقال:

وددت انى كنت خضراً من هذه الخضرة، تاتى على بهيمة فتاكلنى!

فذكر ذلك للنبي ﷺ، فنزلت: ﴿وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ

جَنَّتَانِ﴾. (۹۱)

کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک دن قیامت کی ہولناکیوں کو یاد کیا اس میں فکر کیا، اعمال ناموں کے لئے میزان کے نصب کر دیئے جانے کو یاد کیا اور جہنم کے ظاہر کر دیئے جانے کو، اور جنت کے قریب کر دیئے جانے کو اور صفوں کے قائم کر دیئے جانے کو۔ اور آسمانوں کے لپیٹ دیئے جانے کو اور پہاڑوں کے دھنسا دیئے جانے کو اور سورج کے بے نور کر دیئے جانے کو اور ستاروں کے جھاڑ دیئے جانے کو تو فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ

(۹۱) سورة الرحمن، الآية ۴۶۔

رواه أبو الشيخ في العظمة ۱/ ۳۰۷-۳۰۸ رقم ۵۱ عن عطاء۔ بسند آخر

إليه۔، وابن أبي حاتم، كما ذكره السيوطي في الدر المنثور ۶/ ۲۰۱۔

میں اس سبز درخت کا ایک پتہ ہوتا میرے پاس کوئی جانور آتا مجھے کھا جاتا، پھر جب یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتًا﴾

(ترجمہ) اور جو شخص اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

### حضرت ابو بکر کی ایک اور تمنا

(۹۲)۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں:

ابصر ابو بکر - رضی اللہ عنہ - طائراً واقعاً على شجرة ،  
فقال : طوبى لك يا طائر ، تاكل الثمر ، وتقع على الشجر .  
وددت انى ثمره ينقرها الطير . (۱/۹۲)

قال : وبلغنى عن الحسن قال : تمنوا وتمنوا ، فلما فاتهم

جدوا . (۲/۹۲)

کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو دیکھا جو ایک درخت پر بیٹھا ہوا تھا، تو فرمایا اے پرندے تجھے خوشخبری ہو تو پھل کھاتا ہے، درخت پر بیٹھا ہے میں بھی خواہش کرتا ہوں کہ مجھے بھی کوئی پرندہ چونچ میں اٹھا کر کھا جاتا، حضرت حزم بن حزم القطعی فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن بصری

(۱/۹۲) شعب الإيمان ۱/۴۸۵، الزهد لابن المبارك ص ۸۱ رقم ۲۴۰۔

وانظر الفقرات (۹) و (۴۱) و (۱۱۶)۔

(۲/۹۲) الزهد لابن المبارك ص ۸۱ رقم ۲۴۲۔

سے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا تمنا کرو جب تمنا نہ کر سکو تو پھر تم آخرت کی تیاری کرو۔

### حضرت عمرو بن العاص کی موت کے وقت تمنا

(۹۳) - حضرت معاویہ بن محمد بن عبد اللہ بن بکیر بن ریان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

لَمَّا حَضَرْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ الْوَفَاةَ قَالَ لَهُ ابْنُهُ : يَا ابْتَاهُ ،  
 أَنْكَ كُنْتَ تَقُولُ لَنَا : يَا لَيْتَنِي كُنْتُ أَلْقَى رَجُلًا عَاقِلًا عِنْدَ  
 نَزْوِلِ الْمَوْتِ حَتَّى يَصِفَ لِي مَا يَجِدُ ، وَأَنْتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ ،  
 فَصَفَ لِي الْمَوْتَ !

قال : يا بني ، والله لكان جنبي في تخت ، وكانى اتنفس من  
 سم ابرة ، وكان غصن شوك يجر به من قدمي الى هامتي !  
 ثم قال :

ليتني كنت قبل ما قد بدالى  
 فى قلال الجبال ارعى الوعولا  
 والله ليتنى كنت حيصاً عر كتنى الاماء بدريب  
 الاذخر ! (۹۳)

(۹۳) والخبر فى طبقات ابن سعد ۴/ ۲۶۰، والتعازى والمراثى ص ۲۲۸،  
 وكتاب المحتضرين ص ۹۳ رقم ۱۰۳ -  
 والبيت المذكور لامية بن ابى الصلت، قاله وهو فى الموت ايضاً - (التعازى  
 والمراثى ص ۲۳۰) -



کہ جب میں حضرت عمرو بن عاص کی خدمت میں ان کی وفات کے وقت حاضر ہوا تو آپ سے ان کے بیٹے نے کہا اے ابو جان آپ ہمیں کہا کرتے تھے کاش کہ میں ایسے عقل مند آدمی سے ملاقات کرتا جب اس پر موت واقع ہو رہی ہوتی، تو وہ مجھ سے بیان کرتا کہ وہ موت کو کس طرح پارہا ہے، آپ بھی انہی سمجھ دار لوگوں میں سے ہیں آپ مجھے موت کی حالت بیان کریں، تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے خدا کی قسم مجھے ایسا لگ رہا ہے۔ جیسے میرے دونوں پہلو ایک برتن میں ہیں، اور میں سوئی کے ناکے سے سانس لے رہا ہوں اور گویا کہ میرے قدموں سے میری کھوپڑی تک کانٹے دار ایک ٹہنی ہے، جس کو کھینچا جا رہا ہے۔ پھر فرمایا:

شعر:

لَيْتَنِي كُنْتُ قَبْلَ مَا قَدْ بَدَأَ لِي

فِي قِلَالِ الْجِبَالِ أَرْغَى الْوَعُؤُلَا

(ترجمہ) کاش کہ موت کی حالت جو مجھے اب ظاہر ہوئی ہے اس سے پہلے میں پہاڑوں کے ٹیلوں میں پہاڑی بکرے چراتا ہوتا۔ (اور دنیا کی طرف کوئی رغبت نہ رکھتا) خدا کی قسم کاش کہ میں ماہواری ہوتا اور لوٹدیاں مجھے اذخر گھاس کے ساتھ پونچھ دیتیں۔

**حضرت سفیان ثوری کی تمنا**

(۹۴)۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں:

وَدِدْتُ اَنِي قَرَأْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ وَقَفْتُ وَلَمْ اَلْقِ احَدًا اَرْضَاهُ اِلَّا

قال ذلك: (۹۴)

مجھے پسند ہے کہ میں قرآن شریف پڑھتا رہوں، اور باقی دنیاوی کاموں سے بچا رہوں، اور یہ کہ میں جس سے بھی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اس کو بھی یہی بات کہوں گا۔

(۹۵) - حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں:

وَدِدْتُ اَنْى اَفْلُتُ مِنْ هَذَا الْاَمْرِ لِاَلِى، وَلَا اَعْلَى. (۹۵)  
میری اس طرح سے جان چھوٹ جائے نہ مجھے کوئی ثواب ملے نہ

عذاب۔

### حضرت عائشہؓ کی خواہش

(۹۶) - حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ام المؤمنین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں

يَا لَيْتَنى كُنْتُ نِسِيًا مَنسِيًّا قَبْلَ الَّذى كَانَ مِنْ شَانِ عَثْمَانَ -  
رضى الله عنه - وَاللهِ مَا احْبَبْتُ اَنْ يُنْتَهَكَ مِنْ عَثْمَانَ اَمْرًا قَطُّ  
الا اَنْتَهَكَ مِنى مِثْلُه ، حَتى لَوْ احْبَبْتُ قَتْلَه لَقَتَلْتُ. (۹۶)

کاش کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے بھولی بسری ہو جاتی، خدا کی قسم میں اس کو پسند نہیں کرتی کہ حضرت عثمان کی کسی بھی معاملے میں ہتک کی جائے، مگر میں بھی اپنی اسی طرح سے ہتک سمجھتی ہوں،

(۹۴) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۹۴)

(۹۵) حلیۃ الاولیاء ۶/۳۶۳، ۷/۷، ۶۳، ۵۷/۷۔ وفى المصدر نفسه (۶/۳) من

کلام ایوب السختیانی بروایة سفیان -

(۹۶) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۹۶)

حتی کہ میں پسند کرتی ہوں اگر وہ قتل ہوں تو مجھے قتل کیا جائے۔

## جنگ جمل میں حضرت علیؑ کی تمنا

(۹۷)۔ حضرت سلیمان بن صُرْد فرماتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَاسْتَبْطَانِي فِي حَرْبِهِ،  
فَقُلْتُ: إِنَّ الشُّوْطَ بَطِينٌ. فَجَعَلْتُ أَعْدَهُ بِطُولِ الْحَرْبِ، فَجَعَلَ  
ذَلِكَ يَسْوُؤَهُ. فَلَقِيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -  
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ:

لَا يَغْرُنُّكَ ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ حِينَ أَخَذْتَ السِّيفَ  
مَأْخِذَهَا مِنَ الرِّجَالِ يَبْغُونَ مِنْ بَغُونَا يَقُولُ: يَا حَسَنُ، لِيَتْنِي مَتُّ  
قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ بَعْشَرِينَ سَنَةً. (۹۷)

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میری جنگ میں تاخیر ہو رہی ہے۔ میں نے کہا جنگ کا الاؤ گرم ہے، اور میں آپ کو جنگ کے طویل ہونے سے آگاہ کر رہا تھا، اور آپ اس جنگ کے طویل ہونے کو برا محسوس کر رہے تھے، پھر میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ملا، اور ان سے حضرت علی کی اس بات کو ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت علی کو دیکھا ہے جب ہمارے مخالفین کی تلواریں نکلی ہیں تو آپ نے فرمایا اے حسن کاش کہ میں اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا۔

(فائدہ) آپ جنگ کے طویل ہونے کو برا سمجھ رہے تھے، اس کا مقصد

یہ تھا کہ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے، اور یہ جنگ کسی طرح سے ختم ہو جائے، چنانچہ اس روایت کے اخیر میں جو بات حضرت حسن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ میں اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا۔ اسی بات کی وضاحت کر رہی ہے۔

(فائدہ دوم) ایک شخص نے حضرت شریک سے کہا مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس بات کے بارے میں بتاؤ، جو انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن سے کہی تھی، کہ کاش تیرا باپ اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو چکا ہوتا، کیا انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن سے یہ بات اپنے معاملہ میں شک کی وجہ سے کہی تھی؟ تو اس سے حضرت شریک نے فرمایا کہ مجھے حضرت مریم علیہ السلام کے اس قول کے بارے میں بتاؤ کہ انہوں نے فرمایا تھا:

يَلَيِّنِي مِثُّ قَبْلِ هَذَا. (سورة مريم - ۲۳)

(ترجمہ) کاش کہ میں اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جننے کے واقعہ) سے پہلے مر گئی ہوتی۔

کیا حضرت مریم نے یہ بات کہی تھی تو ان کو اپنی پاکدامنی پہ شک تھا؟ تو اس پر وہ آدمی خاموش رہ گیا یہ روایت نثر الدرر ۲/۱۶۶ میں مروی ہے۔ اور یہ روایت جو ابن ابی الدنیا نے ۹۷ نمبر پر روایت کی ہے اس کے ہم معنی ایک اور روایت اسی کتاب میں ۱۵۵ نمبر پر بھی آرہی ہے۔

(۹۸) - حضرت لیث بن ابی سلیم نے حضرت طلحہ بن مصرف کا ذکر کیا:

ان علیاً - رضی اللہ عنہ - اجلس طلحة يوم الجمل،

فجعل يمسح التراب عن وجهه، ثم التفت الى الحسن فقال:

وددت انى مت قبل هذا اليوم بكذا وكذا. (۹۸)  
 کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل میں  
 بٹھایا اور اپنے چہرے سے مٹی پونچھ رہے تھے، پھر اپنے بیٹے حسن کی طرف  
 متوجہ ہو کر فرمایا، اس دن سے اتنا اور اتنا پہلے مر چکا ہوتا۔

### ابن مسعود کی تمنا! کاش اس پرندے کی جگہ میں ہوتا

(۹۹)۔ حضرت عذسہ الطائی فرماتے ہیں:

اتى عبد الله بطيرٍ صيدٍ فى شرافٍ فقال: لو ددت انى  
 بحيث صيد هذا الطير، لا اكلم بشراً ولا يكلمنى، حتى القى  
 الله عز وجل. (۹۹)

کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک پرندہ لایا گیا، جو  
 چشمہ شراف کی جگہ سے قید کیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا کاش کہ میں اس  
 پرندے کی جگہ خود شکار ہو گیا ہوتا، نہ کسی آدمی سے بات کرتا اور نہ وہ مجھ سے  
 بات کرتا، حتیٰ کہ میں اللہ عزوجل کے پاس پہنچ جاتا۔

(۹۸) المتمنين لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۹۸)۔

(۹۹) الطبقات الكبرى لابن سعد ۲/۶، الزهد لابن المبارك (رواية ابی  
 نعیم) ص ۴ رقم ۱۳، الزهد لوكيع رقم ۲۵۷، الزهد لهناد ۱۱۷/۳ رقم ۱۲۵۹،  
 والمعجم الكبير للطبرانی ۹/۱۶۵ رقم ۸۷۵۸ و ذکر الهیثمی از رجال الطبرانی  
 ثقة رجال الصحيح غير عدسة الطائی، وهو ثقة۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۰۷،  
 مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/۳۰۲ رقم ۱۶۴۱۷، الزهد الكبير للبيهقي ص ۹۳ رقم

## حضرت حذیفہؓ کی اللہ کیلئے خلوت کی تمنا

(۱۰۰)۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

والله لو ددث ان لي انساناً يكون في مالي، ثم اغلق عليّ  
 باباً، فلا يدخل عليّ احدٌ حتى الحق بالله عز وجل. (۱۰۰)  
 خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی آدمی ہونا جو میرے مال  
 کی نگرانی کرتا اور میں اپنے اوپر دروازے کو بند کر دیتا اور کوئی میرے پاس نہ  
 آسکتا حتیٰ کہ میں اللہ عزوجل کے پاس حاضر ہو جاتا۔

## امام ابن ابی الدنیا اور ان کے والد کی تمنا

(۱۰۱)۔ امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ شعر سنائے

میں نے بھی ان کے سامنے سوادہ بن زید بن عدی بن زید کے شعر پڑھے:

ليت ما فات من شبابي يعود

كيف والشيب كل يوم يزيد

من هموم طوارق تعتريني

وهنات يشيب منها الوليد

بدلت بالسواد مني بياضاً

لِمَتِي فَالْفؤَادُ مِنِّي عَمِيدُ

شَبَابِ رَاسِي كَذَا وَارْؤُسُ صَحْبِي  
حَالِكَاتٍ مِثْلَ الْعِنَاقِيدِ سَوْدُ

فَعَلِي ذَاكَ تَسْقُطُ النَفْسُ مِنِّي  
حَسْرَاتٍ وَيَكْثُرُ التَّسْهِينُ

صَاحِ ان كُنْتُ عَالِمًا فَاعْنِي  
انْمَا يَرْشُدُ الْغَوِيُّ الْرَشِيدُ

هَلْ دَوَاءٌ عَلِمْتَ يُشْرِي بِمَالٍ  
مِنْ طَرِيفٍ وَتَالِدٍ مَوْجُودُ

يَضْرِبُ الشَّيْبَ عَنِ مَفَارِقِ رَاسِي  
كَانَ جَلِيَّ يَزِينُهُ التَّجْعِيدُ (١٠١)

(ترجمہ)

۱- کاش کہ جو کچھ میری جوانی سے چلا گیا ہے واپس  
آجائے، لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے، بڑھا پا تو ہر دن بڑھ رہا  
ہے۔

۲- پیش آنے والے غموں کی وجہ سے اور فساد اور شرکی  
وجہ سے بچہ بھی بوڑھا ہو جاتا ہے۔

۳- سیاہی کی بجائے میری زلفیں سفید ہو گئی ہیں، اور میرادل بھی بغیر سہارا لگائے نہیں رہ سکتا۔

۴- اسی طرح میرا سر بھی بوڑھا ہو گیا ہے میں نے اپنے دوستوں کو سردار بنا دیا ہے، میرے حالات سیاہ ٹہنیوں کی طرح سیاہ ہو گئے ہیں۔

۵- اسی حالت پر میرا نفس بھی حسرتوں کی صورت میں گھرا ہوا ہے، اور کثرت سے نیند میں ہے۔

۶- اے دوست اگر تو جانتا ہے تو میری مدد کر، بلاشبہ درست راہ پر چلنے والا بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرتا ہے۔

۷- کیا کوئی ایسی دوا ہے جس کو تو جانتا ہو، نئے اور پرانے موجود مال سے اس کو خریداجا سکے۔

۸- جو میرے سر کی دونوں مانگوں کے بڑھاپے کو واپس ان مزین گھنگھریالے بالوں کی حالت میں بدل دے۔

### کاش جہنم سے بچ جاؤں اور راکھ بن جاؤں (داود طائیؑ)

(۱۰۲)۔ حضرت داود طائی رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

ما سالتُ اللهَ الجنةَ قطُّ الا وانا مستحي منه ، ولو ددتُ انى  
انجو من النار واصيرُ رمادا.

وكان يقول: قد مللنا الحياة لكثرة ما نقترف من

الذنوب. (۱۰۲)

(۱۰۲) المتمتین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۱۰۲)



میں نے اللہ تعالیٰ سے جنت کبھی نہیں مانگی، مجھے اس سے حیا آتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ میں جہنم سے نجات پالوں، اور میں پاک ہو جاؤں آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے، ہمیں ہمارے کثرت سے گناہوں کے مرتکب ہونے کی وجہ سے زندگی نے اکتاہٹ میں ڈال دیا ہے۔

### آج میرا دل موت کی تمنا کرتا ہے (سفیان ثوری)

(۱۰۳) - حضرت سعد بن صدقہ ابو مہلہل نے فرمایا:

أخذ بيدي سفیان الثوري يوماً فأخرجني الى الجبان ،  
فاعتزلنا ناحية عن طريق الناس ، فبكي ثم قال :

يا ابا مهلهل ، وددت اني لم اكن كتبت من هذا العلم حرفاً  
واحداً الا مالا بذا للرجل منه!

قال : ثم بكى ، ثم قال : يا ابا مهلهل ، قد كنت قبل اليوم اكره  
الموت ، فقلبي اليوم يتمنى الموت وان لم ينطق به لساني .

قلت : ولم ذاك ؟

قال : لتغير الناس وفسادهم ! ( ۱۰۳ )

حضرت سفیان ثوری نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے قبرستان کی طرف لے گئے، چنانچہ ہم لوگوں کے راستے سے ایک طرف ہٹ گئے پھر وہ رونے لگے اور فرمایا اے ابو مہلہل میں پسند کرتا ہوں کہ میں نے اس علم کا کوئی ایک حرف بھی نہ لکھا ہوتا مگر وہ چیزیں جو دین کے اعتبار سے انسان کے لئے ضروری ہیں، پھر وہ رو پڑے اور فرمایا اے ابو مہلہل میں اس دن

سے پہلے موت کو ناپسند کرتا تھا، مگر آج میرا دل موت کی تمنا کرتا ہے، اگرچہ میری زبان پر یہ بات نہیں آتی، میں نے کہا کیوں، فرمایا کیونکہ لوگ بدل گئے ہیں، اور ان میں بگاڑ آ گیا ہے۔

## آدمی دوسرے کی موت کی جگہ اپنی موت کی تمنا کرے گا

(۱۰۴) - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيَاتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْتِي الرَّجُلَ الْقَبْرَ يَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ كَمَا  
تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ وَيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ صَاحِبَهُ!

قال الاعمش: فذكرت هذا الحديث لابراهيم، فذكر عن  
عبدالله مثله، وزادني فيه: "ليس به حب للقاء الله  
عز وجل". (۱۰۴)

(۱۰۴) الحديث الذي اورده المصنف موقوفاً على ابي هريرة رضي الله عنه  
ياتي مرفوعاً في الرقمين (۱۲۶) و(۱۲۷)، كما اورده موقوفاً على ابي هريرة في  
كتابه المحتضرين ص ۲۰۴ رقم ۲۸۸ وتم تخريجه هناك - لكن ليس في هذه  
الروايات الثلاث لفظ "يتمرغ" بل ورد هذا مرفوعاً منه - رضي الله عنه - في  
صحيح مسلم، ولفظه: "والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يمر الرجل على  
القبر فيتمرغ عليه ويقول: يا ليتني كنت مكان صاحب هذا القبر، وليس به الدين  
الا البلاء" كتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل  
- ۱۸۲/۸... - ۱۸۳ -

اما ما ذكره الاعمش عن ابن مسعود فقد رواه الحاكم في المستدرک  
۴/۴۵۴ وقال: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي في  
التلخيص - وقال في مجمع الزوائد (۲۸۵/۷): رواه الطبراني باسنادين، رجال  
احدهما رجال الصحيح، غير ابي الزعراء الكبير، وثقه ابن حبان وضعفه غيره -  
(قلت: وابو الزعراء في سند الحاكم ايضاً -)

والزيادة المذكورة فيه قوله ﷺ: "ما به حب للقاء الله لما يرى من شدة البلاء" -

(ترجمہ) لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، کہ ایک شخص قبر پر جائے گا، وہاں لوٹ پوٹ ہوگا، جس طرح سے جانور مٹی پر لوٹ پوٹ ہوتا ہے، اور وہ تمنا کرے گا کاش کہ وہ اس قبر والے کی جگہ ہوتا، امام اعظم فرماتے ہیں، میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم نخعی کے سامنے پیش کی تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ایسے ہی اس حدیث کو روایت کر کے آگے فرمایا کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے۔

لَيْسَ بِه حُبُّ لِلِقَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

(ترجمہ) اس کو اس خواہش کرنے میں اللہ پاک کی ملاقات کی خواہش نہیں ہوگی۔ (بلکہ وہ دنیا کے فتنوں سے اس حالت تک پہنچا ہوگا)۔

### کاش میرے سینے سے علم اٹھ جائے (سفیان ثوری)

(۱۰۵)۔ حضرت معافی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سفیان ثوری سے

یہ کہتے ہوئے سنا کہ

لَو دِدْتُ اَنْ كَلَّ حَدِيثٍ فِي صَدْرِي يُسَخُّ مِنْ صَدْرِي.

فقلت: يا ابا عبد الله، هذا العلم الصحيح، وهذه السنة

الواضحة، تمنى ان يُسَخَّ مِنْ صَدْرِي؟

• قال: اسكت! اتريد ان اوقف يوم القيامة حتى اسأل عن

كلِّ مجلسٍ جلسته، وعن كلِّ حديثٍ حدثته: ائى بشيء اردت

به؟ (۱۰۵)

میں چاہتا ہوں ہر وہ حدیث جو میرے سینے میں محفوظ ہے، وہ میرے

سینے سے مٹ جائے، میں نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ یہ تو علم صحیح ہے، یہ سنت واضحہ ہے آپ تمنا کرتے ہیں کہ یہ آپ کے سینے سے مٹ جائے؟ فرمایا خاموش ہو جا تو چاہتا ہے کہ میں قیامت کے دن کھڑا ہوں، اور مجھ سے ہر اس مجلس کے بارے میں پوچھا جائے، جس میں میں بیٹھا تھا، اور ہر اس حدیث کے بارے میں حساب ہو جو میں نے بیان کی تھی کہ تم نے اس حدیث کی روایت میں اور اس مجلس کے لگانے میں کیا ارادہ کیا تھا۔

### موت کی تمنا کرنے کا طریقہ

(۱۰۶)۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
لَا يَتَمَنَّي الْمَوْتُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ مِنْ ضَرِّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَأَعْلَا  
فَلْيُقَلِّ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرَ أَلِي وَتَوَفَّنِي إِذَا  
كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرَ أَلِي. (۱۰۶)

(ترجمہ) کوئی مومن بھی موت کی کسی مصیبت کی وجہ سے تمنا نہ کرے جو اس کو پہنچی ہو اگر ضروری مانگنا ہی ہو تو یوں کہے اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو، اور مجھے وفات دے جب وفات میرے لئے بہتر ہو۔

(۱۰۶) بخاری فی صحیحہ، کتاب الدعوات، باب الدعاء بالموت والحياة، ۱۵۵، ومسلم فی صحیحہ، کتاب الذکر والدعاء، باب کراهة تمنی الموت، ۶۴/۸، وابن ماجہ فی سننہ، کتاب الزهد، ۱۴۲۵/۲ رقم ۵۲۶۵، وابن المبارک فی الزهد ص ۳۵۸ رقم ۱۰۱۱، والبیہقی فی الشعب ۱۸۰/۷ رقم ۹۹۲۰، ۱۰۱۴۸، واحمد فی المسند ۱۷۱/۳۔ والدیلمی فی الفردوس ۱۲۷/۵ رقم ۷۷۰۳۔ وغیرہم۔

## موت کی تمنا کون کر سکتا ہے

(۱۰۷- حدیث)۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا يَتَمَنَّ أَحَدُ الْمَوْتِ إِلَّا مَنْ وَثِقَ بِعَمَلِهِ. (۱۰۷)  
(ترجمہ) کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے مگر وہ شخص جس کو اپنے نیک عمل پر (نجات کا) بھروسہ ہو۔

## موت کی جگہ عافیت کی دعا کرو

(۱۰۸)۔ حضرت قابوس اپنے والد (ابوظہیان حصین بن جناب کوفی) سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَمْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: اللَّهُمَّ امْتَنِي.  
فَزَبْرَةٌ وَأَنْتَهَرَةٌ ابْنُ عَمْرٍ وَقَالَ: انْكَ مَيِّتٌ، وَلَكِنْ سَلِ اللَّهَ  
العافية. (۱۰۸)

(۱۰۷) هذا من مراسيل الامام الحسن رحمه الله. والمرسل من انواع الضعيف۔

وللحسن رواية عن الحكم بن عمرو الغفاري۔ وفيه عندما تمنى احدهم الموت بالطاعون، وان رجلاً ذكر له عدم جواز ذلك للحدیث.. فی مستدرک الحاكم ۴/۴۴۳، كما ورد عن سليم بن جبیر عن ابی هريرة فی مسند احمد ۲/۳۵۰، وخرج الحافظ الهیثمی هذین الحدیثین و آخر عن عمر بن عبسة فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۰۹، قریة من لفظ الحدیث..

(۱۰۸)۔ رهد لهاد ۱/۵۳۱، قم ۴۵۰۔

کہ ہم حضرت ابن عمر کے پاس تھے، تو ایک شخص نے کہا اے اللہ مجھے موت دے: تو حضرت عمر نے اس کو جھڑکا اور ڈانٹا، تو مرنا چاہتا ہے تو اللہ سے عافیت کا سوال کر۔

### فتنوں اور مصائب کے وقت موت کی تمنا

(۱۰۹) - حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں:

كنا مع عبد الله بن الصامت في مسجد الجامع ، فقال :  
ليتني اذا اتيت اهلتي فاصابوا من عشايتهم وشربوا من شرابهم ؛  
اصبحوا موتى!

فقال قائل من القوم: ولم تمنى هذا لاهلك؟ الست غنياً  
من المال؟

قال: بلى، ولكنى اخاف ان يدركنى ما قال لى ابو ذر،  
قال: يوشك ابن اخى - ان اُخِرَ اَجَلُكَ - يكونُ الخفيفُ  
الحادُّ اغبط من ابى عشرة، كلهم ربُّ بيت.

ويوشك ابن اخى - ان اُخِرَ اَجَلُكَ - ان تمرَّ الجنازةُ،  
فيرفع الرجلُ راسه فيقول: ليتنى كنتُ مكانها، فلا يدري على  
ما هي عليه: فى الجنة ام فى النار!

قلت: يا ابا ذر، ما هذا الا من شرَّ عظيم يُصيب الناس.

قال: اجل يا ابن اخى. (۱۰۹)

ہم حضرت عبداللہ صامت کے پاس جامع مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے،

انہوں نے فرمایا کاش کہ میں جب اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور اس وقت عشاء کا وقت ہو، اور وہ اپنی پینے کی چیزیں پی لیں، جب صبح ہو تو وہ مر چکے ہوں تو حاضرین میں سے کسی نے کہا آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے یہ تمنا کیوں کی ہے۔ کیا آپ مال دار نہیں ہیں، فرمایا کیوں نہیں، لیکن مجھے اس بات کے لاحق ہونے کا ڈر ہے، جو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی، انہوں نے فرمایا تھا اے بھتیجے وہ وقت قریب ہے اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو ہلکے پھلکے گھرانے والا آدمی دس بچوں کے باپ پر رشک کرے گا، ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے گھر کا مالک ہوگا، اے بھتیجے وہ وقت قریب ہے جب کوئی جنازہ گزرے گا تو ایک آدمی اپنا سراٹھا کر کہے گا کاش کہ میں اس جنازے والے کی جگہ ہوتا، اس کو معلوم نہیں ہوگا کہ اس جنازے کا انجام کیا ہے یہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں، میں نے عرض کیا اے ابو ذر یہ حالت تو عظیم شرکی وجہ سے ہوگی جو لوگوں کو پہنچ رہی ہوگی، فرمایا اے بھتیجے ایسا ہی ہے۔

### عطاء سلیمی نے موت کی تمنا کیوں کی

(۱۱۰)۔ حضرت محمد بن مروان فرماتے ہیں:

شهدت عطاء السليمي يتمنى الموت، فقال له عطاء  
الازرق: لا تتمن الموت، فان قتادة حدثنا ان رسول الله ﷺ قال:  
"لا يتمن احد الموت". (۱/۱۱۰)

(۱/۱۱۰) ہکذا اوردہ مرسلًا عن قتادة لمحل الشاهد، ولم أره بهذا  
السند۔ بعد بحث۔ عن عطاء الأرزق عن قتادة۔ وهو قطعة من حديث صحيح  
سبق تخريجه في الفقرة (۱۰۶)۔ وورد في أكثر من رواية بالفاظ أخرى، وأقربها  
- كما ورد هنا - في مسند أحمد ۳/۱۶۳، ۲۵۸، عن أنس -

فقال عطاء : انما يريد الحياة من يزداد خيراً ، فاما من يزداد شراً فما يصنع بالحياة؟ (۲/۱۱۰)

کہ میں حضرت عطاء سلیمی کے پاس حاضر ہوا جب کہ وہ موت کی تمنا کر رہے تھے، تو ان سے حضرت عطاء الازرق نے فرمایا موت کی تمنا نہ کرو، کیونکہ حضرت قتادہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا يتمن احد الموت

(ترجمہ) کہ کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے۔

تو حضرت عطاء نے فرمایا زندگی تو وہی چاہتا ہے جو خیر میں اضافہ کر رہا ہو، اور جو شر میں اضافہ کرتا ہو، وہ رہ کر کیا کرے گا۔

### کاش عطاء کو اس کی ماں نہ جنتی

(۱۱۱)۔ حضرت نعیم بن مؤرع فرماتے ہیں:

اتيتُ عطاءً السليمي مرةً في عدّة من اصحابنا، فاذا شيخ ارمض العينين ، في جبة صوف ، نائم على رُميلة بين يدي بابہ ، قال : فوالله ما زال يتململ عليها ويقول : ويل عطاء ! ليت امّ عطاء لم تلده.

فوالله ما زال كذلك حتى نظرنا الى الشمس قد طفلت للغروب، فذكرنا بعد منازلنا، فقمنا وتر كناہ. (۱۱۱)

(۲/۱۱۰) المتمنين لابی بكر ابن ابى الدنيا۔ (رقم ۱۱۰)

(۱۱۱) حلیة الاولیاء ۶/۲۱۷۔



میں حضرت عطاء سلیمی کے پاس ایک مرتبہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ حاضر ہوا تو ایک عمر رسیدہ شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں کے کونوں میں سفید پانی جما ہوا تھا، اون کا ایک جبہ پہن رکھا تھا اپنے گھر کے سامنے کی چھوٹی چھوٹی کنکریوں پر رو رہا تھا، خدا کی قسم یہ شخص ان کنکریوں پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا، عطاء کے لئے خرابی ہے کاش کہ عطاء کی ماں اس کو نہ جنتی۔ خدا کی قسم وہ شخص اسی حالت میں رہا۔ حتیٰ کہ ہم نے سورج کو دیکھا کہ وہ ڈوبنے کے قریب ہو گیا تو ہم نے اپنے گھروں کے دور ہونے کو یاد کیا اور اٹھ کر چلے گئے اور ان کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔

### مالک بن دینار کی کتے کی موت پر حسرت

(۱۱۲)۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں:

مردث بکلب میت فقلت: استرحت، لیس علیک

حساب. (۱۱۲)

میں ایک مردہ کتے کے پاس سے گزرا، تو کہا تو چھوٹ گیا، تجھ پر کوئی

حساب نہیں ہے۔

### باقی جانور راحت پاگئے میں عمل میں جکڑا ہوا ہوں

(۱۱۳)۔ حضرت عمارہ فرماتے ہیں:

کنا عند علی بن زفر يوماً فقال: استراحت الطیر فی

السماء، والحيتان في البحار، والوحش في القفار، وانا مُرْتَهَنٌ  
بعملي.

قال: وبلغني ان فضيل بن عياض وقف على حمارٍ ميب

فقال: ليتني مثل هذا! وبكى، ثم بكى. (۱۱۳)

کہ ہم حضرت علی بن زفر کے پاس ایک دن تھے، انہوں نے فرمایا  
پرندے آسمان میں راحت سے ہیں، اور مچھلیاں سمندروں میں اور وحشی  
جانور بیابانوں اور جنگلوں میں اور میں اپنے عمل میں گروی ہوں، پھر فرمایا  
مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ایک مردہ  
گدھے کے پاس رُکے اور فرمایا، کاش کہ میں اس جیسا ہوتا پھر روئے اور  
خوب روئے۔

### مردوں کی تمنا

(۱۱۳)۔ حضرت صالح بن عبدالکریم فرماتے ہیں:

اصبحنا في امنية المتمنين، الموتى يتمنون انهم في مثل

عافيتنا، والمشاعيل يتمنون الامنية. (۱۱۴)

ہم تمنا کرنے والوں کی حالت میں غور و فکر کر رہے تھے کہ مردے تمنا  
کرتے ہیں کہ ہماری طرح عافیت سے ہوتے، اور مشغول لوگ تمنا میں  
کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

(۱۱۳) المتمنين لابی بکر ابن ابی الدنيا۔ (رقم ۱۱۳)۔

(۱۱۴) المتمنين لابی بکر ابن ابی الدنيا۔ (رقم ۱۱۴)۔

## دوزخ کا فیصلہ ہو جائے تب بھی نیک عمل نہیں چھوڑیں گا

(۱۱۵)۔ حضرت حرم بن حیان فرماتے ہیں:

لو قيل لي انك من اهل النار ما تركت العمل ؛ لئلا

تلومني نفسي، تقول : الا صنعت؟ الا فعلت؟ (۱۱۵)

اگر مجھے یہ کہا جائے کہ تو دوزخیوں میں سے ہے تو میں نیک عمل کرنے کو نہیں چھوڑوں گا تا کہ میرا نفس مجھے ملامت نہ کرے، اور یہ نہ کہے کہ تو نے یہ کیوں نہیں کیا تو نے یہ کیوں نہیں کیا۔

## کاش ابو بکر پرندے کی جگہ ہوتا

(۱۱۶)۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دخل ابو بكر حائطاً، فاذا بدؤبسي في ظل شجرة، فتنفس الصعداء ثم قال: طوبى لك يا طير، تاكل من الثمر، وتستظل بالشجر، وتصير الي غير حساب، يا ليت ابا بكر مثلك! (۱۱۶)

کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک باغ میں گئے، وہاں ایک کبوتر کو دیکھا جو درخت کے سائے میں بیٹھا تھا، تو آپ نے ایک آہ بھری، پھر فرمایا اے پرندے تجھے بشارت ہو تو پھل کھاتا ہے، درختوں کے سائے میں بیٹھتا ہے

(۱۱۵) الزهد الكبير للبيهقي ص ۲۹۳ رقم ۷۷۲، الزهد الاحمد ۲ / ۱۸۶،

حلية الاولياء ۲ / ۱۲۲۔

(۱۱۶) تنظر الفقرات (۹)، (۴۱)، (۹۲)۔

اور تجھ سے کوئی حساب نہ ہوگا، کاش کہ ابو بکر تیری طرح ہوتا۔

### کاش عمرؓ بار خلافت سے برابر برابر چھوٹ جائے

(۱۱۷) - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو ددت انی انجو من الامارة كفافاً، لا لى، ولا على. (۱۱۷)  
کاش کہ میں اس امارت سے برابر برابر چھوٹ جاؤں، نہ مجھے ثواب  
ملے اور نہ مجھ پر حساب ہو۔

### پہاڑ اڑ جائے گا اور یزید پر تو حساب باقی رہے گا

(۱۱۸) - حضرت یثیم بن عبدالصمد فرماتے ہیں:

حجّ ابى بيزيد الرقاشى يُعادِلُهُ الى مكة، فقال ابى: ربما  
ركبتُ انا وهو فى المَحْمَلِ من اولِ الليلِ اذا صلينا العتمة،  
فيمرُّ بالجبلِ فيقول: يا جبلُ تصيرُ هباءً منثوراً، وتصيرُ كذا،  
وتصيرُ كذا، ويبقى على يزيد الحساب.

قال ثم يبكى، فما افقدُ بكاءه حتى يطلع الفجر. (۱۱۸)  
میرے والد نے حضرت یزید الرقاشی کے ساتھ حج کیا یہ ان کے ساتھ  
اونٹ کے کجاوے میں دوسرے پہلو میں بیٹھے ہوئے سفر میں شریک تھے،  
میرے والد نے فرمایا، بسا اوقات وہ اور میں ایک ہی کجاوے میں رات کے

(۱۱۷) الزهد للامام احمد ۲/ ۳۴، حلیۃ الاولیاء ۱/ ۵۲، وتنظر الفقرتان

(۱۷)، (۱۸)۔

(۱۱۸) المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔ (رقم ۱۱۸)

شروع سے عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد موجود ہوتے، تو آپ جب کسی پہاڑ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اے پہاڑ تو تو مٹی کی طرح اڑ جائے گا، اور ایسا ہو جائے گا اور ایسا ہو جائے گا، اور یزید پر تو حساب کتاب باقی رہے گا، پھر روتے اور اتنا روتے اتنا روتے کہ صبح ہو جاتی۔

میں کچھ نہ ہوتا قیامت میں میرا حساب نہ ہوتا (زید بن اسلمؓ)

(۱۱۹) - حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں: کہ میرے والد

نے فرمایا:

لَوْ خَيْرْتُ بَيْنَ انْ لَا اَكُوْنَ شَيْئًا وَبَيْنَ حَالِي الَّتِي اَنَا عَلَيْهَا؛  
لَا خَيْرْتُ اَنْ لَا اَكُوْنَ كُنْتُ شَيْئًا وَلَا اَتَعَرَّضُ لِلْحِسَابِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ. (۱۱۹)

اگر مجھے اختیار دے دیا جائے کہ میں یا تو کچھ نہ ہوں یا اس حالت میں ہو جاؤں جس میں اب ہوں، تو میں اختیار کروں گا کہ میں کچھ بھی نہ ہوں اور میرے اوپر قیامت کے دن حساب پیش نہ کیا جائے۔

میں جنت کی بجائے اس دیوار کی اینٹ بننا پسند کروں گا (بشرؓ)

(۱۲۰) - محمد بن قدامہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت بشر بن حارث سے

سنا وہ فرماتے ہیں کہ

دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللهِ بْنِ دَاوُدَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ،

فجعل يقول او يمرُّ بيديه الى الحائط: لو خَيْرْتُ بين دخولِ الجنة وبين ان اكون لِبِنَةً من هذا الحائط ؛ لا خَيْرْتُ ان اكون لِبِنَةً منه ، حتى ادخلُ انا الجنة؟ (۱۲۰)

میں حضرت عبداللہ بن داؤد کی خدمت میں ان کی اس بیماری میں حاضر ہوا جس میں وہ فوت ہوئے تھے تو وہ فرما رہے تھے، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے، کہ اگر مجھے جنت میں داخل ہونے کا یا اس دیوار کی اینٹ ہونے کا اختیار دے دیا جائے تو میں اس کو پسند کروں کہ میں اس دیوار کی اینٹ بن جاؤں، میں جنت میں کیسے جاسکتا ہوں۔

### کاش میں جنگِ جمل میں نہ جاتی (حضرت عائشہؓ)

(۱۲۱)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لوددت انى كنت غصناً رطباً وانى لم أسِرْ فى هذا الامر.

تعنى يومَ الجمل. (۱۲۱)

کاش کہ میں ایک ترشہنی ہوتی اور اس کام میں سفر نہ کرتی، یعنی جنگِ جمل میں نہ جاتی۔

(۱۲۰) اور وہ مختصراً الحافظ الذهبی فی تذكرة الحفاظ ۱/۳۳۸۔

(۱۲۱) خصصت الغصن "الرطب" لانه يسبح الله عزوجل، كما ورد في

قولها "يا ليتنى كنت شجرة اسبح واقضى ما على"۔ الطبقات الكبرى ۸/۷۳

ومصنف ابن ابى شيبه ۱۳/۳۵۹، وقولها: "يا ليتنى كنت نباتاً من نبات

الارض"۔ الطبقات الكبرى ۸/۷۶، وقولها: "يا ليتنى كنت عصاً رطباً" فى الفقرة

(۲۷)، وتنظر الفقرتان (۲۶) و (۶۳)۔

## میں تو مرنے کی تمنا کرتا ہوں (سفیان ثوری)

(۱۲۲)۔ حضرت عبدالرزاق فرماتے ہیں:

كان سفیان الثوری اذا اغتم رمی بنفسه عند وهیب ، قال : فقال له : يا ابا امیة ، اتدری احداً یتمنی الموت ؟

قال وهیب : اما انا فلا!

قال له سفیان : اما انا فوالله لو ددت انی مت ، ووالله لو ددت

انی مت . قالها ثلاثاً . (۱۲۲)

کہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ جب کسی پریشانی میں مبتلا ہوتے، تو حضرت وھیب بن ورد کے پاس چلے جاتے، سفیان ثوری نے حضرت وھیب سے فرمایا۔ اے ابو امیہ کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں، جو موت کی تمنا کرے، تو حضرت وھیب نے فرمایا میں تو موت کی تمنا نہیں کرتا، تو ان سے حضرت سفیان نے فرمایا خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ میں مر جاؤں، خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ میں مر جاؤں، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔  
(نوٹ) موت کی تمنا کی وجہ پچھلی روایات میں آچکی ہے

## اگر تم موت کے بعد کی مصیبتیں دیکھتے تو کیا تمنا کرتے

(۱۲۳)۔ حضرت ابوالدرداء نے فرمایا:

لو تعلمون ما انتم راؤون بعد الموت لما اكلتم طعاماً علی

شهوة، ولا شربتم شراباً على شهوة، ولا دخلتم بيتاً تسكنون فيه، ولخرجتم الى الصعيد تضربون صدوركم وتبكون على انفسكم، ولوددت انى شجرة تُعضد، ثم توكل. (۱۲۳)

اگر تم جان لو جو کچھ تم موت کے بعد دیکھو گے تو تم اپنی خواہشات کے مطابق نہ کھانا کھاؤ اور نہ اپنی خواہشات کے مطابق پانی پیو اور نہ تم ان گھروں میں جاؤ جن میں رہتے ہو، بلکہ تم میدانوں میں نکل جاؤ، اپنے آپ کو مشقت میں ڈالو، اور اپنے اوپر روتے رہو، کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹ لیا جاتا پھر کھایا جاتا (یعنی جانور چر جاتے)۔

### حساب کے خوف سے ابو بکرؓ و عمرؓ کی تمنا

(۱۲۳)۔ حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رای ابو بکر - رضی اللہ عنہ - طائراً واقعاً علی شجرة  
 فقال: والذی نفسی بیدہ لوددت انى شجرة بجانب الطريق  
 مَرَّبِي بَعِيرٌ فَاخَذَنِي بِفِيهِ فَلَ كُنِي ثَم الْقَانِي ؛ لَا أُبْعَثُ وَلَا  
 احاسب. (۱/۱۲۳)

وقال عمر - رضی اللہ عنہ - : لو ددت انى كبش ربانى  
 اهلى، حتى اذا كنت كاسمن ما يكون، زارهم بعض من  
 يحبونه، فذبحونى، فجعلوا نصفى شواءً ونصفى قديداً، انى

(۱۲۳) الزهد للامام احمد ۲/ ۵۹، حلية الاولياء ۱/ ۲۱۶، والحملة الاخيرة

في شعب الايمان ۱/ ۴۸۵ رقم ۷۸۷۔

(۱/۱۲۴) شعب الايمان ۱/ ۴۸۵ رقم ۷۸۷۔ وتنظر الفقرة (۱۱)۔



صوت ... ولم اكن بشراً. (۲/۱۲۳)

کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کاش کہ میں ایک درخت ہوتا راستے کے ایک کنارے پر، میرے پاس سے کوئی اونٹ گزرتا، وہ مجھے اپنے منہ میں لیتا اور چباتا پھر مجھے گرا دیتا، اور میں دوبارہ زندہ نہ اٹھتا اور حساب نہ لیا جاتا۔ (یہ سب حساب کتاب کے خوف سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کاش کہ میں ایک دنبہ ہوتا، مجھے میرے گھر کے لوگ پالتے، جب میں موٹا ہو جاتا جیسے دنبے موٹے ہو جاتے ہیں، تو بعض لوگ جو دنبوں کو پسند کرتے ہیں وہ دیکھتے اور مجھے ذبح کرتے، پھر مجھے آدھا بھونتے اور مجھے آدھا پکاتے، اور میں اس طرح ہو جاتا اور میں انسان نہ ہوتا۔

(فائدہ) یہ حضرت عمر کی خواہش بھی حساب کتاب کے خوف اور ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہے۔

**کاپڑی اے پرندہ میں تیری طرح ہوتا (حضرت ابو بکر)**

(۱۲۵)۔ حضرت عمر بن عبد اللہ جو عفرۃ کے غلام تھے فرماتے ہیں:

ان ابا بکر الصدیق - رضی اللہ عنہ - رای طیراً یطیرُ ویقعُ  
علی شجرة فقال: یا طیرُ ما انعمک! لا حسابَ علیک ولا

(۲/۱۲۴) الزهد لہناد ۱/۲۳۸ رقم ۴۵۷، شعب الایمان للبیہقی ۱/۴۸۵

رقم ۴۵۷، حلیۃ الاولیاء ۱/۵۲۔

عذاب ، يا ليتني مثلك ، ليتہ۔ (۱۲۵)

کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو اڑتے ہوئے دیکھا، پھر ایک درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے پرندہ تو کتنا آرام میں ہے نہ تجھ پر حساب کتاب ہے نہ عذاب ہے، کاش کہ میں تیری طرح ہوتا، کاش کہ میں تیری طرح ہوتا۔

### قرب قیامت لوگوں کی تمنا کاش اس قبر میں ہوتا

(۱۲۶- حدیث)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَهُ

مَكَانَ هَذَا. (۱۲۶)

(ترجمہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کوئی آدمی کسی

آدمی کی قبر سے نہ گزرے اور یہ کہے کہ کاش کہ میں اس کی جگہ ہوتا۔

(۱۲۷- حدیث)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ أَخِيهِ. فَيَلْكُزُهُ بِرِجْلِهِ

(۱۲۵) المتمنين لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۴۰۱، ۱۲۵)

(۱۲۶) رواہ البخاری فی صحیحہ، کتاب الفتن؛ باب لا تقوم الساعة حتی

یغبط اهل القبور ۸/۱۰۰، ومسلم فی صحیحہ، کتاب الفتن، باب لا تقوم

الساعة... ۱۸۲/۸، وقريب منه الحديث الذي يليه، واحمد فی المسند ۲/۳۵۰،

وعبد الرزاق فی المصنف ۱۱/۳۷۸، رقم ۲۰۷۹۳، والخطيب البغدادي فی

تاريخه ۳/۳۴، ۱۰/۳۳، والدیلمی فی الفردوس ۵/۸۰، رقم ۷۵۱۵.. کلهم عن

ابی هريرة مرفوعاً بغير هذا الاسناد۔

وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ (۱۲۷)

(ترجمہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی قبر سے گزرے گا اور اس کو اپنے پاؤں کی ٹھوک مارے گا، اور کہے گا کاش کہ میں تیری جگہ ہوتا۔

### شقیق بن ثور کا قوم کے سردار بننے پر افسوس

(۱۲۸) حضرت سعید بن یزید فرماتے ہیں:

قال شقيق بن ثور حين حضرته الوفاة: ليتَه لم يكن سيّد قومہ، کم من باطلٍ قد حقّقناه، وحقّ قد ابطالناه. (۱۲۸)  
کہ حضرت شقیق بن ثور کی وفات کا وقت قریب آیا، تو فرمایا، کاش کہ وہ اپنی قوم کے سردار نہ ہوتے، کتنے باطل فیصلے تھے، جن کو ہم نے حق قرار دیا، اور کتنی حق کی چیزیں تھیں جن کو ہم نے باطل قرار دیا۔

### کاش میں اس بدلی کی طرح برستا اور ٹوٹ جاتا (ابوبکرؓ)

(۱۲۹) - حضرت سوادہ بن ابی الاسود فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد

نے بیان کیا:

كنتُ جالساً في المسجد، وانا جالسٌ الى ابى بكرة، اذا مرّت به سحابة، فذكروا عثمان بن عفان، فقال ابو بكرة -

(۱۲۷) روایۃ أخرى للحديث السابق .. لم أر بينها لفظ "فيلك" .. حدیث

والحدیث - علی آیۃ حال - صحیح، کما فی تخریج الحدیث السابق۔

(۱۲۸) مختصر تاریخ دمشق ۱۰/۳۲۶، سیر اعلام النبلاء ۳/۵۳۸۔

رضى الله عنهم:-

لأن اكون في هذه السحابة، فاقع الى الارض، فانقطع،  
 احب الي من ان اكون شرعت في دم عثمان بكلمة. (۱۲۹)  
 کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ  
 موجود تھا، آپ کے پاس سے ایک بدلی گزری تو انہوں نے حضرت عثمان  
 بن عفان کو یاد کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر میں اس بدلی  
 میں ہوتا، اور میں کسی زمین پر برستا اور ٹوٹ پھوٹ جاتا تو یہ مجھے زیادہ محبوب  
 تھا کہ میں حضرت عثمان کے قتل کے بارے میں کوئی کلمہ کہتا۔

### نیکوں کے اضانے کی وجہ سے موت کی نمانہ کرو

(۱۳۰- حدیث)۔ حضرت ام الفضل بن عباس فرماتی ہیں:

دخل رسول الله ﷺ على عمه العباس - رضي الله عنه -  
 وهو شاك، يتمنى الموت للذي هو فيه من مرضه، فضرب  
 رسول الله ﷺ بيده على صدر العباس ثم قال:  
 لَا تَمَنَّ الْمَوْتَ يَا عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ. فَإِنَّكَ إِنْ تَبَقَّ تَزَدَدُ خَيْرًا  
 يَكُونُ ذَلِكَ خَيْرًا لَكَ. وَإِنْ تَبَقَّ فَتَسْتَعْتَبُ مِنْ شَيْءٍ يَكُونُ  
 ذَلِكَ خَيْرًا لَكَ. (۱۳۰)

(۱۲۹) المتمنين لابی بکر ابن ابی الدنیا۔ (رقم ۱۲۹)

(۱۳۰) رواه احمد في المسند ۳۳۹/۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى  
 ۲۳/۴، والحاكم في المستدرک ۳۳۹/۱ وقال: صحيح على شرط الشيخين ولم  
 يخرجاه - ووافقه الذهبي في التلخيص -

وقال في مجمع الزوائد (۲۰۵/۱۰-۲۰۶): رواه احمد وابو يعلى والطبرانی =

کہ نبی کریم ﷺ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، حضرت عباس اپنی بیماری میں موت کی تمنا کر رہے تھے، تو نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت عباس کے سینے پر مارا اور پھر فرمایا:

لَا تَمَنَّ الْمَوْتَ يَا عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ. فَإِنَّكَ إِنْ تَبَقَّ تَزُدُّ خَيْرًا يَكُونُ ذَلِكَ خَيْرًا لَكَ وَإِنْ تَبَقَّ فَتَسْتَعْتَبُ مِنْ شَيْءٍ يَكُونُ ذَلِكَ خَيْرًا لَكَ.

(ترجمہ) اے رسول اللہ کے چچا موت کی تمنا نہ کرو۔ کیونکہ اگر زندہ رہو گے تو تمہاری نیکیاں بڑھیں گی، یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا، اور اگر زندہ رہے اور کسی چیز سے توبہ کر لو گے تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

### دنیا داری میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی تمنا نہ کرو

(۱۳۱) - حضرت محمد (بن سیرین) سے روایت ہے۔

انه كان اذا سمع الرجل يتمنى شيئاً من امر الدنيا قال: قد نهاكم الله عن هذا وذلكم على ما هو خير منه: ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ الى آخر الآية. (۱۳۱)

کہ انہوں نے ایک آدمی سے سنا جو دنیا کی کسی چیز کی تمنا کر رہا تھا، تو آپ نے فرمایا اللہ نے تمہیں اس سے منع کیا ہے اور اس سے بہتر کی طرف تمہاری رہنمائی کی ہے۔ چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے:

=، ورجال حمد رجال الصحيح، غير هند بنت الحارث، فان كانت هي القرشية او الفارسية فقد احتج بها في الصحيح، وان كانت الخثعمية فلم اعرفها - قلت: هي الخثعمية، وقد تبين ان حالها مقبولة.

(۱۳۱) عمير الظري ۳۱/۵، الدر المنثور ۲۶۷/۲۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ .  
 (ترجمہ) اور تم ایسے کسی امر کی تمنا مت کیا کرو جس میں اللہ نے بعضوں کو  
 بعضوں پر فوقیت بخشی ہے (مردوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے  
 اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے  
 فضل کی درخواست کیا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں)۔

### حضرت طلحہ بن مصرف کی تمنا

(۱۳۲)۔ حضرت طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں:

شهدتها - یعنی الجماحم - فما رميت بسهم ، ولا طعنث  
 برمح ، ولا ضربت بسيف ، ووددت ان هذه سقطت من  
 المنكب واني لم اشهدها . و اشار سفيان الى منكب . (۱۳۲)  
 میں جنگ جماحم میں شریک ہوا میں نے کوئی ایک تیر بھی نہ مارا نہ کسی کو  
 نیزہ مارا اور نہ ہی تلوار چلائی ، میں پسند کرتا تھا کہ یہ ہاتھ ہی اپنے کندھے سے  
 گر جائیں ، اور میں یہ بھی پسند کرتا تھا کہ میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

### کاش سورۃ ملک ہر مؤمن کو یاد ہو (حدیث)

(۱۳۳)۔ حدیث)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ووددت انها في قلب كل مؤمن من أمي . تبرك الذي بيده

المُلْك. (۱۳۳)

میری خواہش ہے کہ میری امت کے ہر مؤمن کے دل میں یہ سورت  
تبرک الذی بیدہ الملک موجود ہو۔ (یعنی ہر مسلمان اس سورت کا  
حافظ ہو اور اس کو پڑھا کرے)۔

### کاش کوئی چیز میری اصلاح کرنے والی ہوتی

(۱۳۴)۔ حضرت زیاد بن حدیر الاسدی فرماتے ہیں:

لو ددت انی فی حیّز من حدید، ومعی ما یصلحنی، لا اکلم

الناس ولا یکلمونی، حتی القی اللہ عزّوجل. (۱۳۴)

کاش کہ میں لوہے کی شکل میں ہوتا اور میرے ساتھ وہ چیز بھی ہوتی جو  
میری اصلاح کرتی میں لوگوں سے بات نہ کرتا اور نہ وہ میرے ساتھ بات  
کرتے، حتی کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں جا ملتا۔

(۱۳۳) رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۴۹۴/۲ رقم ۲۵۰۷، وابن عدی فی

الکامل فی ترجمة حفص بن عمر العدنی، والدیلمی فی الفردوس ۳۸۰/۴ رقم

۷۱۰۵، والطبرانی فی الکبیر ۲۴۲/۱۱ رقم ۱۶۱۶۔ وقال فیہ الہیثمی: فیہ

ابراہیم بن الحکم بن ابان وهو ضعیف۔ مجمع الزوائد ۱۳۰/۷۔ والحاکم فی

المستدرک ۵۶۵/۱ وقال: هذا اسناد عن الیمانیین صحیح ولم یخرجاه،

واستدرک علیہ الذہبی بقولہ: حفص واہ۔

(۱۳۴) صفة الصفوة ۳۸/۳، حلیة الاولیاء ۱۹۷/۴۔

## کاش میں پرندہ ہوتا (ابن مسعود)

(۱۳۵) - حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:  
 وودث انی طیراً فی منکبِ الریش. (۱۳۵)  
 کاش کہ میں پرندہ ہوتا اور میرے دونوں پہلوؤں میں پر لگے ہوتے  
 (یعنی مکلف انسان نہ ہوتا تا کہ حساب کتاب نہ ہو)۔

## اگر یہ تین کام نہ ہوتے تو میں مرنا پسند کرتا (حضرت عمر)

(۱۳۶) - حضرت یحییٰ بن جعدہ فرماتے ہیں: کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا  
 لولا ثلاث لا حیث ان اکون قدمتُ:  
 لولا ان اضع جبینی لله ساجداً.  
 او اجالس اقواماً يلتقطون طيب الكلام كما يلتقط طيب  
 التمر والبسر.

او اکون فی سبیل اللہ؛ لا حیث ان اکون قدمتُ. (۱۳۶).  
 اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں پسند کرتا کہ میں مرجاؤں اگر میں نے اپنی  
 جبین اللہ کے سامنے سجدے کے لئے نہ نکائی ہوتی یا میں ایسے حضرات کے  
 ساتھ نہ بیٹھا ہوتا، جو اچھا کلام سنتے تھے، جس طرح سے خشک اور تر کھجوروں  
 سے عمدہ کھجوریں چن لی جاتی ہیں، یا میں اللہ کے راستے (جہاد) میں نہ ہوتا تو

(۱۳۵) الزهد للامام احمد ۲/۱۰۴، الزهد لوكيع ۱/۳۹۵ رقم ۱۶۲۔

(۱۳۶) الزهد لاحمد ۲/۲۶، حلیة الاولیاء ۱/۵۱، الزهد لوكيع ۱/۳۱۵۔

۳۱۶ رقمان۔ ۹۰ و ۹۱۔



میں پسند کرتا کہ میں فوت ہو جاتا۔

### موت کے وقت حضرت عمرؓ کی تمنا

(۱۳۷) - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان عمر - رضی اللہ عنہ - قال حين طعن: لو ان لي ما في الارض لا فتديت به من هول المطلع. (۱۳۷)  
 کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب نیزہ مارا گیا تھا، فرمایا کاش کہ جو کچھ زمین میں ہے میری ملکیت میں ہوتا، موت کی ہولناکی کے بدلے میں فدیے کے طور پر دے دیتا۔

### کاش میں برابر سر ابر چھوٹ جاؤں (حضرت عمرؓ)

(۱۳۸) - حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال لي ابن عمر: اتدري ما قال ابي لابيک؟

قلت: ما قال؟

قال: قال: ايسرک انه سلّم لک صحبتک مع رسول الله

ﷺ وانک انفلت من عملک هذا کفافاً؟

قال: لا، ما يسرني، اتيت قوماً عماء في الدين فبصرتهم،

واقراهم القرآن، وافتحت لهم الارض.

(۱۳۷) ہدہ، روایۃ جدیدۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، فقد سبق ان روى

قوله هذا رضی اللہ عنہم، كالحسن واسلم مولى عمر وابن عباس وعمر و

بن دينار والشعبي، كما في الفقرات (۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۸)۔

قال ابى : لکنى والله لو ددت انه سلم لى صحبتى مع رسول  
الله ﷺ وانى انفلت من عملى هذا كفافاً .

فقال ابو بردة : ان اباک - والله - کان خيراً من

ابى . (۱۳۸)

کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کیا فرمایا تھا، میں نے کہا کیا فرمایا تھا، فرمایا کہ حضرت عمر نے فرمایا تھا کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت صحیح سالم رہے اور اپنے اس عمل سے تم برابر برابر چھوٹ جاؤ، فرمایا نہیں مجھے یہ پسند نہیں، مجھے تو یہ پسند ہے کہ میں دین کے بالکل ناواقف لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو دین کی بصیرت دوں، اور ان کو قرآن پڑھاؤں اور ان کے لئے زمین کو فتح کروں، میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا لیکن میری خواہش ہے خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ میری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ شرف صحابیت صحیح سالم رہے اور میں اپنے اس عمل سے برابر برابر چھوٹ جاؤں تو حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ نے فرمایا خدا کی قسم آپ کے والد میرے والد سے بہتر تھے۔

### حضرت طلحہ بن مصرف کی تمنا

(۱۳۹)۔ حضرت طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں:

لقد شهدتم - یعنی قتال الجمامم - فما رميتُ بسهم ،  
ولا طعنْتُ برمح ، ولا ضربتُ بسيف ، ولو ددت ان يدى

قُطِعَتْ مِنْ هَاهُنَا وَإِشَارَ سَفِيَانِ إِلَى مَنَكِبِهِ - وَانِي لِمِ الشَّهْدِ  
هَمْ. (۱۳۹)

میں جماجم کی جنگ میں شریک ہوا تھا، میں نے نہ ایک تیر چلایا اور نہ نیزہ استعمال کیا اور نہ تلوار استعمال کی میں چاہتا تھا کہ میرا ہاتھ یہاں سے کاٹ دیا جائے، اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا (جب ہاتھ کاٹنے کا فرمایا تو اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا)۔

**اگر جنت، جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے تو میں راکھ ہونا پسند کروں گا**

(۱۴۰) - حضرت مطرف فرماتے ہیں:

لَوْ وَقَفْتُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَقِيلَ لِي: أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ:  
أَنْ أَخِيرَكَ أَيُّهُمَا تَكُونُ دَارَكَ، أَوْ تَكُونُ رَمَادًا هَامِدًا؟  
اخْتَرْتُ أَنْ أَكُونَ رَمَادًا هَامِدًا. (۱۴۰)

اگر مجھے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے اور مجھ سے کہا جائے تم کس چیز کو پسند کرتے ہو کہ وہی تمہارا گھر بن جائے، یا تم بوسیدہ راکھ بن جاؤ تو میں پسند کروں گا کہ میں بوسیدہ راکھ بن جاؤں۔

**حضرت ابن مسعود کی موت کی تمنا**

(۱۴۱) - حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

مَرَّ سَلِيمَانُ بْنُ صُرَدٍ بِأَمِيٍّ، فَطَلَبَ مَاءً لِيَتَوَضَّأَ بِهِ، فَاتَتْهُ

(۱۳۹) وَهُوَ الْخَبْرُ الْوَارِدُ فِي الْفَقْرِتَيْنِ (۸۹)، (۱۳۲)۔

(۱۴۰) رَوَايَةٌ أُخْرَى لِلْخَبْرِ الْوَارِدِ فِي الْفَقْرَةِ (۹۰) وَقَدْ تَمَّ تَحْرِيجُهُ هُنَاكَ۔

الجارية بماء، فمروا برجل مجلودٍ يقول: انا والله مظلوم.  
فقال: يا هذه، لمثل هذا كان زوجك يتمنى  
الموت. (۱۴۱)

کہ حضرت سلیمان بن صد میری والدہ کے پاس سے گزرے، اور وضو  
کے لئے پانی طلب کیا، تو ان کے پاس لوٹدی پانی لے آئی، پھر کچھ لوگ ایک  
ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس کو کوڑے لگ چکے تھے، وہ کہہ رہا تھا خدا  
کی قسم میں مظلوم ہوں۔ تو آپ نے فرمایا اے خاتون آپ کا خاوند (یعنی  
حضرت ابن مسعود) بھی اسی طرح موت کی تمنا کیا کرتے تھے۔  
(فائدہ) یہ اس مجلود غلام کے ساتھ ان کی مشابہت موت کی تمنا کرنے  
کی نسبت سے ہے، ورنہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی بڑی جلالت شان ہے۔

### فرمانبرداری کے باوجود پیدانہ ہونے کی تمنا

(۱۴۲)۔ حضرت حذیفہ بن قبادہ العرشی فرماتے ہیں:  
ينبغي لك لو انك لم تعص الله طرفة عين ان تمنى انك  
لم تُخلق. (۱۴۲)  
تیرے لئے یہ بات لائق ہے اگر تو نے پنک جھپکنے کے برابر بھی اللہ کی  
نافرمانی نہیں کی تو یہ تمنا ضرور کرے کہ مجھے پیدانہ کیا جاتا۔

(۱۴۱) المتمنین لابی بکر بن عبد اللہ (رقم ۱۴۱)

(۱۴۲) المتمنین لابی بکر بن عبد اللہ (رقم ۱۴۲)

## ابن مسعودؓ کی اپنے اور اپنے گھر والوں کیلئے موت کی تمنا

(۱۴۳) - حضرت عمرو بن مرہ الہمدانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَمَنَّى عَبْدُ اللَّهِ لِأَهْلِهِ وَلِنَفْسِهِ الْمَوْتَ، فَقِيلَ لَهُ: تَمَنَيْتَ لِأَهْلِكَ، فَلَمْ تَمَنَيْتَ لِنَفْسِكَ؟

فَقَالَ: لَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّكُمْ تَبْقَوْنَ عَلَيَّ حَالَكُمْ هَذِهِ لَتَمَنَيْتُ

أَنْ أَعِيشَ. فَذَكَرَ عَشْرِينَ سَنَةً. (۱۴۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے لئے موت کی تمنا کی، تو ان سے کہا گیا کہ آپ اپنے گھر والوں کے لئے بھی موت مانگتے ہیں، اور آپ نے اپنے نفس کے لئے بھی موت کی تمنا کی، تو انہوں نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو کہ جس حالت میں تم اب ہو اسی حالت میں رہو گے تو میں تمنا کرتا ہوں کہ میں زندہ رہوں، آپ نے یہاں زندگی کے ساتھ بیس سال کا بھی ذکر کیا یعنی میں بیس سال تک زندہ رہوں۔

## کاش میں اچانک مر جاؤں (سفیان ثوریؒ)

(۱۴۴) - حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا:

كَانَ مِنْ دَعَائِي، أَوْ مِنْ دَعَائِي أَنْ لَا أَمُوتَ فَبَجَاءَ، فَمَا الْيَوْمَ

فَوَدِدْتُ أَنَّهُ قَدْ كَانَ. (۱۴۴)

(۱۴۳) شرح السنة للبعوي ۲۵۹/۵ -

(۱۴۴) المتمنين لابي بكر ابن ابى الدنيا - (رقم ۱۴۴)

جو لوگ میرے لئے دعا کرتے تھے یا میں خود اپنے لئے دعا کرتا تھا تو میری یہ دعا ہوا کرتی تھی کہ میں اچانک نہ مروں، لیکن اب میں چاہتا ہوں کہ ایسا ہو جاتا (یعنی کہ میں پہلے ہی مر گیا ہوتا)۔

### زمین کے پیٹ میں جانے کا شوق زیادہ ہے (ابورجاء)

(۱۴۵) - حضرت ابورجاء العطارودی سے یہ کہتے ہوئے سنا:

لَنَا إِلَى مَنْ فِي بطنها اشوق منى الى مَنْ على  
ظہرھا. (۱۴۵)

وہ لوگ جو زمین کے پیٹ میں ہیں میں ان کی طرف جانے کا زیادہ شوق رکھتا ہوں بہ نسبت ان لوگوں کے جو زمین کی پشت پر ہیں۔

### شہید کی پھر شہید ہونے کی تمنا

(۱۴۶ - حدیث) - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، دُعِيَ بِرَجُلٍ  
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ، كَيْفَ مَنَزِلُكَ وَمَقِيلُكَ؟

فَيَقُولُ: خَيْرُ مَنْزِلٍ وَخَيْرُ مَقِيلٍ.

فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ تَتَمَنَّى شَيْئًا؟

فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَتَمَنَّى أَنْ أُرَدَّ إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ؟

لِما يرى من فضل الشهادة.

ثم يُدعى برجلٍ من اهل النار، فيقال له : كيف وجدت منزلک ومقيلک؟

فيقول : شرّ منزلٍ وشرّ مقيلٍ.

فيقال له : هل تفتدى بشيء؟

فيقول : نعم.

فيقال : كم؟

فيقول : بملء الارض ذهباً.

فيقال له : كذبت، قد سئلت اقلّ من هذا فلم تفعل.

فَيُرَدُّ هذا الى الجنة، وهذا الى النار. (١٣٦)

جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اور دوزخی دوزخ میں تو جنت کے ایک آدمی کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا، تیرا گھر اور تیری آرام گاہ کیسی ہے، تو وہ کہے گا بہترین گھر ہے، اور بہترین آرام گاہ ہے، تو اس کو کہا جائے گا تو کچھ تمنا کرتا ہے، تو وہ کہے گا میں شہید کیا جاؤں یہ اس وجہ سے تمنا کرے گا، کیونکہ اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی ہوگی، پھر دوزخیوں میں سے ایک آدمی کو بلایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا تو نے اپنا گھر اور اپنی آرام گاہ کیسی پائی ہے تو وہ کہے گا برا گھر ہے اور بری آرام گاہ ہے، تو اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو کسی چیز کے بدلے میں جان چھڑانا چاہتا ہے تو وہ کہے گا ہاں پوچھا جائے گا کتنے سے وہ کہے گا پوری زمین کے برابر سونے کی

(١٤٦) هذه رواية اخرى للحديث الوارد في الفقرة (٦)، ولم اره بهذا اللفظ

مقدار سے تو اس سے کہا جائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تجھ سے اس سے بھی کم کا مطالبہ کیا گیا تھا، لیکن تو نے عمل نہیں کیا، چنانچہ اس شخص کو جنت کی طرف اور اس شخص کو جہنم کی طرف واپس کر دیا جائے گا۔

### بلا امید ثواب لوگوں کی خدمت کرتا

(۱۳۷) - حضرت عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں:

انه دخل علي نافع بن ابي علقمة الكناني - وهو امير علي مكة - وانه عادة وهو مريض ، فرآه ثقيلًا ، فقال له عكرمة : اتق الله واكثر ذكره ، فان الله جعل لك مالا ، فاوص فيه كما امر الله عز وجل ، فانه يصيب ذا الرّحم والمسكين وفي سبيل الله .  
فلما قلت له ذاك ، ولّى بوجهه الى الجدار ، فلبث ساعة ، ثم اقبل عليّ فقال : يا خالد ، ما انكر ما تقول ، ولوددت اني كنت عبداً مملوكاً لبني فلان من كنانة ، اسقيهم الماء ؛ واني لم آل من هذا العمل شيئاً قط . ( ۱۳۷ )

کہ وہ مکہ کے گورنر حضرت نافع بن ابی علقمہ الکنانی کے پاس گئے، اور ان کی حالت مرض میں ان کی عیادت کی، اور ان کو بہت بو جھل دیکھا، تو ان سے حضرت عکرمہ نے فرمایا اللہ سے ڈرو، اور کثرت سے اس کو یاد کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا فرمایا ہے تم اس کے بارے میں اسی طرح کی وصیت کرو، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ یہ رشتے داروں کو بھی ملے اور مسکین کو



بھی اور جہاد پر بھی خرچ ہو۔

جب میں نے یہ بات کہی تو انہوں نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیرا، کچھ دیر اسی حالت میں رہے، پھر میری طرف رخ کر کے فرمایا اے ابن خالد تو کیسی ناپسندیدہ بات کر رہا ہے، میں تو چاہتا ہوں کہ میں قبیلہ کنانہ کی فلاں شاخ کا غلام ہوتا، میں ان کو بھی پانی پلاتا، اور میں اس عمل کے بدلے میں کسی ثواب کی امید نہ رکھتا۔

(فائدہ) یعنی تمہاری یہ نصیحت تو اپنی جگہ درست ہے، مگر میری حالت تو اس سے بھی آگے ہے کہ میں غیروں کی خدمت کر کے اس پر اپنے ثواب کی طمع بھی نہ کروں۔

### کاش کہ منافقین کی حکومت سے پہلے مر جاؤں

(۱۴۸- حدیث) حضرت معتمر فرماتے ہیں میں نے ..... سنا جناب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لا تقوم الساعة حتى يسود كل قبيلة منافقوها“

(۱/۱۴۸)

(۱/۱۴۸) رواہ ابن عدی فی الکامل فی ترجمة حنش "المترک" ۳۵۳/۲،

والدیلمی فی الفردوس ۸۰/۵ رقم ۷۵۱۶۔

واورد فی مجمع الزوائد ۷/۳۳۰-۳۳۱ روایتین، الاولی عن ابن مسعود،

وقال فیها: رواہ البزار والطبرانی، وفيه قصة (یعنی قصہ تمنی ابن مسعود الموت

قبل ذلك الزمان)، وفيه حسين بن قيس (یعنی حنشاً)، لو مترک۔

اما الرواية الاخيرى التي خرجها فهي عن ابى بكره رضى الله عنه، وقال فيها

: رواه الطبرانی فی الاوسط، وفيه مبارك بن فضالة وهو مدلس، وحبيب بن فروخ

لم اعرفه۔ =

فلذلك اشتھيتُ ان اموت قبل ذلك الزمان۔ (۲/۱۴۸)  
 (ترجمہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ہر قبیلے کے سردار  
 اس کے منافق نہ بنائے جائیں، اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ میں اس زمانے  
 سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

**بینائی سے تو میرا یہ مقصود تھا کہ حضور کی زیارت کروں گا**

(۱۳۹-) قاسم بن محمد فرماتے ہیں:

ذہبَ بَصْرُ رَجُلٍ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَاتَاهُ اصْحَابُهُ  
 يَعْزُوْنَهُ ، فَقَالَ لَهُمْ : اِنَّمَا كُنْتُ اُرِيْدُهُمَا لِانْظُرَ بِهِمَا اِلَى رَسُوْلِ  
 اللّٰهِ ﷺ ، فَاَمَّا اِذْ قَبَضَ اللّٰهُ عِزُّوْجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ فَمَا يَسْرُنِيْ اَنْ مَّا  
 بِهِمَا بَطْنِيْ مِنْ ظَبَاءِ تَبَالَةَ. (۱۳۹)

نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی کی نگاہ ختم ہو گئی تو ان کے  
 پاس ان کے دوست افسوس کرنے کے لئے آئے، تو اس صحابی نے ان سے  
 فرمایا میری ان آنکھوں سے نیت یہ تھی کہ میں حضور ﷺ کی زیارت کروں،  
 جب اللہ عزوجل نے اپنی نبی کو اٹھالیا تو مجھے پسند نہیں کہ خیالہ مقام کی  
 ہر نعلوں میں سے کسی ہرنی کی یہ آنکھیں ہوں یا میری۔

قلت: واورده الفريابي في "صفة النفاق" ص ۷۱، رقم ۱۲۴ من كلام  
 الامام الحسن البصري رحمه الله۔

(۲/۱۴۸) هذا كلام ابن مسعود رضي الله عنه - اذا صح۔

(۱۴۹) المتمنين لابی بكر ابن ابی الدنيا۔ (رقم ۱۴۹)

## کاش اس مرنے والے کی جگہ میں ہوتا

(۱۵۰- حدیث) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يوشكُ يا ابنِ اخی ان تری الجنازةَ يُمرُّ بها علی القومِ  
فيقولُ القائلُ: يا ليتني علی اعداك، فيقولُ: انك لا تدري  
ما كان؟ قال: علی ما كان!

قلت: ذلك من بلاءِ عظیم؟

قال: اجل يا ابنِ اخی، عظیم عظیم عظیم. (۱۵۰)

قریب ہے اے بھتیجے کہ تو کسی جنازے کو دیکھے جو کچھ لوگوں کے پاس  
سے گزرے تو ایک کہنے والا کہے کاش کہ جنازے کی اس چار پائی پر میں  
ہوتا، اس کو یہ پتہ نہیں ہوگا کہ وہ کس حالت میں فوت ہوا ہے، تو وہ تمنا کرنے  
والا تمنا کرے گا کہ وہ جس حالت میں بھی فوت ہوا ہے، میں ہی اس کی جگہ  
ہوتا تو میں نے کہا یہ تو بڑی مصیبت کا زمانہ ہوگا، فرمایا اے بھتیجے ہاں بڑی  
مصیبت کا، بڑی مصیبت کا، بڑی مصیبت کا زمانہ ہوگا۔

یہ جس کو مخاطب تھے، ان کا نام عبد اللہ بن صامت ہے۔

## دیکھنا چاہئے کہ میں کیا تمنا کر رہا ہوں

(۱۵۱- حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جناب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اذا تمنى احدكم فلينظر ما يتمنى، فانه لا يدري ما يكتب الله له من امينته. (۱۵۱)

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی تمنا کرے تو اس کو دیکھنا چاہے کہ کیا تمنا کر رہا ہے۔ کیونکہ اس کو پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی تمنا میں سے کیا چیز لازم کر رہا ہے۔

### تمنا کرنی ہے تو جنت کی کرو

(۱۵۲) حضرت طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں:

اذا تمنيت شيئاً فاعطيتهُ فقل: اسألُ الله الجنة. (۱۵۲)  
جب تو کسی چیز کی تمنا کرے اور وہ تجھے مل جائے تو یوں تمنا کر میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔

### سکرات کی حالت پر بھی صبر کی عجیب مثال

(۱۵۳) حضرت عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں:

دخلنا على صاحب لنا ثقیل، قد صارت نفسه - فيما نرى -  
في الحنجرة، فقلنا: اللهم هون عليه سكرات الموت.  
فوافق افاقة فقال: قد سمعت ما قلتم، والله لو ددت انها

(۲۵۱) رواه البخارى فى الادب المفرد ص ۲۷۷ رقم ۱۷۹۴ عن مسدد عن ابى عوانة (...)، والبيهقى فى شعب الإيمان ۴۵۷/۵ - ۴۵۸ - سرقمان ۷۲۷۴ و ۷۲۷۵، وابن عدى فى الكامل فى الضعفاء ۳۹/۵ فى ترجمة عمر بن ابى سلمة، واحمد فى المسند ۳۵۷/۲، ۳۸۷، وقال فى مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۴: رواه احمد وابو يعلى، واسناد احمد رجاله رجال الصحيح۔

(۱۵۲) المتمنين لابی بكر ابن ابى الدنيا۔ (رقم ۱۵۲)

بقیت ہاھنا ابدأ، لا ادری ما ابشُرُّ به. (۱۵۳)

کہ ہم اپنے ایک بیمار دوست کے پاس گئے، اس کی حالت یہ تھی کہ سانس گلے میں اٹکی ہوئی تھی، ہم نے کہا اے اللہ اس پر موت کی سکرات کو آسان فرما دے، تو اس کو افاقہ ہوا تو کہا میں نے سن لیا ہے جو کچھ تم نے کہا ہے خدا کی قسم میں یہ پسند کرتا ہوں کہ یہ سکرات اسی جگہ رہے اور مجھے پتہ نہ چلے کہ مجھے کس چیز کی بشارت سنائی گئی ہے۔

(فائدہ) یہ بات اس نے اس لئے کہی تھی کہ حساب کا خوف تھا اور کہنے والے، حضرت عطاء سلیمی ہیں۔

### کاش لوگ ابو عبیدہ بن جراح کی طرح ہو جائیں (حضرت عمر)

(۱۵۴) حضرت زید بن اسلم حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں

قال عمر بن الخطاب - رضى الله عنه - يوماً: تمنوا!

فجعلوا يتمنون. فقالوا: تمن أنت يا امير المؤمنين.

قال: اتمنى ان يكون مثل هذه الدار رجالاً مثل ابى عبیده

بن الجراح. (۱۵۴)

حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک دن فرمایا، کچھ تمنا کرو، تو حاضرین نے اپنی اپنی تمنائیں بیان کیں، پھر ان حضرات نے عرض کیا اے امیر المؤمنین آپ بھی کوئی تمنا کریں، تو انہوں نے فرمایا میں اس گھر کے متعلق تمنا کرتا ہوں کہ اس میں موجود حضرات حضرت عبیدہ بن جراح کی طرح ہو جائیں۔

(۱۵۳) حلیۃ الاولیاء ۶/۲۲۴، واورده المؤلف فی کتاب المحصرین

الرفمان ۲۰۳ و ۳۶۷، والمقصود به عطاء السلیمی العابد۔

(۱۵۴) سبق ایراده بروایة اخرى فی الرقم (۴۹) وتم تعریجها هناك۔

## جنگ جمل میں حضرت علیؑ کی تمنا

(۱۵۵) حضرت سلیمان بن صرد فرماتے ہیں:

كُنْتُ تَخَلَّفْتُ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَوْمَ الْجَمَلِ ،  
فَاتَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - فَكَلَّمْتُهُ ، وَاعْتَذَرْتُ  
إِلَيْهِ ، فَقَالَ : لَا يَهْوُلُنْكَ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَالْبَشْرَى بَيْنَنَا .

فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ : وَدَّ ابُوكَ أَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ

بِعِشْرِينَ عَامًا! (۱۵۵)

میں جنگ جمل میں حضرت علی سے پیچھے رہ گیا تھا، پھر میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے بات کی اور ان سے معذرت چاہی، تو انہوں نے فرمایا نہ گھبراؤ میں نے دیکھ لیا ہے بشارت ہمارے درمیان ہے، پھر اس آدمی نے حضرت حسن کی طرف متوجہ ہو کر کہ عرض کیا کہ آپ کے والد کی یہ خواہش تھی کہ وہ اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو گئے ہوتے۔ (یعنی مسلمانوں کے درمیان یہ جنگ نہ ہوتی) اگرچہ آپ اس میں حق پر تھے۔

(فائدہ) آپ جنگ کے طویل ہونے کو برا سمجھ رہے تھے، اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے، اور یہ جنگ کسی طرح سے ختم ہو جائے، چنانچہ اس روایت کے اخیر میں جو بات حضرت حسن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ میں اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا۔ اسی بات کی وضاحت کر رہی ہے۔ (امداد اللہ انور)

(فائدہ دوم) ایک شخص نے حضرت شریک سے کہا مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس بات کے بارے میں بتاؤ، جو انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن سے کہی تھی، کہ کاش تیرا باپ اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو چکا ہوتا، کیا انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن سے یہ بات اپنے معاملہ میں شک کی وجہ سے کہی تھی؟ تو اس سے حضرت شریک نے فرمایا کہ مجھے حضرت مریم علیہ السلام کے اس قول کے بارے میں بتاؤ کہ انہوں نے فرمایا تھا:

يَلِيْتَنِي مِثُّ قَبْلِ هَذَا. (سورة مریم - ۲۳)

(ترجمہ) کاش کہ میں اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جننے

کے واقعہ) سے پہلے مرگئی ہوتی۔

کیا حضرت مریم نے یہ بات کہی تھی تو ان کو اپنی پاکدامنی پہ شک تھا؟ تو اس پر وہ آدمی خاموش رہ گیا یہ روایت نثر الدرر ۲/۱۶۶ میں مروی ہے۔ اور یہ روایت جو ابن ابی الدنیا نے ۱۵۶ نمبر پر روایت کی ہے اس کے ہم معنی ایک اور روایت اسی کتاب میں ۹۷ نمبر پر بھی گزر چکی ہے۔ (امداد اللہ انور)

**کاش میں لید ہوتا (عمر) میں دنبہ ہوتا (عوف بن مالک)**

(۱۵۶) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

نے فرمایا:

وَدِدْتُ اَنْى كُنْتُ جَلَّةَ لاهلى فاحرقونى!

وقال عوف بن مالک.

وَدِدْتُ اَنْى كُنْتُ كَبْشًا لاهلى فذبحونى، فشؤونى واكلوا

لحمی! (۱۵۶)

(ترجمہ) کاش کہ میں میٹھی اور لید ہوتا اور وہ مجھے جلا دیتے۔

اور حضرت عوف بن مالکؓ نے فرمایا:

کاش میں اپنے گھر کے لوگوں کے لیے دنبہ ہوتا وہ مجھے ذبح کرتے اور بھون کر میرا گوشت کھا جاتے۔

بہت سی خواہشات کے ساتھ صبح کرنا برا ہے

(۱۵۷) حضرت ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے فرمایا:

اصبحتم فی منی ناس کثیر. (۱۵۷)

کہ تم نے بہت سارے لوگوں کی خواہشات کے درمیان صبح کی ہے۔

موت کے وقت ہماری (صحابہؓ کی) تمنا

(۱۵۸) حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا:

الحمد لله الذي جعلهم يتمنون انهم مثلنا عند الموت، ولا  
 تمنى انا مثلهم عند الموت؛ ما انصفنا اخواننا الاغنياء،  
 يحبوننا على الدين ويعادوننا على الدنيا. (۱۵۸)

(۱۵۶) المتمنين لابی بكر ابن ابى الدنيا۔ (رقم ۱۵۶)۔

(۱۵۷) المتمنين لابی بكر ابن ابى الدنيا۔ (رقم ۱۵۷)۔

(۱۵۸) الزهد لابن المبارك ص ۲۳۲ رقم ۶۶۱۔ واحبر فيه او صبح وابع.

حيث قال رضى الله عنه: ما انصف اخواننا الاغنياء، يحبونا على الله وبعادونا على  
 الدنيا. اذا لقبه قال احب با انا الدرداء، فاذا احتجبت له في سيء منع منى۔ =



(ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے لوگوں کو اس حالت میں رکھا کہ وہ تمنا کرتے ہیں کہ وہ موت کے وقت ہماری مثل ہوں جب کہ ہم تمنا نہیں کرتے کہ ہم موت کے وقت ان کی طرح ہوں، ہمارے ساتھ ہمارے دولت مند بھائیوں نے انصاف نہیں کیا وہ دین کے اعتبار سے ہم سے محبت رکھتے ہیں اور دنیا کے معاملہ میں ہم سے عداوت کرتے ہیں۔

**کاش میں فتوؤں کے بدلے میں برابر سراسر چھوٹ جاؤں (مفتی کوفہ)**

(۱۵۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت (مفتی کوفہ) فرماتے ہیں:

ليت حظي من الفتيا الكفاف! (۱۵۹)

کاش کہ فتاویٰ دینے کے بدلے میں میرا حصہ یہ ہو جائے کہ میں برابر سراسر

چھوٹ جاؤں۔

= و كان ابو الدرداء يقول: الحمد لله الذي جعل مفر الاغنياء الينا عند

الموت، ولا نحب ان نفر اليهم عند الموت، ان احدهم ليقول: ليتني صعلوك من

صعاليك المهاجرين!

(۱۵۹) التمنين لابي بكر ابن ابي الدنيا۔ (رقم ۱۵۹)

## کلمات اختتام

الحمد للہ امام ابن ابی الدنیا کی کتاب ”المتمنین“ کا ترجمہ درس گاہ جامعہ قاسم العلوم ملتان میں بوقت ڈیڑھ بجے دوپہر ۱۹ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ بمطابق ۱۲ ستمبر ۲۰۰۶ء تکمیل پذیر ہوا اس توفیق پر جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے، اللہ تعالیٰ ان اکابرین کی اس خدمت کے صلہ میں دین کی خدمت میں ہمیشہ مصروف رکھے اور سب خدمات کو قبول و منظور فرمائے اور اپنی رضائے کاملہ مستمرہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ  
وصحبہ اجمعین دائماً مضعفاً ابداً.

امداد اللہ انور

کان اللہ له وکان هو اللہ

## جدید مطبوعہ تصانیف و تراجم

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

رابطہ نمبر: 0300-6351350=061-4012566

**اسماء النبی اکرم** قرآن اور احادیث میں موجود اور ان سے ماخوذ حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی پر محیط ایک جامع کتاب، اسماء نبویہ مع اردو ترجمہ و تشریح، اور فضائل و برکات اسماء نبویہ اور فضائل "اسم محمد" تالیف صفحات 336 مجلد، ہدیہ

**اسلاف کے آخری نبی** حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہ، تابعین، فقہاء و مجتہدین، محدثین، مفسرین، علماء امت اور اولیاء اللہ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔ صفحات 510 مجلد، ہدیہ

**اکابر کی مجرب دعائیں** صحابہ کرام، تابعین کرام اور اکابرین اسلام کے دکھ کے واقعات اور ان کی وہ خاص دعائیں جو ان کی حل مشکلات کیلئے مقبول ہوئیں، نادر و نایاب قدیم کتابوں سے ماخوذ مستند دعاؤں کا مجموعہ ذخیرہ۔ صفحات 100 مجلد، ہدیہ

**اکابر کی تمنائیں** "کتاب المتتمنین للامام ابن ابی الدنیا" برعکس کوئی نہ کوئی تمنا کرتا ہے اسلاف اکابر صحابہ تابعین اور اولیاء کرام کی کیا تمنائیں تھیں ان پر لکھی گئی "159 روایات پر مشتمل رہنما کتاب۔ صفحات 144

**امتوں پر عذاب الہی کے حالات و واقعات** ترجمہ "العقوبات للامام ابن ابی الدنیا" دو سو سے زائد کتب کے مصنف اور قدیم محدث امام ابن ابی الدنیا کی نادر تصنیف، عذاب الہی کے حالات و واقعات، گناہوں کے آثار، اسباب عذاب الہی، تین سو ساٹھ روایات پر مشتمل سابقہ نافرمان اقوام کی تباہی کی داستان عبرت پرانہ گوی کتاب۔ سائز 23x36x16 صفحات 254 مجلد، ہدیہ

**تاریخ علم اکابر** پہلی سات صدیوں پر محیط اکابر محمد شین، مفسرین، فقہاء اور علماء اسلاف کی طلب علم و خدمت علم کے حیرت انگیز حالات، واقعات، کمالات اور علمی کارنامے۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور سائز 20x30x8 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

**ترجمہ قرآن پاک** (نور العرفان فی ترجمہ القرآن): اکابر علماء اہل سنت علامہ نسفی، علامہ سیوطی، علامہ محلی، حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی، حضرت شیخ البند مولانا محمود حسن دیوبندی، حکیم الامت حضرت تھانوی شیخ الفیض مولانا احمد علی لاہوری کے تراجم اور تفاسیر سے مستفاد مکمل قرآن پاک کا نہایت مربوط، سلیس، جامع اور جدید مختصر، آسان اور مستند اردو ترجمہ۔ متن

قرآن مجید کی خوبصورت کتابت کے ساتھ سائز 20x30x8 صفحات 900 مجلد، ہدیہ

**جنت البقیع میں مدفون صحابہ** الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابة کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سیکڑوں صحابہ کرام، صحابیات، اہل بیت، اہمات المؤمنین، بنات رسول اور اکابر صحابہ مع اضافات تابعین، تبع تابعین، اولیاء امت، اکابر، علماء دیوبند جو مدینہ پاک کے شان والے قبرستان "جنت البقیع" میں مدفون ہیں ان کی نشاندہی اور مختصر تذکرہ اور حالات، حج اور عمرہ کرنے والے حضرات علماء اور عوام کیلئے خاص معلوماتی تحفہ۔ سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

**حکایات علم و علماء** اکابر علماء اسلام کے علم اور خدمات علم کے متعلق نفس اور نادر معلومات سے بھرپور دلچسپ اور عظیم کتاب 1۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ سائز 20x30x8 صفحات 224 مجلد، ہدیہ

**خدمت والدین** قرآن و سنت، صحابہ و اکابر کے ارشادات اور شاندار واقعات کی روشنی میں خدمت والدین کے متعلق نادر کتاب از مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

**خشوع نماز** نماز کے شوق و محبت، آداب، مقامات، اہمیت، فضیلت کے متعلق اکابرین اسلام کے پراثر و لولہ انگیز، نادر و نایاب حالات، کیفیات اور واقعات۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور سائز 23x36x16 صفحات 224 مجلد، ہدیہ

**خواص القرآن اکرم** الدر النظیم فی خواص القرآن الکریم امام یاقوتی۔ قرآن کریم کی سورتوں اور آیات نے خواص، روحانی عملیات اور مجرب تعویذات امام غزالی، امام یاقوتی اور دیگر اکابر کی مستند کتابوں کا مجموعہ قرآن پاک کے متعلق اس موضوع پر اس کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں ہے قرآن کریم سے ہر طرح کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے آج ہی یہ کتاب طلب فرمائیں۔

سائز 23x36x16 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

**عبادت سے ولایت تک** ہدایۃ الہدایۃ امام غزالی کا ترجمہ روحانی اور جسمانی عبادات کے ان طریقوں اور آداب کا بیان جن پر عمل کرنے سے آدمی کی عبادات میں روحانیت کی جان پیدا ہو جاتی ہے اور عبادات میں لطف آتا ہے، ہر شخص اللہ کی ولایت کا خواہاں ہے

لیکن اس پر عمل کا طریقہ اس کو عموماً معلوم نہیں ہوتا اس کتاب میں ایسے ہی طریقوں کا بیان ہے جن پر عمل کر کے آدمی کو اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ تعریف فرمائے۔ سائز: 23x36x16 صفحات 176 جلد، ہدیہ

**علم پر عمل کے تقاضے** ترجمہ "اقتضاء العلم العمل" علامہ خطیب بغدادی (م ۴۲۳ھ) اس عنوان پر مشتمل دوسو سے زائد آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور صحابہ کرامؓ اور اکابرین امت کے ارشادات کا جامع مرقع جس کے پڑھنے سے علم دین پر عمل کرنے کا شوق بڑھتا ہے اور علم پر عمل کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اقوال و احوال اور حکایات سلف سے لیریز نہایت عمدہ کتاب۔ سائز: 23x36x16 صفحات 176 جلد، ہدیہ

**قنادی جدید فقہی مسائل** ایمان و کفر، طہارت، نماز، مساجد، قرآن، روزہ، زکوٰۃ، حج، ذبح، طعام، تعلیم و تربیت، تبلیغ دین، نکاح، تجارت، گماریہ، بیس، سود، پریس، تصویر، تفریح، سیاست، حدود و قصاص، تعویذات، رسوم و رواج، بدعات، خواتین، لباس، حجامت اور سائنس وغیرہ کے متعلق 603 جدید فقہی مسائل کے حل پر مشتمل مفتی محمود گنگوہی کے قنادی محمودیہ کی "۱۸" جلدوں میں منتشر قنادی نئی از جامع ترتیب کے ساتھ کمال ایک جلد میں محفوظ۔ سائز: 23x36x16 صفحات 624، ہدیہ

**فضائل تلاوت قرآن** ترغیب تلاوت، فضائل تلاوت، بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل، ختم قرآن کے فضائل، آداب قرآن، آداب تلاوت، قرآنی معلومات کا ذخیرہ، عجائبات و علوم قرآن، مصاحف قرآن، علوم تفسیر، اکابرین اسلام کا قرآن سے شگفتہ، خاتین کی تلاوت کے واقعات، اور اکابرین کی بیعتوں پر مشتمل جدید اور نادر مجموعہ۔ سائز: 23x36x16 صفحات 336 جلد، ہدیہ

**فضائل شادی** "الافصاح فی احادیث النکاح" حافظ ابن حجرؒ کی کتاب ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔ سائز: 23x36x16 صفحات 256 جلد، ہدیہ

**فضائل شکر** ترجمہ "الشکر لله عزوجل للامام ابن ابی الدنیا" مع اضافات کثیرہ از مترجم، اللہ کی نعمتوں کا بیان، انبیاء، برہنہ کے کلمات شکر، صحابہ و تابعین اور اکابرین امت کے حالات و واقعات شکر، شکر کے عجیب مضامین و تفصیلات، ہر برسر دلوں کو معطر کرنے اور راحت پہنچانے والی، اکابر کے کلمات سے لبریز۔ سائز: 23x36x16 صفحات 192 جلد، ہدیہ

**فضائل صبر** ترجمہ "الصبر و الثواب علیہ" امام ابن ابی الدنیا کی اہم کتاب، غمگین اور پریشان مسلمانوں کیلئے باعث تسلی آیات، احادیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات اولیاء اور امت کے افراد کے حالات، مصائب اور مشکلات کی تصویر، مشکلات پر صبر کے ثواب اور انعامات کی تفصیلات۔ سائز: 23x36x16 صفحات 228 جلد، ہدیہ

**فضائل شہادت** کتب احادیث میں موجود حقیقی اور حکمی شہداء کی اقسام، فضائل اور دنیوی اور اخروی درجات و مناقب پر مشتمل نہایت جامع کتاب، علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب ابواب السعاده فی اسباب الشہادۃ کا مکمل ترجمہ مع اضافات کثیرہ از کتب حدیث سائز: 23x36x16 صفحات 144 جلد، ہدیہ

**گہم گہم کی مغفرت** شریعت کے وہ اعمال صالحہ جن پر عمل کرنے سے انسان کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور جنت کے اعلیٰ درجات ملتے ہیں اور جہنم سے پناہ حاصل ہوتی ہے۔ ان کی تفصیلات پر مشتمل احادیث (ترجمہ) از حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ سائز: 23x36x16 صفحات 272 جلد، ہدیہ

**مستند نمازی** طہارت، نماز، وتر، نوافل، جمعہ، نماز سفر، نماز جنازہ، نماز عیدین وغیرہ کے متعلق جتنے مسائل پر غیر مقلد ہم پر امتیاز کرتے ہیں سب کے متعلق قرآن و حدیث اور صحابہ کرامؓ سے بحوالہ مستند اور ضروری دلائل کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے اب شاید نماز سے متعلق کوئی اختلافی مسئلہ اس سے باہر نہیں ہے اور بعض اہم مسائل کے دلائل تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں اور بعض جگہ غیر مقلدین سے حوالوں کے جوابات بھی لکھ دیئے گئے ہیں، دلائل کو سمجھانے والی نہایت آسان کتاب نیز "غیر مقلدین کی غیر مستند نماز" بھی اس میں شامل ہوئی گئی ہے جس میں غیر مقلدین پر لاجواب اعتراض قائم کئے گئے ہیں۔ سائز: 23x36x16 صفحات 400 جلد، ہدیہ

**مشہور علماء اسلام** مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ، تابعین، تبع تابعین، تبع تابعین کے مختلف جامع حالات (تصنیف) محدث زمانہ امام ابن حبان (ترجمہ) مولانا امداد اللہ انور سائز: 23x36x16 صفحات 500 جلد، ہدیہ

**پریس اور تصویر** اکابرین اسلام کے حضور حضورؐ کی خدمت میں پیش کردہ نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ مقامات اور معانی پر مشتمل 130، روزہ، طعام، تعلیم و تربیت، تبلیغ دین، نکاح، تجارت، گماریہ، بیس، سود، پریس، تصویر، تفریح، سیاست، حدود و قصاص، تعویذات، رسوم و رواج، بدعات، خواتین، لباس، حجامت اور سائنس وغیرہ کے متعلق 603 جدید فقہی مسائل کے حل پر مشتمل مفتی محمود گنگوہی کے قنادی محمودیہ کی "۱۸" جلدوں میں منتشر قنادی نئی از جامع ترتیب کے ساتھ کمال ایک جلد میں محفوظ۔ سائز: 23x36x16 صفحات 624، ہدیہ

## مطبوعہ تصانیف و تراجم

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

رابطہ نمبر: 0300-6351350=061-4012566

**آنسوؤں کا سمندر** پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرتوں پر مشتمل (بحر الدموع) "آنسوؤں کا سمندر" ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کیلئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع اور مقبول عام و خواص کتاب ہے۔ صفحات 336 مجلد، ہدیہ

**استغفارات حضرت حسن بصریؒ** اکہتر استغفارات پر مشتمل آنحضرت ﷺ اور حضرات اولیاء صدیقین کا خاص تحفہ، جن کی برکت سے رزق میں وسعت، گناہ معاف، قیامت کی گھبراہٹ سے حفاظت، جہنم سے نجات، اور اللہ کی خاص رحمت و ولایت حاصل ہوتی ہے اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ مع اضافہ فضائل استغفار از حضرت مفتی امداد اللہ انور صاحب۔

**اسرار کائنات** اللہ کی عظمت کے دلائل عرش و کرسی، حجابات خداوندی، لوح و قلم، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، بادل، بارش، کہکشاں، آسمانی اور زمینی مخلوقات اور تحت المٹی اور اس سے نیچے کی مخلوقات، تسبیحات حیوانات، مراحل تخلیق کائنات، سمندری مخلوقات، عالم حیوانات اور عجائبات انسان، قرآن، حدیث، صحابہ، تابعین، محدثین اور مفسرین کی بیان کردہ حیرت انگیز تفصیلات انسانی عقل اور سائنسی آلات سے ماوراء مخلوقات اسلامی سائنس اور دیگر بہت سے عنوانات پر مشتمل اردو زبان میں پہلی کتاب۔ سائز 23x36x16 صفحات 300 مجلد، ہدیہ

**اسم اعظم** اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے متعلق اکابرین اسلام اور اولیاء امت کے تقریباً اسی اقوال اور ان کے دلائل برکات اور تفصیلات پر مشتمل جامع تذکرہ۔ سائز 23x36x16 صفحات 152 مجلد، ہدیہ

**اکابر کا مقام عبادت** انبیاء کرام، صحابہ عظام اور اکابر اولیاء کی بارگاہ خداوندی میں عبادت نماز، تہجد، اذکار، دعائیں، قلبی کیفیات، روحانی توجہات، ہر ہر صفحہ مؤمن کی عملی زندگی کیلئے قابل تقلید ولایت کاملہ خاصہ کے حصول کا جذبہ پیدا کرنے والی اور ولی بنانے والی عظیم ترین تصنیف۔ سائز 23x36x16 صفحات 320 مجلد، ہدیہ

**اوصاف ولایت** "طبقات الصوفیة" امام ابو عبد الرحمن سلمی (م ۴۱۲ھ) کی شاندار تالیف، پہلی چار صدیوں کے ایک سو اکابر اولیاء کا سوانحی خاکہ، ارشادات، ولایت، عبادت، اخلاق اور زہد کے اعلیٰ مدارج کی تفصیلات ہر مسلمان کیلئے حصول ولایت و محبت الہیہ کے رہنما اصول، سچے اولیاء کرام کی پہچان کے صحیح طریقے۔

**بادشاہوں کے واقعات** ترجمہ (۱) التبر المسبوك فی سیر الملوك امام غزالیؒ (۲) الشفاء فی مواعظ الملوك والخلفاء امام ابن الجوزیؒ اصول بادشاہت، عدل و سیاست، سیاست و سیرت وزراء، اہل نظام کے آداب، بادشاہوں کی بلند ہمتی، حکماء کی دانش مندی، شرف عقل و عقلاء، عورتوں کی حکایات اور دیانت و پاکیزگی، حکمرانوں کیلئے اسلاف کے مواعظ، سے متعلق حکمت و دانش کے سینکڑوں عجیب و غریب واقعات و حکایات۔

**بارش و نجات** عالم اسلام کے مشہور معنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "لقط المرجان فی احکام

البحان“ کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال، کتوت، حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام مستند کتابوں کا مجموعہ اور قرآن وحدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین توڑ ہے۔ سائز 23x36x16 صفحات 432 مجلد، ہدیہ

**خواہر الاحادیث** ترجمہ ”کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلاق“ محدث عبدالرؤف منادی شافعی (م ۱۰۳۱ھ)، (۶۷۴۴) احادیث نبویہ پر مشتمل آدمی آدمی سطر کی احادیث، علوم نبویہ کا بے بہا خزانہ، ان احادیث کے علوم ومعانی کو دیکھنے سے انسانی عقل رنگ رہ جاتی ہے، ہر عنوان پر مختصر احادیث یاد کرنا بہت آسان، من گھڑت احادیث سے خالی، مختصر احادیث نبویہ کا سب سے بڑا ذخیرہ۔ سائز 23x36x16 صفحات 900 مجلد، ہدیہ

**جنت کے حسین مناظر** قرآن پاک، کتب حدیث، امام عبدالملک بن حبیب قرطبی، امام ابن ابی الدنیا، امام بیہقی، امام ابو نعیم اصبہانی، امام ابن کثیر، امام ابن قیم، امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ بے مثال کتابوں کا جامع شرح پارہ ہر مضمون بجا تبات جنت اور حسین مناظر کا مرقع، تمام مسلمانوں کیلئے نادر تحفہ۔ سائز ۲۸x۲۸x۱۶ صفحات ۱۰۰۰ مجلد، ہدیہ

**جہنم کے خوفناک مناظر** اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب، امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی ”التخویف من النار“ کا اصل صحیح اردو ترجمہ جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار دیدہ و دل کیلئے عبرت اور نہایت ہی اصلاحی کتاب ہے۔ سائز 23x36x16 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

**رحمت کے خزانے** امام ابن کثیر کے استاذ محدث عظیم شرف الدین دمیاطی کی تالیف المتجر الرابع فی ثواب العمل الصالح کا اردو ترجمہ مع تشریحات اسلاف محدثین نے ہر قسم کے نیک اعمال کے ثواب و انعامات کے متعلق جو کتب تصنیف فرمائی ہیں تقریباً ان سب کو اس کتاب میں انتہائی شاندار طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے ہر حدیث کے مطالعہ سے گناہگار مسلمانوں کی تسلی کے اسباب اور نیک اعمال کے بدلہ میں خدا کی رحمت کے لٹائے جانے والے خزانوں کی بیش بہا تفصیلات اور شوق عمل صالح اس کتاب کا سرمایہ ہیں۔ سائز 23x36x16 صفحات 624 مجلد، ہدیہ

**ساتھ علوم** امام رازی کی کتاب حدائق الانوار فی حقائق الاسرار (المعروف بہ ستینی) کا ترجمہ، تفسیر حدیث، فقہ، مناظرہ، قراءت، شعر، منطق، طب، تعبیر خواب، تشریح الاعضاء، فراست، طبیعیات، مغازی، ہندسہ، الہیات، تعویذات، فلکی نظام، آلات حرب، اسرار شریعت، ادویہ دعائیں، اسماء الرجال، صرف، نحو، اور اشت، عقائد، تواریخ سمیت ساتھ علوم کا دلچسپ اور عجیب و غریب خزانہ۔ سائز 23x36x16 صفحات 408 مجلد، ہدیہ

**سیاہ خیرت** کتاب النواہین تالیف امام موفق ابن قدامہ، ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق، مقدمہ مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ توبہ کرنے والوں کے شاندار واقعات۔ سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

**صحابہ کرام کے حنبلی منہ کے** مؤرخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شہیر احمد سہارنپوری اور انتخاب، تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور، صحابہ کرام کی دنیاوی طاقتوں سے نگر کے لازوال کارنامے، صحابہ کرام کی زور آوری، سپہ سالاری، فتح مندی، شجاعت و استقلال کی پندرہ معرکہ الآراء جنگوں کے تفصیلی مناظر، نہایت دلچسپ، حیرت انگیز، دلولہ انگیز واقعات، عظمت صحابہ کی بہترین ترجمان، جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش، ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت

انوار اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زین تھمے۔ سائز 16x36x23 صفحات 500 جلد، ہدیہ

علم صرف کے قواعد اور ابواب پر مشتمل جامع اور مختصر تالیف از حضرت مولانا محمد ریاض

صادق مدظلہ سائز 16x36x23 صفحات 272 جلد، ہدیہ

عشق مجازی کی جاہ کاریاں | چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب، محقق، مصنف، محدث امام ابن جوزی (وفات

597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف "ذم الہوسی" کا اردو ترجمہ، شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں، عورتوں اور لڑکوں

کے ساتھ بد نظری، زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں، عشق مجازی اور بد نظری کے علاج، شادی اور نکاح کی ترغیب،

عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات، لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات، عشق، عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور

حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب و غریب دلچسپ مرقع، بار بار پڑھی جانے

والی کتاب، انداز بیان نہایت آسان اور سلیس۔ سائز 16x36x23 صفحات 349 جلد، ہدیہ

فرشتوں کے عجیب حالات | محدث عظیم امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "الحبائک فی اخبار الملاحک"

کا سلیس اردو ترجمہ، جس میں مشہور اور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت و عظمت کی تقریباً 404 احادیث

مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ و تابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے، آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد و

احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔ مترجم نے احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ دوسری، بہت سی خوبیاں ترجمہ

میں جمع کر دی ہیں انتہائی قابل دید کتاب ہے۔ سائز 16x36x23 صفحات 496 جلد، ہدیہ

فضائل حفظ القرآن | جدید اضافات کے ساتھ فضائل حفظ، فضائل اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین

اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کو جمع کیا ہے مشہور و

مقبول کتاب۔ سائز 16x36x23 صفحات 336 جلد، ہدیہ

قبر کے عبرت ک مناظر | علامہ سیوطی کی شرح الصدور باحوال الموتی والقبور کا اردو ترجمہ، نام

نور الصدور از حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب، موت، شدت موت، عالم ارواح، احوال اموات، ارواح کی باہمی

ملاقات، قبر کی گفتگو، قبر میں سوال و جواب، عذاب قبر، قبر میں مؤمن کے انعامات، قبر اور مردوں کے متعلق مستند

عبرت ک حکایات۔ سائز 16x36x23 صفحات 300، ہدیہ

قیامت کے ہولناک مناظر | علامہ جلال الدین سیوطی کی احوال قیامت کے متعلق جامع تصنیف البدور السافرة

فی امور الآخرة کا اردو ترجمہ دنیا کی تباہی، میدان محشر، اعمال کی شکلیں، وزن اعمال، شفاعت، حوض، پل صراط، نیک مسلمان،

گناہگاروں اور کافروں، منافقوں کے تفصیلی حالات، قیامت کی ہولناکیاں، قیامت کے انعامات، حساب، بخشش رحمت،

عذاب، انتقام وغیرہ کی تفصیل پر سب سے زیادہ مستند مجموعہ احادیث۔ سائز 16x36x23 صفحات 480، ہدیہ

تاریخ | امام غزالی امام ابن جنزی، شیخ شہاب الدین سہروردی، ابواللیث سمرقندی، استاذ قشیری اور دیگر ائمہ

تصوف کی کتب میں منتشر کلمات اولیاء کو قطب مکہ حضرت امام محمد بن عبداللہ یا عیسیٰ نے "روض الایمان" میں جمع کیا ہے

"کلمات اولیاء" اسی کتاب کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی

ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الہی کے مطالعہ کا نفس تحفہ ہے۔ سائز 23x36x16 صفحات 304 مجلد، ہدیہ

**لذت مناجات** انبیاء کرام، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، بزرگ خواتین، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین اور عوام مسلمین کی والہانہ الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے، منظوم و منثور عربی، اردو اور فارسی کی قلب و روح کو تڑپا دینے والی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں۔ جدید موضوع پر پہلی اور جامع تصنیف۔ سائز 23x36x16 صفحات 504 مجلد ہدیہ۔

**محبوب کا حسن و جمال** محبوب کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت و سیرت کے وہ تمام پہلو جن کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی شکل و شبہت کا عمدہ طریقہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور سیرت کو سمجھا جاسکتا ہے۔ بیسیوں عنوانات پر خصائل و شمائل پر مشتمل کتب سے محبت رسول ﷺ کا بہترین مجموعہ مفتی محمد سلیمان کے قلم اور مفتی امداد اللہ انور صاحب کی نظر ثانی اور پیش لفظ کے ساتھ۔ سائز 23x36x16 صفحات 256 مجلد ہدیہ

**معجزات رسول اکرم** مؤلف علم الصیغہ حضرت مفتی عنایت احمد کی لطیف کتاب الکلام السبین آیات رحمة للعالمین آنحضرت ﷺ کی صداقت کے دلائل۔ معجزات عالم معانی، معجزات ملائکہ، معجزات عالم انسان، معجزات عالم جنات، معجزات علوی، معجزات عالم بساط، معجزات جمادات، معجزات نباتات، معجزات حیوانات۔ تسہیل و تزیین مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ سائز 23x36x16 صفحات 416 مجلد، ہدیہ

**ساجدۃ العالمین (عربی)** لذت مناجات کا عربی ایڈیشن، حضرات انبیاء کرام، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین اولیاء اللہ، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین، عوام مسلمین کی الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے۔ دل ہلا دینے والی منثور و منظوم دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں جدید موضوع پر دنیا بھر میں مفتی امداد اللہ انور صاحب کی پہلی اور جامع عربی تصنیف۔ سائز 23x36x16 صفحات 300 مجلد، ہدیہ

**منتخب حکایات** امام غزالی اور امام یافعی کی کتب سے منتخب ایسی حکایات جن میں اکابر اولیاء کے مقامات، کرامات، مکاشفات، عبادات اور تعلق مع اللہ کو ذکر کیا گیا ہے اللہ کی طرف کھینچنے والی شاندار کتاب۔ سائز 23x36x16 صفحات 304 مجلد ہدیہ

**نفس پھول** امام ابن جوزی کی کتاب 'مصيد الخاطر' کا ایک جلد میں سلیس اور مکمل اردو ترجمہ سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر قرآن حدیث فقہ عقائد تصوف تاریخ خطابت مواعظ اخلاقیات ترغیب و ترہیب دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزی اپنی ستر سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔ صفحات تقریباً 448 جلد ہدیہ

دار المعارف جامعہ قاسم العلوم (گلگت کالونی ملتان) 0300-6351350



